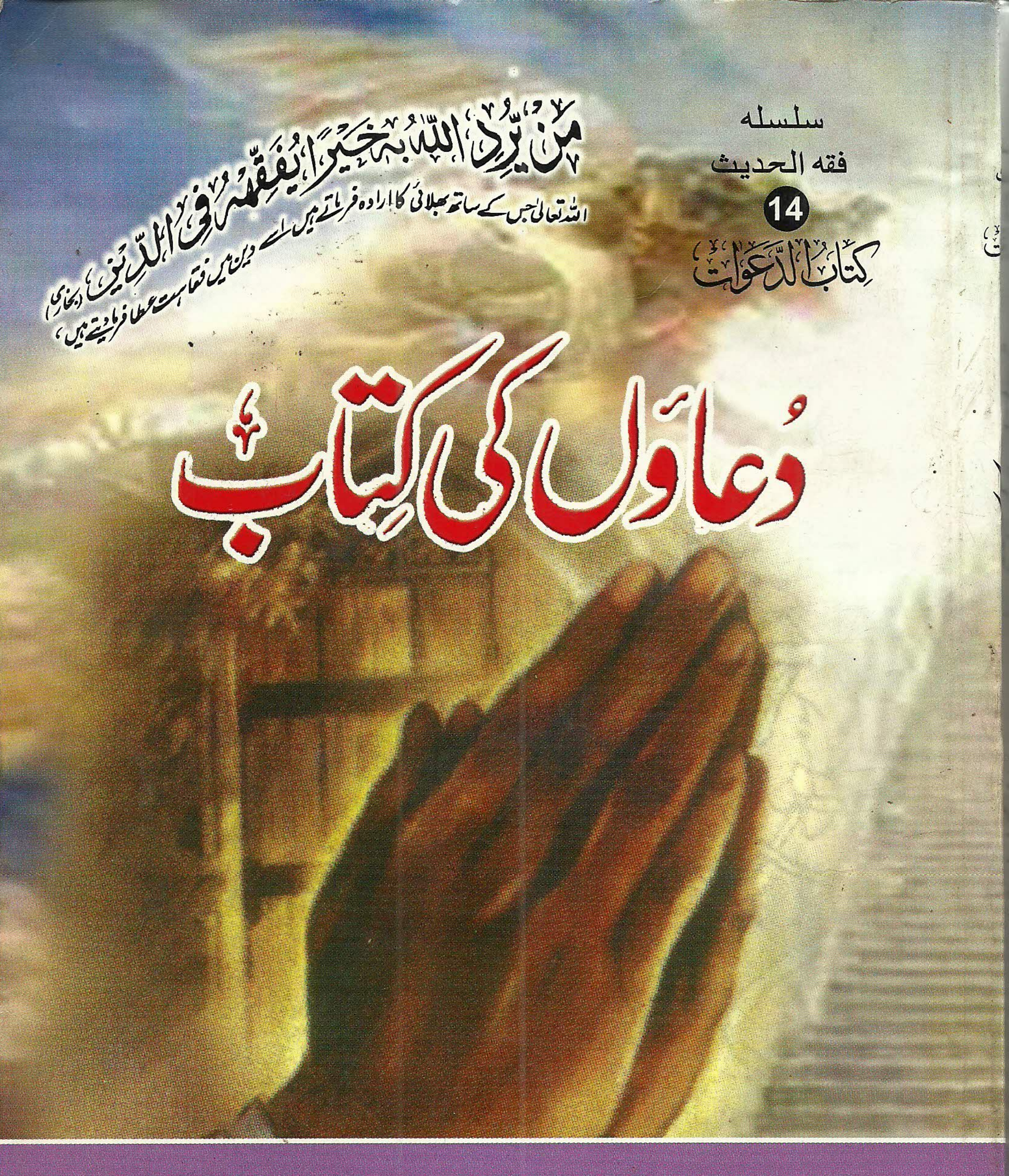
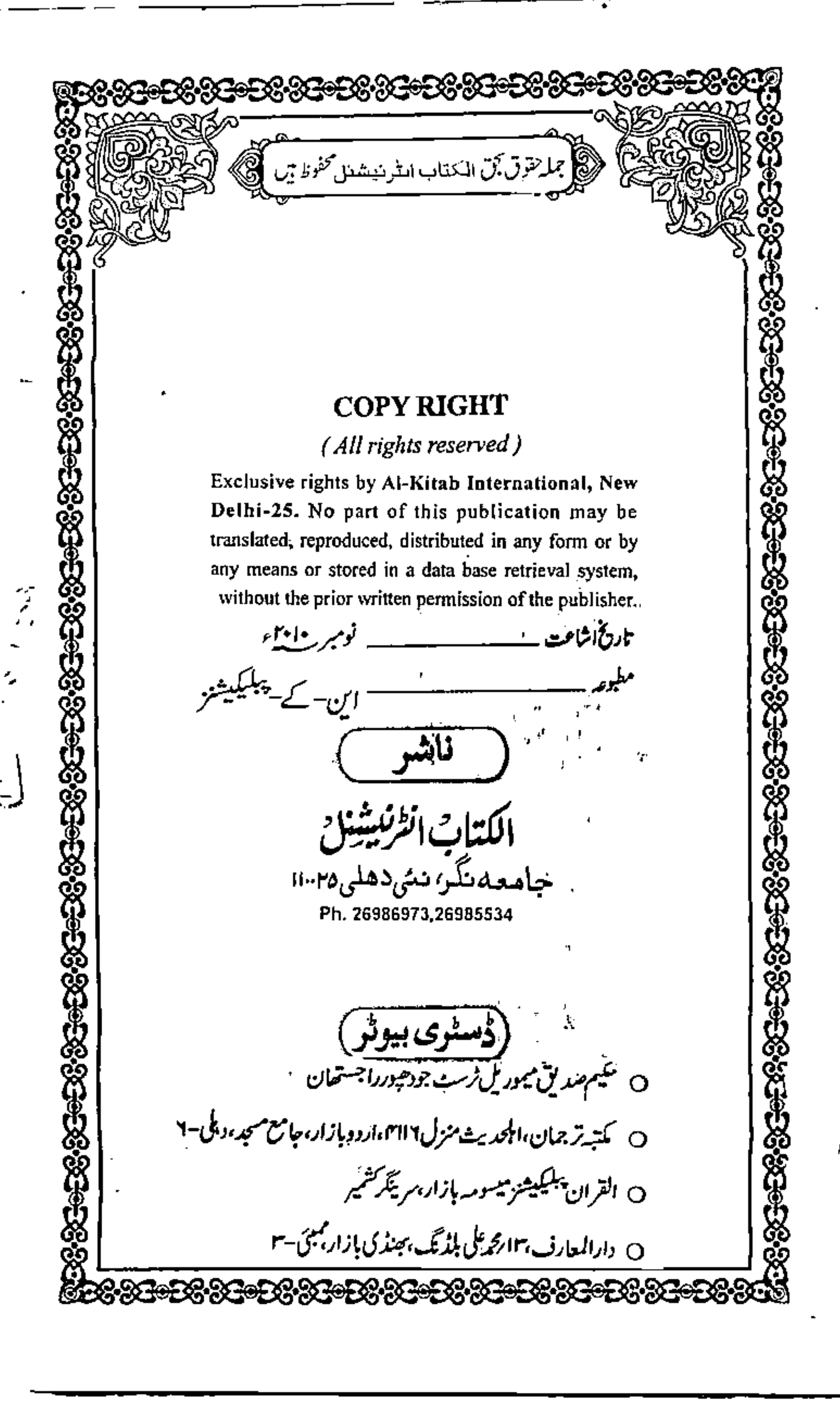


تالیف و تخریج:
حافظ عمران ایوب لاهوری حفظہ اللہ

از تحقیق و افادات:
علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ

كتاب الدعوات

دُعاؤں کی کتاب



تاریخ اشاعت ______ نومبر ۲۰۱۰ء

مطبوعہ ______ این-کے-پبلیکیشنز

ناشر

الکتاب انٹرنیشنل

جامعہ نگر، نئی دھلی ۱۱۰۰۲۵

Ph. 26986973,26985534

ڈسٹری بیوٹر

- حکیم صدیق میموریل ٹرسٹ جودھپور راجستھان
- مکتبہ ترجمان، اہلحدیث منزل ۴۱۱۶، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی-۶
- القرآن پبلیکیشنز میسومہ بازار، سرینگر کشمیر
- دار المعارف، ۱۳ر محمد علی بلڈنگ، بھنڈی بازار، ممبئی-۳

سلسلہ
فقہ الحدیث
14

مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِ (بخاری)

اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں اسے دین میں فقاہت عطا فرما دیتے ہیں

کتاب الدعوات

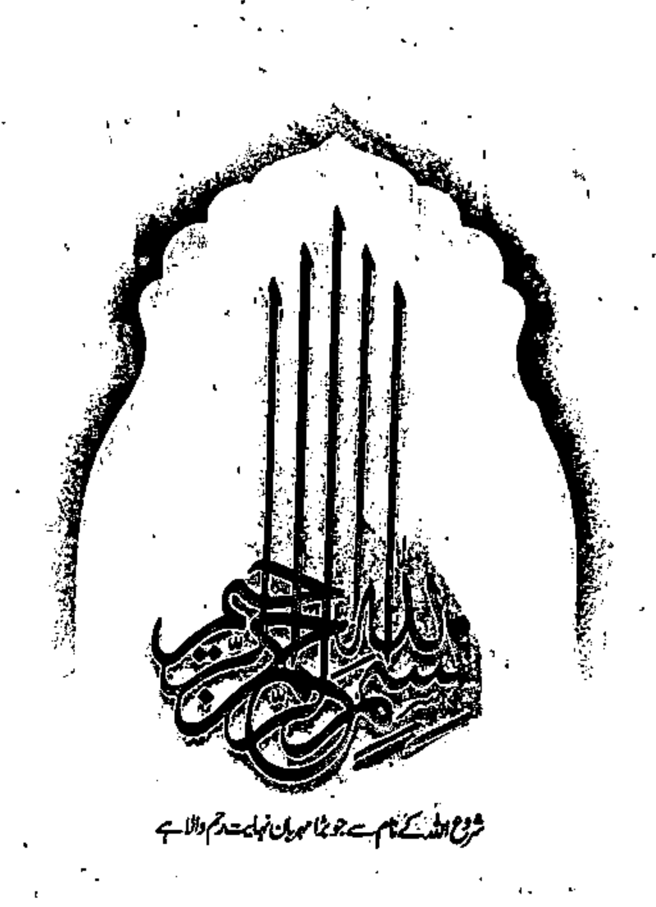
دعاؤں کی کتاب

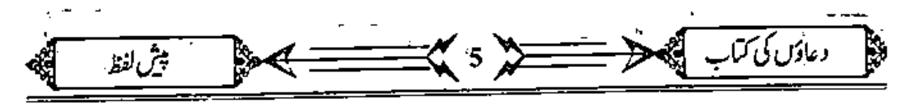


تالیف و تخریج
حافظ عمران ایوب لاہوری حفظہ اللہ

تحقیق و افادات:
محدث العصر علامہ ناصر الدین البانی

الکتاب انٹرنیشنل
جامعہ نگر، نئی دھلی ۲۵-۱۱۰۰
Ph. 26986973,26985534


بسم الله الرحمن الرحيم
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

انسان کو دنیا میں محتاج بنایا گیا ہے۔ وہ دنیاوی علوم وفنون، مال ودولت، جاہ وحشمت، سلطنت وحکومت اور عہدہ ومقام کے کسی بھی بلندترین درجہ پر فائز ہو جائے مگر پھر بھی وہ اپنے آپ کو بے شمار اشیاء کا محتاج وضرورت مند ہی پاتا ہے۔ ہر ضرورت کی تکمیل کے لیے اس کے پاس بیسیوں راستے موجود ہوتے ہیں مگر بعض اوقات کوئی ضرورت ایسی درپیش ہو جاتی ہے کہ جسے پورا کرنے کا اسے کوئی راستہ بھائی نہیں دیتا، کوئی مشورہ اور تجویز اس کی تکمیل کا ذریعہ نہیں بنتی، ساری امیدیں ٹوٹ جاتی ہیں، سب سہارے چھوٹ جاتے ہیں اور انسان اپنے آپ کو بے بس اور مجبور محض محسوس کرنے لگتا ہے۔

انسان کو علم ہونا چاہیے کہ اس اضطراب وپریشانی کی حالت میں بھی اس کا ایک بہت بڑا سہارا ابھی موجود ہے جو ہر لمحہ اس کی ضروریات کی تکمیل اور فریادرسی کے لیے تیار ہے اور وہ اللہ ذوالجلال والاکرام ہے، جو شب وروز کی ہر گھڑی میں انسان کی پکار سنتا ہے، جسے انسان کے دعا کے لیے اٹھے ہوئے ہاتھ خالی لوٹاتے ہوئے حیا آتی ہے، جو مانگنے والے سے خوش اور نہ مانگنے والے سے ناراض ہوتا ہے، جس کے خزانوں کی وسعت اتنی ہے کہ ساری کائنات کی مخلوقات کو عطا کرنے کے بعد بھی ان میں ذرہ بھر کمی نہیں آتی۔ انسان کو چاہیے کہ اس باب الٰہی کو ضرور کھٹکھٹائے جسے کھٹکھٹانے والا کوئی بھی محروم نہیں رہتا۔

دعا صرف مشکلات سے نجات اور ضروریات کی تکمیل کا ذریعہ ہی نہیں بلکہ اسے شریعت اسلامیہ نے عبادت کا درجہ دیا ہے، اس لیے ہر دعا کرنے والا جہاں اللہ تعالیٰ سے اپنی ضروریات پوری کروا رہا ہوتا ہے وہاں اپنے نامۂ اعمال میں نیکیاں بھی بڑھا رہا ہوتا ہے۔ نیز دعا میں اللہ تعالیٰ نے ایسی تاثیر رکھی ہے جو تقدیر کو

بدل سکتی ہے۔

تاہم اتنا یاد رہے کہ دعا قبولیت واستجابت کی منازل تک تب ہی پہنچ پاتی ہے جب اس کے شرعی اُصول وضوابط اور آداب وشرائط کو ملحوظ رکھا جائے اور کسی بھی جگہ پر دعا کے مسنون طریق کو ترک نہ کیا جائے۔ المیہ یہ ہے کہ کتاب وسنت میں موجود دعاؤں کے بیش بہا قیمتی خزانے کے باوجود آج ہم خود ساختہ ' جہل آمیز اور شرکیہ دعاؤں کو اپنائے بیٹھے ہیں' جس کے باعث مصائب ٹلنے اور نیکیاں بڑھنے کے بجائے پریشانیوں اور گناہوں میں اضافہ در اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔

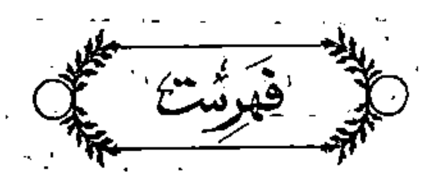
زیرِ نظر کتاب " کتاب الدعوات " میں کتاب وسنت کی روشنی میں دعا کی اہمیت وافادیت اور اس کے اُن ضابطوں اور آداب وشرائط کو پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے جنہیں ملحوظ رکھنا ہر دعا کرنے والے کے لیے لازم ہے۔ مختلف اوقات مثلاً صبح وشام' طہارت' عبادات' معاملات' خوشی غمی اور تنگیٔ حالات وغیرہ اور جناتِ وشیاطین سے بچاؤ اور توبہ واستغفار کی اُن دعاؤں کو جو صحیح احادیث سے ثابت ہیں' اس میں درج کیا گیا ہے اور ساتھ ہی ساتھ ایسی دعاؤں کی بھی نشاندہی کی گئی ہے جو لوگوں میں مشہور تو ہو چکی ہیں مگر ضعیف روایات پر مبنی ہیں اور ان سے بچنا ہی بہتر ہے۔

یقیناً نصوصِ کتاب وسنت سے ماخوذ دعاؤں کی صورت میں یہ انمول موتی ہمارے لیے سرمایۂ حیات اور اثاثۂ سعادت ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ان سے کماحقہ مستفید ہونے اور انہیں اپنے معمولاتِ زندگی میں شامل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

"وما توفیقی إلا باللہ علیہ توکلت وإلیہ أنیب"

کتبہ

حافظ عمران ایوب لاہوری

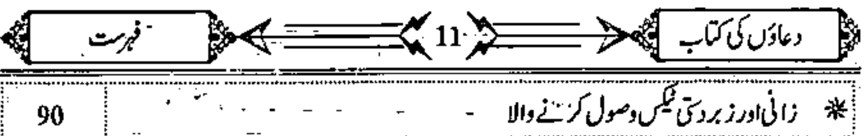

فہرست

دعا کی اہمیت کا بیان

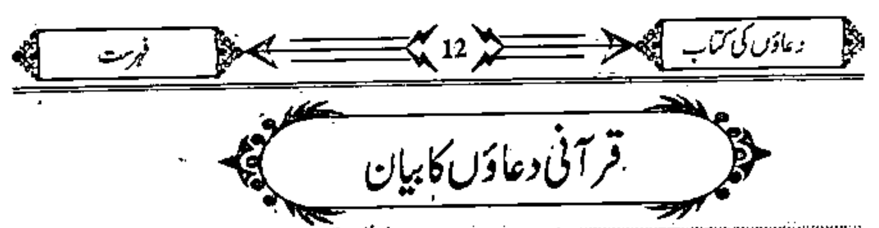
دعا کی فضیلت کا بیان

دعا کے آداب کا بیان

دعا کی قبولیت کا بیان



قرآنی سورتوں اور آیات کی فضیلت کا بیان



قرآنی دعاؤں کا بیان

تسبیح، تکبیر، تحمید اور تہلیل کی فضیلت کا بیان

نبی کریم ﷺ پر درود کا بیان

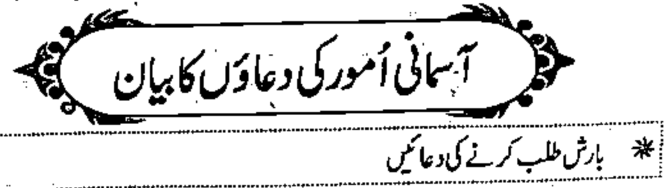
دن رات کی دعاؤں کا بیان

طہارت سے متعلقہ دعاؤں کا بیان

عبادات سے متعلقہ دعاؤں کا بیان

معاملات سے متعلقہ دعاؤں کا بیان

جنات وشیاطین سے بچنے کی دعاؤں کا بیان



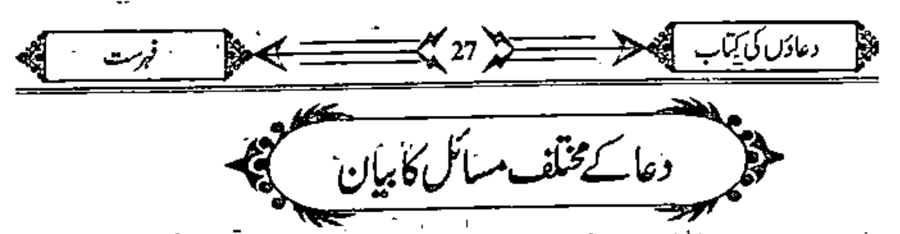
سخت حالات کی دعاؤں کا بیان

بیماری اور موت سے متعلقہ دعاؤں کا بیان

متفرق دعاؤں کا بیان

پناہ مانگنے کی دعاؤں کا بیان

توبہ واستغفار کا بیان



دعا کے مختلف مسائل کا بیان

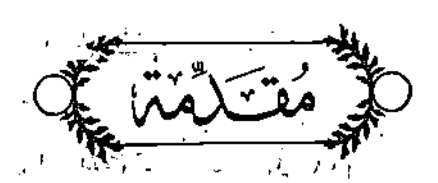
چند ضروری اصطلاحات بترتیب حروف تہجی

(1)	اجتہاد	شرعی احکام کے علم کی تلاش میں ایک مجتہد کا استنباطِ احکام کے طریقے سے اپنی بھرپور ذہنی کوشش کرنا اجتہاد کہلاتا ہے۔
(2)	اجماع	اجماع سے مراد نبی ﷺ کی وفات کے بعد کسی خاص دور میں (امت مسلمہ کے) تمام مجتہدین کا کسی دلیل کے ساتھ کسی شرعی حکم پر متفق ہو جانا ہے۔
(3)	استحسان	قرآن، سنت یا اجماع کی کسی قوی دلیل کی وجہ سے قیاس کو چھوڑ دینا۔ اس کے علاوہ بھی اس کی مختلف تعریفیں کی گئی ہیں۔
(4)	استصحاب	شرعی دلیل نہ ملنے پر مجتہد کا اصل کو پکڑ لینا استصحاب کہلاتا ہے۔ واضح رہے کہ تمام نفع بخش اشیاء میں اصل اباحت ہے اور تمام ضرر رساں اشیاء میں اصل حرمت ہے۔
(5)	اصل	اصول کا واحد ہے اور اس کے پانچ معانی ہیں۔ (1) دلیل (2) قاعدہ (3) بنیاد (4) راجح بات (5) حالت مستصحبہ۔
(6)	امام	کسی بھی فن کا معروف عالم جیسے فن حدیث میں امام بخاری اور فن فقہ میں امام ابوحنیفہ۔
(7)	آحاد	خبر واحد کی جمع ہے۔ اس سے مراد ایسی حدیث ہے جس کے راویوں کی تعداد متواتر حدیث کے راویوں سے کم ہو۔
(8)	آثار	ایسے اقوال اور افعال جو صحابہ کرام اور تابعین کی طرف منقول ہوں۔
(9)	اطراف	وہ کتاب جس میں ہر حدیث کا ایسا حصہ لکھا گیا ہو جو باقی حدیث پر دلالت کرتا ہو مثلاً تحفۃ الأشراف از امام مزی وغیرہ۔
(10)	اجزاء	اجزاء جز کی جمع ہے۔ اور جزء اس چھوٹی کتاب کو کہتے ہیں جس میں ایک خاص موضوع سے متعلق بالاستیعاب احادیث جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہو مثلاً جزء رفع الیدین از امام بخاری وغیرہ۔
(11)	اربعین	حدیث کی وہ کتاب جس میں کسی بھی موضوع سے متعلقہ چالیس احادیث ہوں۔
(12)	باب	کتاب کا وہ حصہ جس میں ایک ہی نوع سے متعلقہ مسائل بیان کیے گئے ہوں۔
(13)	تعارض	ایک ہی مسئلہ میں دو مخالف احادیث کا جمع ہو جانا تعارض کہلاتا ہے۔
(14)	ترجیح	باہم مخالف دلائل میں سے کسی ایک کو عمل کے لیے زیادہ مناسب قرار دے دینا ترجیح کہلاتا ہے۔
(15)	جائز	ایسا شرعی حکم جس کے کرنے اور چھوڑنے میں اختیار ہو۔ مباح اور حلال بھی اسی کو کہتے ہیں۔
(16)	جامع	حدیث کی وہ کتاب جس میں مکمل اسلامی معلومات مثلاً عقائد، عبادات، معاملات، تفسیر، سیرت، مناقب، فتن اور روز محشر کے احوال وغیرہ سب جمع کر دیا گیا ہو۔
(17)	حدیث	ایسا قول، فعل اور تقریر جس کی نسبت رسول اللہ ﷺ کی طرف کی گئی ہو۔ سنت کی بھی یہی تعریف ہے۔ یاد رہے کہ تقریر سے مراد آپ ﷺ کی طرف سے کسی کام کی اجازت ہے۔
(18)	حسن	جس حدیث کے راوی حافظے کے اعتبار سے صحیح حدیث کے راویوں سے کم درجے کے ہوں۔
(19)	حرام	شارع علیہ السلام نے جس کام سے لازمی طور پر بچنے کا حکم دیا ہو نیز اس کے کرنے میں گناہ ہو جبکہ اس سے اجتناب میں ثواب ہو۔
(20)	خبر	خبر کے متعلق تین اقوال ہیں۔ (1) خبر حدیث کا ہی دوسرا نام ہے۔ (2) حدیث وہ ہے جو نبی ﷺ سے منقول ہو اور خبر وہ ہے جو کسی اور سے منقول ہو۔ (3) خبر حدیث سے عام ہے یعنی اس روایت کو بھی کہتے ہیں جو نبی ﷺ سے منقول ہو اور اس کو بھی کہتے ہیں جو کسی اور سے منقول ہو۔

(21)	راجح	ایسی رائے جو دیگر آراء کے بالمقابل زیادہ صحیح اور اقرب الی الحق ہو۔
(22)	سنن	حدیث کی وہ کتب جن میں صرف احکام کی احادیث جمع کی گئی ہوں مثلاً سنن نسائی، سنن ابن ماجہ اور سنن ابی داود وغیرہ۔
(23)	سدالذرائع	ان مباح کاموں سے روک دینا کہ جن کے ذریعے ایسی ممنوع چیز کے ارتکاب کا واضح اندیشہ ہو جو فساد وخرابی پر مشتمل ہو۔
(24)	شریعت	قرآن وسنت کی صورت میں اللہ تعالیٰ کے مقرر کیے ہوئے احکامات۔
(25)	شارع	شریعت بنانے والا یعنی اللہ تعالیٰ اور مجازی طور پر اللہ کے رسول ﷺ پر بھی اس کا اطلاق کیا جاتا ہے۔
(26)	شاذ	ضعیف حدیث کی وہ قسم جس میں ایک ثقہ راوی نے اپنے سے زیادہ ثقہ راوی کی مخالفت کی ہو۔
(27)	صحیح	جس حدیث کی سند متصل ہو اور اس کے تمام راوی ثقہ، دیانت دار اور قوت حافظہ کے مالک ہوں۔ نیز اس حدیث میں شذوذ اور کوئی خفیہ خرابی بھی نہ ہو۔
(28)	صحیحین	صحیح احادیث کی دو کتابیں یعنی صحیح بخاری اور صحیح مسلم۔
(29)	صحاح ستہ	معروف حدیث کی چھ کتب یعنی بخاری، مسلم، ابوداود، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ۔
(30)	ضعیف	ایسی حدیث جس میں نہ تو صحیح حدیث کی صفات پائی جائیں اور نہ ہی حسن حدیث کی۔
(31)	عرف	عرف سے مراد ایسا قول یا فعل ہے جس سے معاشرہ مانوس ہو، اس کا عادی ہو یا اس کا ان میں رواج ہو۔
(32)	علت	علم فقہ میں علت سے مراد وہ چیز ہے جسے شارع علیہ السلام نے کسی حکم کے وجود اور عدم میں علامت مقرر کیا ہو جیسے نشہ حرمت شراب کی علت ہے۔
(33)	علت	علم حدیث میں علت سے مراد ایسا خفیہ سبب ہے جو حدیث کی صحت کو نقصان پہنچاتا ہو اور اسے صرف فن حدیث کے ماہر علماء ہی سمجھتے ہوں۔
(34)	فقہ	ایسا علم جس میں اُن شرعی احکام سے بحث ہوتی ہو جن کا تعلق عمل سے ہے اور جن کو تفصیلی دلائل سے حاصل کیا جاتا ہے۔
(35)	فقیہ	علم فقہ جاننے والا بہت سمجھ دار شخص۔
(36)	فصل	باب کا ایسا جزء جس میں ایک خاص موضوع سے متعلقہ مسائل مذکور ہوں۔
(37)	فرض	شارع علیہ السلام نے جس کام کو لازمی طور پر کرنے کا حکم دیا ہو نیز اسے کرنے پر ثواب اور نہ کرنے پر گناہ ہو مثلاً نماز، روزہ وغیرہ۔
(38)	قیاس	قیاس یہ ہے کہ فرع (ایسا مسئلہ جس کے متعلق کتاب وسنت میں حکم موجود نہ ہو) کو حکم میں اصل (ایسا حکم جو کتاب وسنت میں موجود ہو) کے ساتھ اس وجہ سے ملا لینا کہ ان دونوں کے درمیان علت مشترک ہے۔
(39)	کتاب	کتاب مستقل حیثیت کے حامل مسائل کے مجموعے کو کہتے ہیں، خواہ وہ کئی انواع پر مشتمل ہو یا نہ ہو مثلاً کتاب الطہارۃ وغیرہ۔
(40)	مستحب	ایسا کام جسے کرنے میں ثواب ہو جبکہ اسے چھوڑنے میں گناہ نہ ہو مثلاً مسواک وغیرہ۔ یاد رہے کہ علم فقہ میں مندوب، نفل اور سنت اسی کو کہتے ہیں۔
(41)	مکروہ	جس کام کو نہ کرنا اسے کرنے سے بہتر ہو اور اس سے بچنے پر ثواب ہو جبکہ اسے کرنے پر گناہ نہ ہو مثلاً کثرت سوال وغیرہ۔
(42)	مجتہد	جس شخص میں اجتہاد کا ملکہ موجود ہو یعنی اس میں فقہی مآخذ سے شریعت کے عملی احکام مستنبط کرنے کی پوری قدرت موجود ہو۔

(43)	مصالح مرسلہ	یہ ایسی مصلحت ہے کہ جس کے متعلق شارع علیہ السلام سے کوئی ایسی دلیل نہ ملتی ہو جو اس کے معتبر ہونے یا اسے لغو کرنے پر دلالت کرتی ہو۔
(44)	موقف	کسی مسئلہ میں کسی عالم کی ذاتی رائے جسے اس نے دلائل کے ذریعے اختیار کیا ہو۔
(45)	مسلک	اس کی بھی وہی تعریف ہے جو موقف کی ہے لیکن یہ لفظ مختلف مکاتب فکر کی نمائندگی کے لیے معروف ہو چکا ہے مثلاً حنفی مسلک وغیرہ۔
(46)	مذہب	لغوی طور پر اس کی بھی وہی تعریف ہے جو مسلک کی ہے لیکن عوام میں یہ لفظ دین (جیسے مذہب عیسائیت وغیرہ) اور فرقہ (جیسے حنفی مذہب وغیرہ) کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔
(47)	مراجع	وہ کتابیں جن سے کسی کتاب کی تیاری میں استفادہ کیا گیا ہو۔
(48)	متواتر	وہ حدیث جسے بیان کرنے والے راویوں کی تعداد اس قدر زیادہ ہو کہ ان سب کا جھوٹ پر جمع ہو جانا عقلاً محال ہو۔
(49)	مرفوع	جس حدیث کو نبی ﷺ کی طرف منسوب کیا گیا ہو خواہ اس کی سند متصل ہو یا نہ۔
(51)	موقوف	جس حدیث کو صحابی کی طرف منسوب کیا گیا ہو خواہ اس کی سند متصل ہو یا نہ۔
(52)	مقطوع	جس حدیث کو تابعی یا اس سے کم درجے کے کسی شخص کی طرف منسوب کیا گیا ہو خواہ اس کی سند متصل ہو یا نہ۔
(53)	موضوع	ضعیف حدیث کی وہ قسم جس میں کسی من گھڑت خبر کو رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کیا گیا ہو۔
(54)	مرسل	ضعیف حدیث کی وہ قسم جس میں کوئی تابعی صحابی کے واسطے کے بغیر رسول اللہ ﷺ سے روایت کرے۔
(55)	معلق	ضعیف حدیث کی وہ قسم جس میں ابتدائے سند سے ایک یا سارے راوی ساقط ہوں۔
(56)	معضل	ضعیف حدیث کی وہ قسم جس کی سند کے درمیان سے اکٹھے دو یا دو سے زیادہ راوی ساقط ہوں۔
(57)	منقطع	ضعیف حدیث کی وہ قسم جس کی سند کسی بھی وجہ سے منقطع ہو یعنی متصل نہ ہو۔
(58)	متروک	ضعیف حدیث کی وہ قسم جس کے کسی راوی پر جھوٹ کی تہمت ہو۔
(59)	منکر	ضعیف حدیث کی وہ قسم جس کا کوئی راوی فاسق، بدعتی، بہت زیادہ غلطیاں کرنے والا یا بہت زیادہ غفلت برتنے والا ہو۔
(60)	مسند	حدیث کی وہ کتاب جس میں ہر صحابی کی احادیث کو الگ الگ جمع کیا گیا ہو مثلاً مسند شافعی وغیرہ۔
(61)	مستدرک	ایسی کتاب جس میں کسی محدث کی شرائط کے مطابق ان احادیث کو جمع کیا گیا ہو جنہیں اس محدث نے اپنی کتاب میں نقل نہیں کیا مثلاً مستدرک حاکم وغیرہ۔
(62)	مستخرج	ایسی کتاب جس میں مصنف نے کسی دوسری کتاب کی احادیث کو اپنی سند سے روایت کیا ہو مثلاً مستخرج ابو نعیم الاصبہانی وغیرہ۔
(63)	معجم	ایسی کتاب جس میں مصنف نے اپنے اساتذہ کے ناموں کی ترتیب سے احادیث جمع کی ہوں مثلاً معجم کبیر از طبرانی وغیرہ۔
(64)	نسخ	بعد میں نازل ہونے والی دلیل کے ذریعے پہلے نازل شدہ حکم کو ختم کر دینا نسخ کہلاتا ہے۔
(65)	واجب	واجب کی تعریف وہی ہے جو فرض کی ہے جمہور فقہا کے نزدیک ان دونوں میں کوئی فرق نہیں۔ البتہ حنفی فقہا اس میں کچھ فرق کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم



لفظِ دعاء مصدر ہے باب دَعَا یَدْعُو (بروزن نصر) سے۔[1] اس کا لفظی معنی بالعموم تو ہے "پکارنا"[2] البتہ علمائے لغت نے یہ ثابت کیا ہے کہ یہ لفظ عربی زبان میں اس معنی کے علاوہ چند دیگر معانی میں بھی استعمال ہوتا ہے جیسے عبادت،[3] رغبت الی اللہ،[4] استغاثہ و فریاد،[5] طلب و سوال،[6] قول،[7] تسمیہ،[8] تحریض[9] اور بددعا[10] وغیرہ۔ دعا فعل کے اس مصدر کے علاوہ کچھ اور مصادر بھی ایسے ہیں جو لغت عرب میں دعا کے معنی میں ہی مستعمل ہیں مثلاً دَعْوَةٌ،[11] دَعْوَى،[12] دِعَاوَةٌ،[13] دِعَايَةٌ[14] اور

---

(١) [تاج العروس للزبيدى (١٣٦/١٠) جمهرة اللغة (٢٤٢/٣) مصباح اللغات (ص / ٢٤١)]

(٢) [الصحاح للجوهرى (٢٣٣٧/٦) المحكم (٢٣٤/٢) تاج العروس (١٢٨/١٠)]

(٣) [معانى القرآن للزجاج (٣٤٤/٢) تهذيب اللغة (١١٩/٣) لسان العرب (١٣٨٥/٣)]

(٤) [تاج العروس (١٢٦/١٠) الصباح المنير (٢٦٤/١) الكليات (٣٣٣/٢) المحكم (٢٣٤/٢)]

(٥) [لسان العرب (١٣٨٥/٣) تهذيب اللغة (١١٩/٣) معانى القرآن للفراء (١٩/١)]

(٦) [أحكام القرآن لابن العربى (٨١٥/٢) فتح القدير (٤٩٨/٤)]

(٧) [جامع البيان (١١٩/٨) معانى القرآن للفراء (٢٠٠/٢) المحكم (٢٣٤/٢)]

(٨) [الكشاف للزمخشرى (٤٢٥/٢) أساس البلاغة (٢٧٣/١) اللسان لابن المنظور (١٣٨٧/٣)]

(٩) [المحكم (٢٣٤/٢) المفردات (ص / ١٧٠) القاموس مع تاج العروس (١٢٧/١٠)]

(١٠) [أساس البلاغة (٢٧٢/١) اللسان لابن المنظور (١٣٨٧/٣)]

(١١) [جمهرة اللغة (٢٨٣/٢) لسان العرب (١٣٨٦/٣)]

(١٢) [تهذيب اللغة (١٢٠/٣) معانى القرآن للزجاج (٣١٨/٢)]

(١٣) [مشارق الأنوار للقاضى عياض (٢٦٠/١)]

(١٤) [اللسان (١٣٨٦/٣) تاج العروس (١٢٨/١٠)]

داعِيَةٌ [1] وغیرہ۔

دعا کے اصطلاحی معنی کے متعلق امام ابن تیمیہؒ نے فرمایا ہے کہ دعاوسوال اس طلب کو کہتے ہیں جس سے سائل کو نفع حاصل ہو اور ضرر دور ہو [2] اور امام ابن عربیؒ کا کہنا ہے کہ دعا کی حقیقت یہ ہے کہ سائل اللہ تعالیٰ کو پکارے تاکہ اسے نفع حاصل ہو، مصائب وآلام دور ہوں اور اللہ کی رحمت حاصل ہو۔(۳)

اسلام نے زبان کی حفاظت کا درس دیا ہے

(1) ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

﴿ مَا يَلْفِظُ مِن قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ ﴾ [ق: ١٨]

"(انسان) منہ سے کوئی لفظ نہیں نکال پاتا مگر اس کے پاس نگہبان (فرشتہ) تیار ہے۔"

(2) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ ﴾

"جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ خیر کی بات کہے یا خاموش رہے۔"(٤)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ مسلمانوں میں سے کون افضل ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ ﴾

"جس کی زبان اور ہاتھ سے (دوسرے) مسلمان سلامت رہیں۔"(٥)

---

١) [تاج العروس (١٢٨/١٠)]

(٢) [الفتاوى لابن تيمية (١٠/١٥)]

(٣) آراء ابن العربی (٨٦/١) قانون التاويل (ص ١٥٢) دعا کے معنی ومفہوم کی مزید تفصیل کے لیے شیخ ابوعبد الرحمٰن جیلان بن حضر عروسی کی کتاب "كتاب الدعاء" کا مطالعہ مفید ہے۔]

(٤) [بخاری (٦٤٧٥) كتاب الرقاق : باب حفظ اللسان ' مسلم (٤٧) كتاب الايمان : باب الحث على اكرام الجار والضيف ولزوم الصمت ' ابن أبي شيبة (٥٤٦/٨) ابن منده (٢٩٨ ' ٢٩٩) ابن ماجه (٣٩٧١) كتاب الفتن : باب كف اللسان فى الفتنة]

(٥) [بخاری (١١) كتاب الايمان : باب أى الاسلام أفضل ' مسلم (٤٢) كتاب الايمان : باب بيان تفاضل السلام وأى أموره أفضل ' مسند احمد (١٢٥٦٢) ترمذى (٢٥٠٤) كتاب صفة القيامة والرقائق والورع : باب ' نسائى (٥٠١٤) ابن حبان (٥١٠) حاكم (٢٥/١) بغوى (١٣)]

(4) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿ مَنْ يَضْمَنْ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ ﴾

''جو مجھے اس چیز کی ضمانت دیتا ہے جو اس کے دو جبڑوں اور جو اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان ہے (یعنی زبان اور شرمگاہ) تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔''(۱)

(5) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَرْفَعُهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَاتٍ وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَهْوِي بِهَا فِي جَهَنَّمَ﴾

''بندہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لیے ایک بات زبان سے نکالتا ہے اسے وہ کوئی اہمیت بھی نہیں دیتا مگر اسی کی وجہ سے اللہ اس کے درجے بلند کر دیتا ہے اور ایک دوسرا بندہ ایک ایسا کلمہ زبان سے نکالتا ہے جو اللہ کی ناراضگی کا باعث ہوتا ہے اسے وہ کوئی اہمیت نہیں دیتا لیکن اسی کی وجہ سے وہ جہنم میں چلا جاتا ہے۔''(۲)

(6) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿ مَنْ وَقَاهُ اللّٰهُ شَرَّ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَشَرَّ مَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ ﴾

''جسے اللہ تعالیٰ نے اس چیز کے شر سے بچالیا جو اس کے دو جبڑوں کے درمیان ہے اور اس چیز کے شر سے بچالیا جو اس کی دو ٹانگوں کے درمیان ہے (یعنی زبان اور شرمگاہ) وہ جنت میں داخل ہوگا۔''(۳)

(7) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! نجات کیسے ہوگی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿ أَمْسِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ وَابْكِ عَلَى خَطِيئَتِكَ ﴾

''اپنی زبان پر قابو رکھ' بلا ضرورت گھر سے نہ نکل اور اپنے گناہ پر آنسو بہا۔''(٤)

---

(۱) [بخاری (٦٤٧٤) كتاب الرقاق : باب حفظ اللسان]

(۲) [بخاری (٦٤٧٨) كتاب الرقاق : باب حفظ اللسان]

(۳) [صحيح : صحيح الجامع الصغير (٦٥٩٣) ترمذی (٢٤٠٩) كتاب الزهد : باب ما جاء فی حفظ اللسان ' صحيح الترغيب والترهيب (٢٤١٣) كتاب الحدود وغيرها : باب ' السلسلة الصحيحة (٥١٠)]

(٤) [صحيح : السلسلة الصحيحة (٨٩٠) ترمذی (٢٤٠٦) كتاب الزهد : باب ما جاء فی حفظ اللسان ' مسند احمد (٢٥٩/٥)]

(8) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿إِذَا أَصْبَحَ ابْنُ آدَمَ فَإِنَّ الْأَعْضَاءَ كُلَّهَا تُكَفِّرُ اللِّسَانَ فَتَقُولُ اتَّقِ اللَّهَ فِينَا فَإِنَّمَا نَحْنُ بِكَ فَإِنْ اسْتَقَمْتَ اسْتَقَمْنَا وَإِنْ اعْوَجَجْتَ اعْوَجَجْنَا﴾

"جب آدم کا بیٹا صبح کرتا ہے تو اس کے تمام اعضاء زبان کی منت سماجت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے بارے میں تجھے اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیے۔ بلاشبہ ہم تیرے ساتھ ہیں اگر تو درست رہے گی تو ہم بھی درست رہیں گے اور اگر تجھ میں ٹیڑھا پن آ گیا تو ہم بھی سیدھے راستے سے ہٹ جائیں گے۔"(۱)

(9) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿مَنْ صَمَتَ نَجَا﴾

"جس نے خاموشی اختیار کی وہ نجات پا گیا۔"(۲)

(10) ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ فِي النَّارِ عَلَى وُجُوهِهِمْ أَوْ عَلَى مَنَاخِرِهِمْ إِلَّا حَصَائِدُ أَلْسِنَتِهِمْ﴾

"لوگوں کو آتش جہنم میں ان کے چہروں کے بل یا (فرمایا کہ) ان کے نتھنوں کے بل ان کی زبانوں کی کٹی ہوئی باتیں ہی تو گرائیں گی۔"(۳)

اسلام چاہتا ہے کہ مومن کی زبان ہر لحہ اللہ کے ذکر سے تر رہے

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

﴿أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ شَرَائِعَ الْإِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ فَأَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ أَتَشَبَّثُ بِهِ قَالَ "لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ"﴾

"ایک آدمی نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! اسلام کے احکام بہت ہیں، مجھے ایسی بات بتایئے میں

---

(۱) [حسن : هداية الرواة (٤٧٦٨)، (٣٨٢/٤) ترمذی (٢٤٠٧) كتاب الزهد: باب ما جاء في حفظ اللسان، مسند احمد (٩٥/٣-٩٦) عبد بن حميد (٩٧٧) طيالسی (٢٢٠٩) أبو يعلى (١١٨٥) ابن السنی (١) شرح السنة للبغوی (٣١٦/١٤)]

(۲) [صحيح : السلسلة الصحيحة (٥٣٦) ترمذی (٢٥٠١) كتاب صفة القيامة والرقائق والورع : باب، دارمی (٢٩٩/٢)]

(۳) [حسن صحيح : صحيح ترمذی، ترمذی (٢٦١٦) كتاب الايمان : باب ما جاء في حرمة الصلاة، ابن ماجه (٢٩٧٣) مسند احمد (٢٣١/٥)]

جس میں ہر وقت لگا رہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا' تیری زبان ہمیشہ اللہ کے ذکر سے تر رہے۔''(۱)

محمد رسول اللہ ﷺ کا یہی عمل تھا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ

﴿ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَذْكُرُ اللَّهَ عَلَى كُلِّ أَحْيَانِهِ ﴾

''نبی کریم ﷺ ہر وقت اللہ کا ذکر کرتے رہتے تھے۔''(۲)

ذکر کی اہمیت

(1) ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا ﴾ [الأحزاب : ٤١]

''اے ایمان والو! اللہ کا ذکر کثرت سے کیا کرو۔''

(2) ایک دوسرے مقام پر ارشاد ہے کہ

﴿ وَاذْكُر رَّبَّكَ كَثِيرًا ﴾ [آل عمران : ٤١]

''اور اپنے رب کو کثرت سے یاد کیا کر۔''

(3) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لَا يَذْكُرُ رَبَّهُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ ﴾

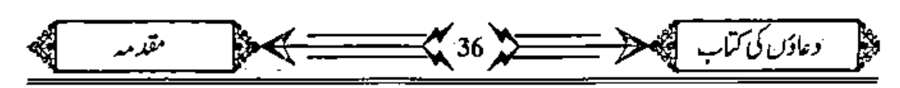
''اس شخص کی مثال جو اپنے رب کا ذکر کرتا ہے اور اس کی جو اپنے رب کا ذکر نہیں کرتا' زندہ اور مردہ کی مثال ہے (یعنی جو ذکر کرتا ہے وہ زندہ ہے اور جو نہیں کرتا وہ مردہ ہے)۔''(۳)

---

(۱) [صحيح : هداية الرواة (۲۲۱۹) '(۲/۲۵؛۴) ترمذی (۳۳۷۵) كتاب الدعوات : باب ما جاء في فضل الذكر]

(۲) [مسلم (۳۷۳) كتاب الحيض : باب ذكر الله تعالى في حال الجنابة وغيرها ' بخاری تعليقا (۱/۳۰۵) ابو داود (۱۸) كتاب الطهارة : باب في الرجل يذكر الله تعالى على غير طهر ' ترمذی (۳۳۸٤) كتاب الدعوات : باب ما جاء أن دعوة المسلم مستجابة ' ابن ماجه (۳۰۲) كتاب الطهارة وسننها : باب ذكر الله عزوجل على الخلاء والخاتم في الخلاء ' بيهقی (۱/۹۰) مسند احمد (٦/۷۰)]

(۳) [بخاری (٦٤۰۷) كتاب الدعوات : باب فضل ذكر الله عزوجل ' مسلم (۷۷۹) كتاب صلاة المسافرين وقصرها : باب استحباب صلاة النافلة في بيته]



ذکر کی فضیلت

(1) ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

﴿ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ أَكْبَرُ ﴾ [العنكبوت : ٤٥]

”اور اللہ کا ذکر سب سے بڑی چیز ہے۔“

(2) سورۂ جمعہ میں ہے کہ

﴿ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴾ [الجمعة : ١٠]

”اور بہت زیادہ اللہ کا ذکر کرو تاکہ تم فلاح پا جاؤ۔“

(3) سورۂ بقرہ میں ہے کہ

﴿ فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ ﴾ [البقرة : ١٥٢]

”تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا‘ تم میرا شکر کرو اور میری ناشکری نہ کرو۔“

(4) سورۂ احزاب میں ہے کہ

﴿ وَالذَّاكِرِينَ اللّٰهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا ﴾
[الأحزاب : ٣٥]

”اور بہت زیادہ ذکر کرنے والے مرد اور ذکر کرنے والی عورتیں‘ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے مغفرت اور بہت بڑا اجر تیار کر رکھا ہے۔“

(5) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿ سَبَقَ الْمُفَرِّدُونَ قَالُوا وَمَا الْمُفَرِّدُونَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الذَّاكِرُونَ اللّٰهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتُ ﴾

”سبقت لے گئے وہ لوگ جو (دوسرے لوگوں سے) کنارہ کش رہتے ہیں۔ صحابہ کرام نے عرض کیا‘ اے اللہ کے رسول! وہ کون لوگ ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا‘ کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں۔“ (١)

(6) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

(١) [مسلم (٢٦٧٦) كتاب الذكر والدعاء : باب الحث على ذكر الله ‘ مسند احمد (٨٢٩٧) حاكم (١٨٢٣/١) ابن حبان (٨٥٨)]

﴿ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَإٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَإٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ بِشِبْرٍ تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا وَإِنْ أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً ﴾

''میں اپنے مومن بندے کے اس خیال کے مطابق اس کے ساتھ معاملہ کرتا ہوں جو وہ میرے بارے میں رکھتا ہے اور جب وہ میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر وہ پوشیدہ طور پر میرا ذکر کرتا ہے تو میں بھی پوشیدہ طور پر اس کا ذکر کرتا ہوں اور اگر وہ کسی جماعت میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس کا ذکر اس سے بہتر جماعت میں کرتا ہوں' اگر وہ ایک بالشت میرے قریب آتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب آتا ہوں اور اگر وہ ایک ہاتھ میرے قریب آتا ہے تو میں دونوں بازوؤں کے پھیلاؤ کے برابر اس کے قریب آتا ہوں اور اگر وہ میرے پاس چلتا ہوا آتا ہے تو میں اس کے پاس دوڑتا ہوا آتا ہوں۔'' (۱)

(7) حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ وَأَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيكِكُمْ وَأَرْفَعِهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ وَخَيْرٌ لَكُمْ مِنْ إِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَخَيْرٌ لَكُمْ مِنْ أَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوا أَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوا أَعْنَاقَكُمْ قَالُوا بَلَى قَالَ "ذِكْرُ اللَّهِ تَعَالَى"﴾

''کیا میں ایسا عمل نہ بتاؤں جو بہترین ہو اور تمہارے بادشاہ (یعنی اللہ) کے نزدیک زیادہ اجر والا ہو اور تمہارے درجات بلند کرنے والا ہو اور تمہارے لیے سونا چاندی خرچ کرنے سے بہتر ہو اور تمہارے لیے اس سے بھی بہتر ہو کہ تم اپنے دشمنوں سے لڑائی کرو' تم ان کی گردنوں کو تہہ تیغ کرو اور وہ تمہاری گردنوں کو اڑائیں۔ صحابہ کرام نے عرض کیا' ضرور بتائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' وہ اللہ کا ذکر ہے۔'' (۲)

(8) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿ مَا مِنْ قَوْمٍ يَقُومُونَ مِنْ مَجْلِسٍ لَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ فِيهِ إِلَّا قَامُوا عَنْ مِثْلِ جِيفَةِ حِمَارٍ

---

(۱) [بخاری (۷٤۰۵) كتاب التوحيد : باب قول الله ويحذركم الله نفسه ؛ مسلم (۲٦۷۵) كتاب الذكر والدعاء : باب الحث على ذكر الله ' مسند احمد (۷٤۲٦) ترمذی (۲۳۸۸) كتاب الزهد : باب ما جاء فی حسن الظن بالله ' ابن ماجه (۳۸۲۲) كتاب الأدب : باب فضل العمل ' ابن حبان (۳۷٦) بغوی فی شرح السنة (۱۲۵۱)]

(۲) [صحیح : هداية الرواة (۲۲۰۹) ترمذی (۳۳۷۷) كتاب الدعوات : باب ' امام حاکم اور امام ذہبی نے اس روایت کو صحیح کہا ہے۔]

وَكَانَ لَهُمْ حَسْرَةً ﴾

''جب لوگ کسی ایسی مجلس سے اٹھتے ہیں جس میں وہ اللہ کا ذکر نہیں کرتے تو وہ مردار گدھے (کی بدبو والی جگہ) جیسی جگہ سے اٹھتے ہیں اور (یہ عمل) ان کے لیے باعث حسرت ہوگا۔'' (۱)

(9) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ ﴾

''جب کچھ لوگ ذکر الٰہی میں مشغول ہوتے ہیں تو فرشتے ان کے گرد گھیرا ڈال لیتے ہیں اور اللہ کی رحمت ان پر سایہ فگن رہتی ہے اور ان پر سکونت وطمانیت نازل ہوتی رہتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ اپنے مقرب فرشتوں میں کرتے ہیں۔'' (۲)

(10) ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اللہ کی جانب سے کچھ زائد فرشتے مقرر ہیں جو (زمین میں) چلتے پھرتے رہتے ہیں' ذکر کی مجلسیں تلاش کرتے رہتے ہیں' جب کسی مجلس کو پا لیتے ہیں جس میں اللہ کا ذکر ہو رہا ہو تو وہ ان کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں اور انہیں اپنے پروں کے ساتھ ڈھانپ لیتے ہیں حتیٰ کہ ان سے لے کر آسمانِ دنیا تک کی فضا کو بھر دیتے ہیں۔ جب ذکر کرنے والے اٹھ جاتے ہیں تو فرشتے آسمان کی جانب چڑھ جاتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ ان سے دریافت کرتا ہے' تم کہاں سے آئے ہو؟ وہ جواب دیتے ہیں کہ ہم زمین سے تیرے بندوں کے پاس سے آئے ہیں' وہ تیری پاکیزگی بیان کرنے میں مصروف تھے' تیری عظمت و کبریائی کا اقرار کر رہے تھے' تیری توحید بیان کر رہے تھے' تیری بزرگی اور تیری تعریف بیان کر رہے تھے اور تجھ سے سوال کر رہے تھے۔ اللہ دریافت کرتا ہے کہ وہ مجھ سے کس چیز کا سوال کر رہے تھے؟ وہ جواب دیتے ہیں' وہ تجھ سے تیری جنت کا سوال کر رہے تھے۔ اللہ دریافت کرتا ہے' کیا انہوں نے میری جنت کو دیکھا ہے؟ وہ جواب دیتے ہیں' نہیں اے ہمارے پروردگار! اللہ دریافت کرتا ہے' اگر وہ جنت کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ وہ بیان کرتے ہیں کہ وہ تجھ سے پناہ طلب کر رہے تھے۔ اللہ دریافت کرتا ہے'

---

(۱) [صحیح : صحیح ابو داود (٤٨٥٥) کتاب الأدب : باب کراهیة أن یقوم الرجل من مجلسه ولا یذکر الله ' مسند احمد (٣٨٩/٢) صحیح الجامع الصغیر (١٧٦/٥)]

(۲) [مسلم (٢٧٠٠) کتاب الذکر والدعاء : باب فضل الاجتماع علی تلاوة القرآن وعلی الذکر ' ترمذی (٣٣٧٨) کتاب الدعوات : باب ما جاء فی القوم یجلسون فیذکرون الله عزوجل ' ابن ماجه (٣٧٩١) کتاب الأدب : باب فضل الذکر ' مسند احمد (١١٨٧٥)]

وہ مجھ سے کس چیز سے پناہ طلب کر رہے تھے؟ وہ جواب دیتے ہیں کہ وہ تجھ سے تیری دوزخ سے پناہ طلب کر رہے تھے۔ اللہ دریافت کرتا ہے' کیا انہوں نے میری دوزخ دیکھی ہے؟ وہ جواب دیتے ہیں' نہیں۔ اللہ دریافت کرتا ہے' ان کا کیا حال ہوتا اگر وہ میری دوزخ کو دیکھ لیتے۔ پھر وہ کہتے ہیں کہ وہ تجھ سے مغفرت طلب کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿ فَيَقُولُ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَأَعْطَيْتُهُمْ مَا سَأَلُوا وَأَجَرْتُهُمْ مِمَّا اسْتَجَارُوا قَالَ فَيَقُولُونَ رَبِّ فِيهِمْ فُلَانٌ عَبْدٌ خَطَّاءٌ إِنَّمَا مَرَّ فَجَلَسَ مَعَهُمْ قَالَ فَيَقُولُ وَلَهُ غَفَرْتُ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقَى بِهِمْ جَلِيسُهُمْ ﴾

''اللہ فرماتا ہے' میں نے انہیں بخش دیا' میں نے انہیں وہ چیز عطا کر دی جس کا انہوں نے سوال کیا اور میں نے انہیں اس چیز سے پناہ دے دی جس سے انہوں نے پناہ مانگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا' فرشتے کہتے ہیں کہ ان میں فلاں انسان خطا کار تھا' بس وہ تو وہاں سے گزر رہا تھا کہ ان میں بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا' اللہ فرماتا ہے میں نے اس کو بھی معاف کر دیا (اس مجلس والے) ایسے لوگ ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی بدقسمت نہیں ہے۔'' (۱)

دعا کی اہمیت وفضیلت

دعا کی اہمیت کے متعلق یہی جان لینا کافی ہے کہ دعا نہ کرنے والے کو اللہ تعالیٰ نے متکبر کہا ہے اور دعا کو ہی اصل عبادت قرار دیا ہے۔ مزید دعا کی اہمیت وفضیلت کا بیان آئندہ الگ الگ ابواب کے تحت آ رہا ہے۔

دعا صرف اللہ تعالیٰ سے مانگنی چاہیے

(1) ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

﴿ فَادْعُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ﴾ [غافر: ١٤]

''تم اللہ تعالیٰ کو پکارو اس کے لیے دین کو خالص کر کے۔''

(2) رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

﴿ إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللَّهَ وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ ﴾

---

(۱) [مسلم (٢٦٨٩) كتاب الذكر والدعاء: باب فضل مجالس الذكر ' بخاری تعليقا (٦٤٠٨) كتاب الدعوات: باب فضل ذكر الله ' مسند احمد (٧٤٣٠) ترمذی (٣٦٠٠) ابن حبان (٨٥٦)]

"جب تم سوال کا ارادہ کرو تو صرف اللہ سے ہی سوال کرو اور جب مدد مانگنا چاہو تو صرف اللہ تعالیٰ سے ہی مدد مانگو۔" (۱)

ہدایت، رزق اور بخشش عطا کرنا صرف اللہ تعالیٰ کا ہی کام ہے

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ فَاسْتَهْدُونِي أَهْدِكُمْ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ جَائِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ فَاسْتَطْعِمُونِي أُطْعِمْكُمْ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ عَارٍ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ فَاسْتَكْسُونِي أَكْسُكُمْ يَا عِبَادِي إِنَّكُمْ تُخْطِئُونَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا فَاسْتَغْفِرُونِي أَغْفِرْ لَكُمْ ﴾

"اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو مگر وہ گمراہ نہیں جس کو میں ہدایت عطا کروں لہٰذا تم مجھ سے ہدایت مانگو۔ میرے بندو! تم سب بھوکے ہو مگر جسے میں کھانا کھلاؤں، اس لیے تم مجھ سے کھانا مانگو میں تمہیں کھانا کھلاؤں گا۔ اے میرے بندو! تم سب ننگے ہو مگر جسے میں کپڑے پہناؤں، اس لیے تم مجھ سے کپڑے مانگو میں تمہیں کپڑے پہناؤں گا۔ اے میرے بندو! تم رات دن گناہ کرتے ہو اور میں ہر طرح کے گناہوں کو بخش دیتا ہوں، اس لیے تم مجھ سے بخشش مانگو میں تمہیں بخش دوں گا۔" (۲)

ساری کائنات کی حاجات پوری کرنے پر بھی اللہ کے خزانوں میں کچھ کمی نہیں آتی

فرمانِ نبوی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ قَامُوا فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَسَأَلُونِي فَأَعْطَيْتُ كُلَّ إِنْسَانٍ مَسْأَلَتَهُ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِمَّا عِنْدِي إِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ إِذَا أُدْخِلَ الْبَحْرَ يَا عِبَادِي إِنَّمَا هِيَ أَعْمَالُكُمْ أُحْصِيهَا لَكُمْ ثُمَّ أُوَفِّيكُمْ إِيَّاهَا فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللَّهَ وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذَلِكَ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ ﴾

"اے میرے بندو! اگر تمہارے پہلے اور پچھلے، انسان اور جن (سب) ایک مقام پر کھڑے ہو جائیں، وہ

---

(۱) [صحیح : صحیح الجامع الصغیر (۷۹۵۷) ترمذی (۲۵۱۶) کتاب صفة القیامة والرقائق والورع : باب ، المشکاة (۵۳۰۲)]

(۲) [مسلم (۲۵۷۷) کتاب البر والصلة والآداب : باب تحریم الظلم ، الأدب المفرد للبخاری (۴۹۰) مسند احمد (۲۱۴۷۷) ابن حبان (۶۱۹) حاکم (۷۶۰۶) طیالسی (۴۶۳) عبد الرزاق (۲۰۲۷۲)]

مجھ سے سوال کریں اور میں ہر انسان کو اس کی مانگی ہوئی چیز عطا کر دوں تو اس سے میری بادشاہت میں صرف اس قدر کمی آ سکتی ہے کہ جس قدر سوئی کو سمندر میں ڈبو کر نکالنے سے سمندر میں کمی ہوتی ہے (یعنی کچھ بھی کمی نہیں آتی)۔ اے میرے بندو! صرف یہ تمہارے ہی اعمال ہیں، جنہیں میں شمار کر رہا ہوں، پھر میں تمہیں ان کا پورا پورا بدلہ دوں گا، پس جس شخص کو اچھا بدلہ ملے، وہ اس پر اللہ کی تعریف کرے اور جسے سزا ملے وہ صرف اپنے آپ کو ہی ملامت کرے۔" (۱)

غیر اللہ سے دعا مانگنا شرک ہے

اللہ کے علاوہ کسی اور سے دعا مانگنا اس لیے شرک ہے کیونکہ دعا عبادت کی ایک قسم ہے اور عبادت صرف اللہ کے ساتھ ہی خاص ہے، لہٰذا جو شخص عبادت کی کوئی بھی قسم (مثلاً نذر اور قربانی وغیرہ) اللہ کے علاوہ کسی اور کے لیے بجا لائے گا وہ اللہ کے ساتھ اس کے غیر کو شریک کرے گا اور یہی شرک ہے۔

فرمانِ نبوی ہے کہ

﴿ مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَدْعُو مِنْ دُونِ اللّٰهِ نِدًّا دَخَلَ النَّارَ ﴾

"جو شخص فوت ہوا اور وہ اللہ کے علاوہ کسی اور شریک کو پکارتا تھا، وہ آتشِ جہنم میں داخل ہوگا۔" (۲)

غیر اللہ سے دعا مانگنا کم عقلی ہے

ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ

﴿لَهُ دَعْوَةُ الْحَقِّ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِ لَا يَسْتَجِيبُونَ لَهُم بِشَيْءٍ إِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ إِلَى الْمَاءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهِ وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ﴾ [الرعد: ١٤]

"اسی (یعنی اللہ تعالیٰ) کو پکارنا حق ہے، جو لوگ اس کے سوا اوروں کو پکارتے ہیں وہ ان (کی پکار) کا کچھ بھی جواب نہیں دیتے مگر جیسے کوئی شخص اپنے دونوں ہاتھ پانی کی طرف پھیلائے ہوئے ہو کہ اس کے منہ میں پڑ جائے حالانکہ وہ پانی اس کے منہ میں پہنچنے والا نہیں، ان منکروں کی جتنی پکار ہے سب گمراہی میں ہے۔"

غیر اللہ سے دعا مانگنا سب سے بڑی گمراہی ہے

ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ

---

(۱) [أيضاً]

(۲) [بخاری (٤٤٩٧) کتاب تفسير القرآن : باب قوله ومن الناس من يتخذ من دون الله أندادا]

﴿ وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّن يَدْعُو مِن دُونِ اللَّهِ مَن لَّا يَسْتَجِيبُ لَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُمْ عَن دُعَائِهِمْ غَافِلُونَ ﴾ [الأحقاف: ٥]

''اور اس سے بڑھ کر گمراہ اور کون ہوگا؟ جو اللہ کے سوا ایسوں کو پکارتا ہے جو قیامت تک اس کی دعا قبول نہ کر سکیں بلکہ ان کے پکارنے سے محض بے خبر ہوں۔''

اللہ کے علاوہ کوئی بھی کچھ بنانے یا دینے کی طاقت نہیں رکھتا

(1) ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

﴿ يَأَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوا لَهُ إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ لَن يَخْلُقُوا ذُبَابًا وَلَوِ اجْتَمَعُوا لَهُ وَإِن يَسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئًا لَّا يَسْتَنقِذُوهُ مِنْهُ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوبُ ﴾ [الحج: ٧٣]

''اے لوگو! ایک مثال بیان کی جا رہی ہے' ذرا کان لگا کر سن لو' اللہ کے سوا جن جن کو تم پکارتے رہے ہو وہ ایک مکھی بھی تو پیدا نہیں کر سکتے گو سارے کے سارے ہی جمع ہو جائیں' بلکہ اگر مکھی ان سے کوئی چیز لے بھاگے تو یہ تو اسے بھی اس سے چھین نہیں سکتے' بڑا کمزور ہے طلب کرنے والا اور بڑا کمزور ہے وہ جس سے طلب کیا جا رہا ہے۔''

(2) ایک دوسرے مقام پر ارشاد ہے کہ

﴿وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ لاَ يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ ○ أَمْوَاتٌ غَيْرُ أَحْيَاء وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ ﴾ [النحل: ٢٠-٢١]

''اور جن جن کو یہ لوگ اللہ کے سوا پکارتے ہیں وہ کسی چیز کو پیدا نہیں کر سکتے' بلکہ وہ خود پیدا کیے ہوئے ہیں۔ مردے ہیں زندہ نہیں' انہیں تو یہ بھی شعور نہیں کہ کب اٹھائے جائیں گے۔''

(3) سورۂ فاطر میں ہے کہ

﴿ وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِهِ مَا يَمْلِكُونَ مِن قِطْمِيرٍ ○ إِن تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُوا دُعَاءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوا مَا اسْتَجَابُوا لَكُمْ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُونَ بِشِرْكِكُمْ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيرٍ ﴾ [فاطر: ١٤]

''جنہیں تم اس (اللہ) کے سوا پکار رہے ہو وہ تو کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے بھی مالک نہیں۔ اگر تم انہیں

پکارو تو وہ تمہاری پکار سنتے ہی نہیں اور اگر (بالفرض) سن بھی لیں تو فریاد رسی نہیں کریں گے۔"

دعا کے لیے وسیلہ پکڑنا

جائز وسیلہ کی تین قسمیں ہیں' ان کا بیان حسب ذیل ہے۔

❶ اپنے نیک اعمال کو وسیلہ بنا کر دعا کرنا:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿خَرَجَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ يَمْشُونَ فَأَصَابَهُمُ الْمَطَرُ فَدَخَلُوا فِي غَارٍ فِي جَبَلٍ فَانْحَطَّتْ عَلَيْهِمْ صَخْرَةٌ قَالَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ادْعُوا اللَّهَ بِأَفْضَلِ عَمَلٍ عَمِلْتُمُوهُ فَقَالَ أَحَدُهُمْ اللَّهُمَّ إِنِّي كَانَ لِي أَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ فَكُنْتُ أَخْرُجُ فَأَرْعَى ثُمَّ أَجِيءُ فَأَحْلُبُ فَأَجِيءُ بِالْحِلَابِ فَآتِي بِهِ أَبَوَيَّ فَيَشْرَبَانِ ثُمَّ أَسْقِي الصِّبْيَةَ وَأَهْلِي وَامْرَأَتِي فَاحْتَبَسْتُ لَيْلَةً فَجِئْتُ فَإِذَا هُمَا نَائِمَانِ قَالَ فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَهُمَا وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ رِجْلَيَّ فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ دَأْبِي وَدَأْبَهُمَا حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا فُرْجَةً نَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ قَالَ فَفُرِجَ عَنْهُمْ وَقَالَ الْآخَرُ ......﴾

"تین شخص کہیں باہر جا رہے تھے کہ اچانک بارش ہونے لگی۔ انہوں نے ایک پہاڑ کے غار میں جا کر پناہ لی۔ اتفاق سے پہاڑ کی ایک چٹان اوپر سے لڑھکی (اور اس غار کے منہ کو بند کر دیا جس میں یہ تینوں پناہ لیے ہوئے تھے) اب ایک نے دوسرے سے کہا کہ اپنے سب سے اچھے عمل کا' جو تم نے کبھی کیا ہو' نام لے کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرو۔ اس پر ان میں ایک نے یہ دعا کی' اے اللہ! میرے ماں باپ بہت ہی بوڑھے تھے۔ میں باہر لے جا کر اپنے مویشی چراتا تھا۔ پھر جب شام کو واپس آتا تو ان کا دودھ نکالتا اور برتن میں پہلے اپنے والدین کو پیش کرتا۔ جب میرے والدین پی لیتے تو پھر اپنے بچوں اور بیوی کو پلاتا۔ اتفاق سے ایک رات واپسی میں دیر ہو گئی اور جب میں گھر پہنچا تو والدین سو چکے تھے۔ اس نے کہا کہ پھر میں نے پسند نہیں کیا کہ انہیں جگاؤں۔ بچے میرے قدموں میں بھوکے پڑے رو رہے تھے۔ میں مسلسل دودھ کا پیالہ لیے والدین کے سامنے اسی طرح کھڑا رہا یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ اے اللہ! اگر تیرے نزدیک بھی میں نے یہ کام صرف تیری رضا حاصل کرنے کے لیے کیا تھا' تو ہمارے لیے اس چٹان کو ہٹا کر اتنا راستہ تو بنا دے کہ ہم آسمان کو دیکھ سکیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' چنانچہ وہ پتھر کچھ ہٹ گیا۔

دوسرے شخص نے دعا کی کہ اے اللہ! تو خوب جانتا ہے کہ مجھے اپنے چچا کی لڑکی سے اتنی زیادہ محبت تھی جتنی ایک مرد کو کسی عورت سے ہو سکتی ہے۔ اس لڑکی نے کہا تم مجھ سے اپنی خواہش اس وقت تک پوری نہیں کر سکتے جب تک مجھے سو اشرفیاں نہ دے دو۔ میں نے انہیں حاصل کرنے کی کوشش کی اور آخر اتنی اشرفیاں جمع کر لیں۔ پھر جب میں اس کی دونوں رانوں کے درمیان بیٹھا تو وہ بولی' اللہ سے ڈر اور مہر کو ناجائز طریقے پر نہ توڑ۔ اس پر میں کھڑا ہو گیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ اب اگر تیرے نزدیک بھی میں نے یہ عمل تیری ہی رضا کے لیے کیا تھا تو ہمارے لیے (نکلنے کا) راستہ بنا دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا' چنانچہ وہ پتھر دو تہائی ہٹ گیا۔

تیسرے شخص نے دعا کی کہ اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میں نے ایک مزدور سے ایک فرق جوار پر کام کرایا تھا۔ جب میں نے اس کی مزدوری اسے دے دی تو اس نے لینے سے انکار کر دیا۔ میں نے اس جوار کو لے کر بو دیا (جب کھیتی کٹی تو اس میں اتنی جوار پیدا ہوئی کہ) اس سے میں نے ایک بیل اور ایک چرواہا خرید لیا۔ کچھ عرصہ بعد پھر اس نے آکر مزدوری مانگی کہ خدا کے بندے مجھے میرا حق دے دے۔ میں نے کہا کہ اس بیل اور اس کے چرواہے کے پاس جاؤ کہ یہ تمہاری ہی ملکیت ہے۔ اس نے کہا کہ مجھ سے مذاق کرتے ہو۔ میں نے کہا' میں مذاق نہیں کرتا' واقعی یہ تمہارے ہی ہیں۔ تو اے اللہ! اگر تیرے نزدیک یہ کام میں نے صرف تیری رضا حاصل کرنے کے لیے کیا تھا تو یہاں ہمارے لیے (اس چٹان کو ہٹا کر) راستہ بنا دے۔ چنانچہ وہ غار پورا کھل گیا اور وہ تینوں شخص باہر آ گئے۔'' (۱)

معلوم ہوا کہ اپنے ایسے نیک اعمال' جن کے متعلق انسان کو یقین ہو کہ وہ اس نے صرف اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لیے ہی کیے تھے' کو وسیلہ بنا کر دعا کی جا سکتی ہے۔

❷ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ اور صفاتِ علیا کو وسیلہ بنا کر دعا کرنا:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ

﴿ وَلِلَّهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ فَادْعُوهُ بِهَا ﴾ [الأعراف: ۱۸۰]

''اور اللہ تعالیٰ کے اچھے اچھے نام ہیں' تم اسے ان کے ساتھ پکارو۔''

---

(۱) [بخاری (۲۲۱۵) کتاب البیوع : باب اذا اشتری شیئا لغیرہ بغیر اذنہ فرضی' مسلم (۲۷٤۳) کتاب الذکر والدعاء : باب قصة أصحاب الغار الثلاثة والتوسل بصالح الأعمال' مسند احمد (۵۹۷٤) ابن حبان (۸۹۷) شرح السنة للبغوی (۳٤۲۰)]

علاوہ ازیں قرآن کریم میں متعدد مقامات پر اللہ تعالیٰ کے اسماء و صفات کو دعاؤں کے آغاز یا اختتام پر ملایا گیا ہے' جو کہ اس کی مشروعیت کا واضح ثبوت ہے۔ چند ایک مثالیں حسب ذیل ہیں:

(1) ﴿رَبَّنَا لاَ تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِن لَّدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ﴾ [آل عمران: ۸]

"اے ہمارے رب! ہمیں ہدایت دینے کے بعد ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر دے اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما' یقیناً تو ہی بڑی عطا دینے والا ہے۔"

(2) ﴿وَقُل رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ﴾ [المومنون: ۱۱۸]

"اور کہہ دیجئے اے میرے رب! بخش دے اور رحم فرما اور تو ہی بہترین رحم کرنے والا ہے۔"

(3) ﴿رَبَّنَا إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي لِلإِيمَانِ أَنْ آمِنُواْ بِرَبِّكُمْ فَآمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الأبْرَارِ﴾ [آل عمران: ۱۹۳]

"اے ہمارے رب! ہم نے سنا کہ منادی کرنے والا باآواز بلند ایمان کی طرف بلا رہا ہے کہ لوگو! اپنے رب پر ایمان لاؤ' پس ہم ایمان لائے۔ یا الٰہی! اب تو ہمارے گناہ معاف فرما اور ہماری برائیاں ہم سے دور کر دے اور ہماری موت نیکوں کے ساتھ کر۔"

(4) ﴿رَبِّ هَبْ لِي مِن لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ﴾ [آل عمران: ۳۸]

"اے میرے پروردگار! مجھے اپنے پاس سے پاکیزہ اولاد عطا فرما' بے شک تو دعا کا سننے والا ہے۔"

نیز حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ کی حدیث بھی اس کی مشروعیت کا ثبوت ہے' وہ بیان کرتے ہیں کہ

﴿سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يَدْعُو وَهُوَ يَقُولُ "اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ" قَالَ فَقَالَ "وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ سَأَلَ اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْأَعْظَمِ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطَى"﴾

"رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو سنا' وہ دعا کر رہا تھا (اس کی دعا کے الفاظ کا ترجمہ یہ ہے کہ) اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس لیے کہ تو معبود برحق ہے تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں تو ایک ہے' بے نیاز ہے' نہ اسے کسی نے جنا' نہ وہ جنا گیا ہے اور کوئی اس کی برابری کرنے والا نہیں ہے۔ (یہ سن کر) آپ ﷺ نے فرمایا' اس نے اللہ تعالیٰ سے اس کے اسم اعظم کے ساتھ دعا کی ہے جس کے ساتھ جب اللہ تعالیٰ

سے سوال کیا جاتا ہے تو وہ عطا کرتا ہے اور جب اس کے ساتھ دعا کی جاتی ہے تو وہ دعا قبول کرتا ہے۔"(۱)

اسی طرح حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ

﴿ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ جَالِسًا وَرَجُلٌ يُصَلِّي ثُمَّ دَعَا "اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِيعُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ " فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ "لَقَدْ دَعَا اللَّهَ بِاسْمِهِ الْعَظِيمِ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطَى" ﴾

"وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے تھے اور ایک آدمی نماز پڑھ رہا تھا پھر وہ یہ دعا کرنے لگا کہ اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں' بس تیرے لیے حمد وثناء ہے' تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں' تو انعامات کرنے والا ہے' نئے سرے سے آسمانوں اور زمین کو بنانے والا ہے' اے عزت و بزرگی والی ذات! اے زندہ اور قائم ذات! (میں تجھ سے سوال کرتا ہوں)۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا' اس شخص نے اللہ تعالیٰ سے اس کے اسم اعظم کے ساتھ دعا کی ہے کہ جب اس کے ساتھ دعا کی جاتی ہے تو وہ دعا قبول ہوتی ہے اور جب اس کے ساتھ سوال کیا جاتا ہے تو وہ پورا ہوتا ہے۔"(۲)

❸ کسی زندہ صالح شخص کی دعا کا وسیلہ پکڑنا:

(1) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

﴿جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكَتْ الْمَوَاشِي وَتَقَطَّعَتْ السُّبُلُ فَادْعُ اللَّهَ فَدَعَا اللَّهَ فَمُطِرْنَا مِنْ الْجُمُعَةِ إِلَى الْجُمُعَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَهَدَّمَتْ الْبُيُوتُ وَتَقَطَّعَتْ السُّبُلُ وَهَلَكَتْ الْمَوَاشِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُمَّ عَلَى ظُهُورِ الْجِبَالِ وَالْآكَامِ وَبُطُونِ الْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ فَانْجَابَتْ عَنْ الْمَدِينَةِ انْجِيَابَ الثَّوْبِ﴾

"ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ جانور ہلاک ہو گئے اور راستے بند ہو

---

(۱) [صحیح : صحیح ترمذی ' ترمذی (۳٤۷۵) کتاب الدعوات : باب جامع الدعوات عن النبی ' ابو داود (۱٤۹٤) کتاب الصلاة : باب الدعاء ' ابن ماجه (۳۸۵۷) کتاب الدعاء : باب اسم الله الأعظم ' المشکاة (۲۲۸۹) صحیح الترغیب (۱٦٤۰) کتاب الدعاء : باب الترغیب فی کلمات یستفتح بها الدعاء ' التوسل للألبانی (ص / ۳۳)]

(۲) [صحیح : هدایة الرواة (۲۲۳۰) ' (۲/٤۳۱) ابو داود (۱٤۹۵) کتاب الصلاة : باب الدعاء ' نسائی (۳/۵۲) اس حدیث کو امام حاکمؒ نے مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے۔]

گئے' اللہ سے دعا کیجئے۔ آپ ﷺ نے دعا کی اور ایک جمعہ سے اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پھر ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا' اے اللہ کے رسول! (کثرت بارش سے) راستے بند ہو گئے اور مویشی ہلاک ہو گئے۔ اب رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا کی کہ اے اللہ! بارش کا رُخ پہاڑوں' ٹیلوں' وادیوں اور باغات کی طرف موڑ دے' چنانچہ بادل مدینہ سے اس طرح چھٹ گیا جیسے کپڑا پھٹ جاتا ہے۔" (۱)

(2) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ایک دوسری حدیث میں ہے کہ

﴿ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ إِذَا قَحَطُوا اسْتَسْقَى بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمطَّلِبِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا فَتَسْقِينَا وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا قَالَ فَيُسْقَوْنَ ﴾

"جب کبھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں قحط پڑتا تو عمر رضی اللہ عنہ حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے وسیلہ سے دعا کرتے اور فرماتے' اے اللہ! پہلے ہم تیرے پاس اپنے نبی کا وسیلہ لایا کرتے تھے' تو تو پانی برساتا تھا۔ اب ہم (اپنے نبی ﷺ کی وفات کے بعد) نبی ﷺ کے چچا کو وسیلہ بناتے ہیں تو تو ہم پر پانی برسا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ پھر خوب بارش برستی۔" (۲)

واضح رہے کہ کسی غائب یا میت کو وسیلہ بنا کر دعا کرنا قطعاً جائز نہیں۔

(شیخ البانیؒ) جس وسیلے کی مشروعیت پر کتاب و سنت کی نصوص' سلف صالحین کا عمل اور مسلمانوں کا اجماع دلالت کرتا ہے وہ یہ ہے:

① اللہ تعالیٰ کے کسی نام یا صفت کے ساتھ وسیلہ پکڑنا۔

② دعا کرنے والے کا اپنے کسی نیک عمل کو وسیلہ بنانا۔

③ کسی صالح آدمی کی دعا کا وسیلہ پکڑنا۔

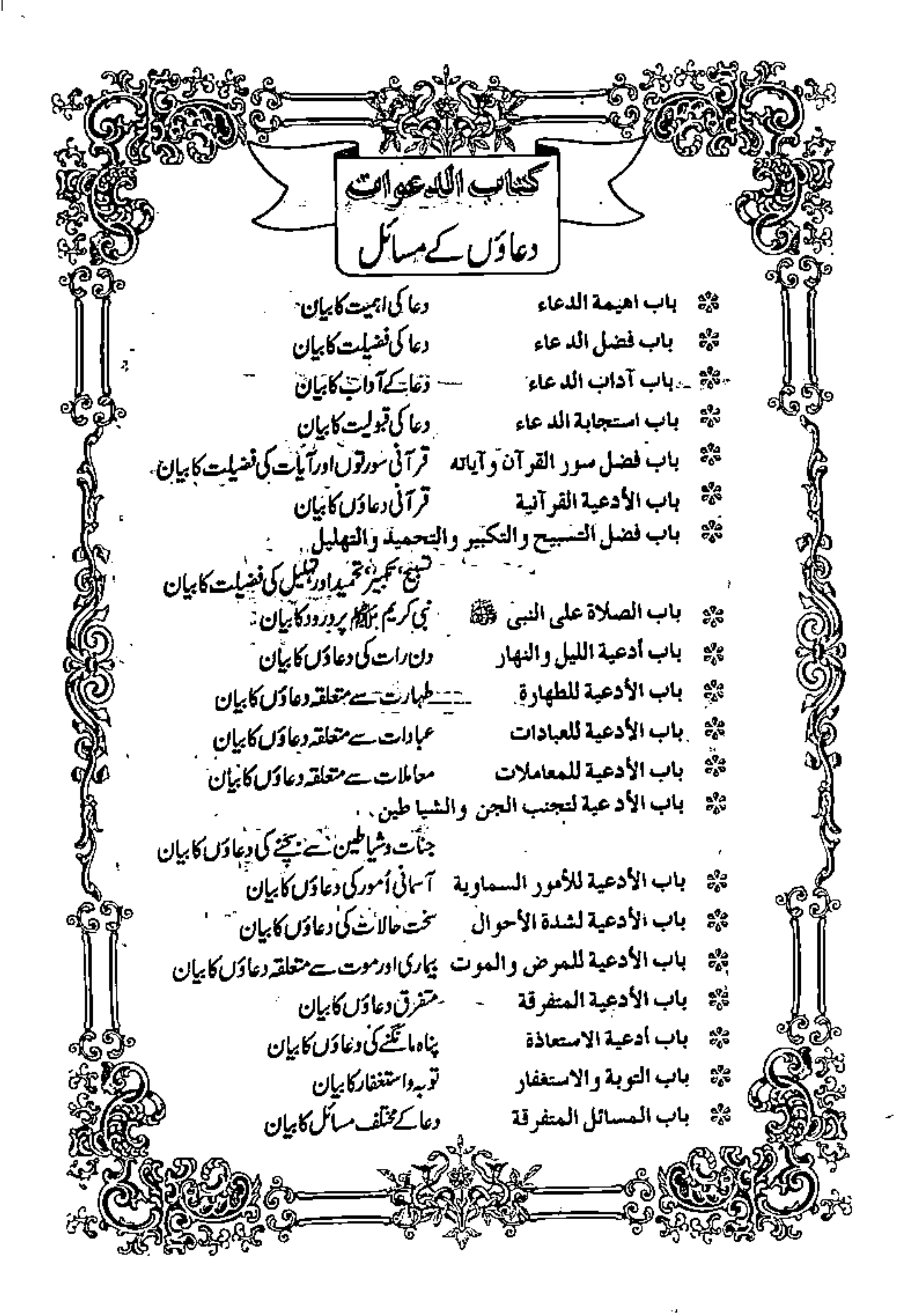
ان کے علاوہ جو وسیلے کی انواع ہیں ان کے متعلق اختلاف تو ہے مگر جس چیز کا ہم اعتقاد رکھتے ہیں وہ یہ ہے کہ ان کے علاوہ باقی تمام وسیلے کی اقسام ناجائز و غیر مشروع ہیں کیونکہ ان کی حجیت پر کوئی دلیل موجود نہیں۔ (۳)

---

(۱) [بخاری (۱۰۱٦ ' ۱۰۱۷) كتاب الجمعة : باب من اكتفى بصلاة الجمعة في الاستسقاء ' مؤطا (۱۹۱/۱) مسلم (۸۹۷) كتاب صلاة الاستسقاء : باب الدعاء في الاستسقاء ' أبو داود (۱۱۷۵) نسائی (۱۵٤/۳) ابن حبان (۲۸۵۷) بیهقی (۳٤۳/۳)]

(۲) [بخاری (۱۰۱۰) كتاب الجمعة : باب سؤال الناس الامام الاستسقاء اذا قحطوا]

(۳) [التوسل للألبانی (ص / ٤۳)]



كتاب الدعوات

دعاؤں کے مسائل

- باب اهيمة الدعاء — دعا کی اہمیت کا بیان
- باب فضل الدعاء — دعا کی فضیلت کا بیان
- باب آداب الدعاء — دعا کے آداب کا بیان
- باب استجابة الدعاء — دعا کی قبولیت کا بیان
- باب فضل سور القرآن وآياته — قرآنی سورتوں اور آیات کی فضیلت کا بیان
- باب الأدعية القرآنية — قرآنی دعاؤں کا بیان
- باب فضل التسبيح والتكبير والتحميد والتهليل — تسبیح، تکبیر، تحمید اور تہلیل کی فضیلت کا بیان
- باب الصلاة على النبي ﷺ — نبی کریم ﷺ پر درود کا بیان
- باب أدعية الليل والنهار — دن رات کی دعاؤں کا بیان
- باب الأدعية للطهارة — طہارت سے متعلقہ دعاؤں کا بیان
- باب الأدعية للعبادات — عبادات سے متعلقہ دعاؤں کا بیان
- باب الأدعية للمعاملات — معاملات سے متعلقہ دعاؤں کا بیان
- باب الأدعية لتجنب الجن والشياطين — جنات وشیاطین سے بچنے کی دعاؤں کا بیان
- باب الأدعية للأمور السماوية — آسمانی اُمور کی دعاؤں کا بیان
- باب الأدعية لشدة الأحوال — سخت حالات کی دعاؤں کا بیان
- باب الأدعية للمرض والموت — بیماری اور موت سے متعلقہ دعاؤں کا بیان
- باب الأدعية المتفرقة — متفرق دعاؤں کا بیان
- باب أدعية الاستعاذة — پناہ مانگنے کی دعاؤں کا بیان
- باب التوبة والاستغفار — توبہ واستغفار کا بیان
- باب المسائل المتفرقة — دعا کے مختلف مسائل کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

﴿ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ أَكْبَرُ ﴾ [العنكبوت : ٤٥]

''اور اللہ کا ذکر سب سے بڑی چیز ہے۔''

حدیث نبوی ہے کہ

﴿ الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ﴾

''دعا ہی عبادت ہے۔''

[صحيح : صحيح ابو داود ، ابو داود (١٤٧٩) كتاب الصلاة]

باب اهمية الدعاء
دعا کی اہمیت کا بیان

اللہ تعالیٰ نے دعا نہ مانگنے والے کو متکبر قرار دیا ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ﴾ [غافر: ٦٠]

''تمہارے رب کا فرمان سرزد ہو چکا ہے کہ مجھ سے دعا کرتے رہو۔ میں تمہاری دعاؤں کو قبول کرتا ہوں' یقیناً جو لوگ میری عبادت سے خود سری کرتے ہیں وہ عنقریب ذلیل ہو کر جہنم میں پہنچ جائیں گے۔''

دعا نہ مانگنے والے سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو جاتے ہیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ﴾

''جو شخص اللہ تعالیٰ سے نہیں مانگتا اس پر اللہ تعالیٰ غضبناک ہو جاتے ہیں۔''(١)

ایک شاعر کہتا ہے کہ

اَللّٰهُ يَغْضَبُ إِنْ تَرَكْتَ سُؤَالَهُ وَبُنَيُّ آدَمَ حِيْنَ يُسْئَلُ يَغْضَبُ

''اللہ تعالیٰ کی شان یہ ہے کہ جب تو اس سے نہ مانگے تو وہ ناراض ہوتا ہے اور انسان کی یہ حالت ہے کہ اس سے مانگا جائے تو وہ ناراض ہو جاتا ہے۔''(٢)

---

(١) [صحيح : صحيح الجامع الصغير (٢٤١٨) هداية الرواة (٢١٧٨) السلسلة الصحيحة (٢٦٥٤) ترمذی (٣٣٧٣) كتاب الدعوات : باب ' المشكاة (٢٢٣٨) الأدب المفرد (٢٢٩/١) ' (٦٥٨) مستدرك حاكم (٤٩١/١) امام حاکمؒ نے اسے صحیح کہا ہے اور امام ذہبیؒ نے بھی ان کی موافقت کی ہے۔]

(٢) [كما في تفسير ابن كثير (٥٣٦/٤)]

باب فضل الدعاء — دعا کی فضیلت کا بیان

دعا ہی عبادت ہے

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿ الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ "قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ" ﴾

''دعا ہی عبادت ہے (پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے) مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا قبول کرتا ہوں۔''(۱)

''دعا ہی عبادت ہے'' اس کا مطلب یہ نہیں کہ دعا کے علاوہ کوئی اور عبادت ہی نہیں بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ دعا عبادت کی انواع واقسام میں سب سے ارفع واعلیٰ اور اشرف قسم ہے' جیسا کہ امام شوکانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کی یہی وضاحت فرمائی ہے۔(۲)

❑ جس روایت میں ہے کہ

﴿ الدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ ﴾ ''دعا عبادت کا مغز (یعنی روح) ہے۔''

اسے محققین نے ضعیف قرار دیا ہے۔(۳)

---

(۱) [صحیح : صحیح ابو داود ' ابو داود (۱٤٧٩) کتاب الصلاة : باب الدعاء ' صحیح الجامع الصغیر (٣٤٠٧) صحیح الترغیب (١٦٢٧) کتاب الدعاء : باب الترغیب فی کثرة الدعاء ' ابن ماجه (٣٨٢٨) کتاب الدعاء : باب فضل الدعاء ' ترمذی (٢٩٦٩) کتاب تفسیر القرآن : باب ومن سورة البقرة ' المشکاة (٢٢٣٠) الأدب المفرد (٢٤٩/١) اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ، امام حاکم رحمہ اللہ اور امام ذہبی رحمہ اللہ نے بھی صحیح قرار دیا ہے۔]

(۲) [دیکھئے: تحفة الذاکرین ' للشوکانی (ص / ٢٦)]

(۳) [ضعیف : ضعیف ترمذی ' ترمذی (٣٣٧١) کتاب الدعوات : باب ما جاء فی فضل الدعاء ' ضعیف الترغیب والترهیب (١٠١٦) کتاب الدعاء : باب الترغیب فی کثرة الدعاء وما جاء فی فضله ' ضعیف الجامع الصغیر (٣٠٠٣) اس روایت کی سند میں ابن لہیعہ راوی سیّ الحفظ ہے۔[مزید دیکھئے : هدایة الرواة (٢١٧٢)' (٤٠٩/٢)]

دعا سے تقدیر بدل جاتی ہے

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿ لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ إِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيدُ فِي الْعُمُرِ إِلَّا الْبِرُّ ﴾

''تقدیر کو کوئی چیز نہیں بدل سکتی سوائے دعا کے اور عمر میں کوئی چیز اضافہ نہیں کر سکتی سوائے نیکی (یعنی احسان و اطاعت) کے۔''(۱)

ایک روایت میں ہے کہ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿ لَا يَزِيدُ فِي الْعُمُرِ إِلَّا الْبِرُّ وَلَا يَرُدُّ الْقَدَرَ إِلَّا الدُّعَاءُ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيُحْرَمُ الرِّزْقَ بِخَطِيئَةٍ يَعْمَلُهَا ﴾

''عمر میں کوئی چیز زیادتی نہیں کر سکتی سوائے نیکی کے 'تقدیر کو کوئی چیز نہیں بدل سکتی سوائے دعا کے اور یقین جانو کہ آدمی (بعض اوقات) کسی گناہ کے ارتکاب کی وجہ سے رزق سے محروم کر دیا جاتا ہے۔''(۲)

(شوکانی ؒ) حدیث کے اس حصے ''تقدیر کو دعا کے سوا کوئی چیز نہیں بدل سکتی'' کے متعلق فرماتے ہیں کہ اس میں یہ ثبوت موجود ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ دعا کے ذریعے بندے پر آنے والے اُن مصائب کو دور کر دیتے ہیں جو اس پر (خود اللہ تعالیٰ نے ہی) لکھ دیے ہوتے ہیں اور اس ضمن میں بہت سی احادیث وارد ہیں۔ نیز اس بات کی تائید اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے بھی ہوتی ہے:

﴿ يَمْحُو اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ ﴾ [الرعد: ۳۹]

''اللہ جو چاہے مٹا دے اور جو چاہے ثابت رکھے' لوحِ محفوظ اسی کے پاس ہے۔''(۳)

---

(۱) [حسن: صحیح ترمذی' ترمذی (۲۱۳۹) کتاب القدر: باب ما جاء لا یرد القدر الا الدعاء' صحیح الجامع الصغیر (۷۶۸۷) ھدایة الرواة (۲۱۷٤) صحیح الترغیب والترھیب (۱٦۳۹) کتاب الدعاء: باب الترغیب فی کثرة الدعاء وما جاء فی فضله' السلسلة الصحیحة (۱٥٤) امام ابن حبان ؒ اور امام حاکم ؒ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔]

(۲) [حسن: صحیح ابن ماجه' ابن ماجه (۹۰) مقدمة: باب فی القدر' صحیح الترغیب والترھیب (۱٦۳۸) کتاب الدعاء: باب الترغیب فی کثرة الدعاء وما جاء فی فضله]

(۳) [دیکھیے: تحفة الذاکرین' للشوکانی (ص/ ۲۷)]

اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے معزز و مکرم عمل دعا ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿ لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللّٰهِ تَعَالَى مِنَ الدُّعَاءِ ﴾

"اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعا سے زیادہ معزز کوئی عمل نہیں۔" (۱)

دعا نازل شدہ اور نازل ہونے والی آفات و مصائب کے لیے نفع مند ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿ إِنَّ الدُّعَاءَ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ فَعَلَيْكُمْ عِبَادَ اللّٰهِ بِالدُّعَاءِ ﴾

"یقیناً دعا ایسی آفات کہ جو نازل ہو چکی ہیں اور ایسی کہ جو ابھی نازل نہیں ہوئیں سب کے لیے فائدہ مند ہے' اس لیے اے اللہ کے بندو! دعا کو لازم پکڑو۔" (۲)

جسے دعا کی توفیق دی گئی اس کے لیے رحمت کے دروازے کھل گئے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿ مَنْ فُتِحَ لَهُ مِنْكُمْ بَابُ الدُّعَاءِ فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَمَا سُئِلَ اللّٰهُ شَيْئًا يَعْنِي أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يُسْأَلَ الْعَافِيَةَ ﴾

"جس شخص کے لیے دعا کا دروازہ کھل گیا اس کے لیے رحمت کے دروازے کھل گئے اور اللہ تعالیٰ سے جتنی بھی چیزوں کا سوال ہوتا ہے ان میں سے اللہ کو سب سے زیادہ پسند یہ ہے کہ اس سے (دنیا و آخرت

---

(۱) [حسن : صحيح ابن ماجه ' ابن ماجه (۳۸۲۹) كتاب الدعاء : باب فضل الدعاء ' ترمذی (۳۳۷۰) كتاب الدعوات : باب ما جاء فی فضل الدعاء ' صحيح الترغيب والترهيب (۱٦۲۹) كتاب الذكر والدعاء : باب فی كثرة الدعاء وما جاء فی فضله ' صحيح الجامع الصغير (۵۳۹۲) المشكاة (۲۲۳۲) الأدب المفرد (۲٤۹/۱) صحيح ابن حبان (۸٦۷) مستدرك حاكم (٤۹۰/۱) امام ابن حبانؒ اور امام حاکمؒ نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔]

(۲) [حسن : صحيح ترمذی ' ترمذی (۳۵٤۸) كتاب الدعوات : باب فی دعاء النبی ' صحيح الجامع الصغير (۳٤۰۹) صحيح الترغيب والترهيب (۱٦۳٤) كتاب الدعاء : باب الترغيب فی كثرة الدعاء وما جاء فی فضله ' هداية الرواة (۲۱۷۵) ' (٤۱۰/۲)]

میں) عافیت کا سوال کیا جائے۔"(۱)

(عبد الرحمٰن مبارکپوریؒ) "جس کے لیے دعا کا دروازہ کھل گیا" سے مراد ہے کہ جسے دعا کے آداب و شرائط کا لحاظ رکھتے ہوئے بکثرت دعا کرنے کی توفیق دے دی گئی اور "اس کے لیے رحمت کے دروازے کھل گئے" سے مراد ہے کہ اس کی مانگی ہوئی دعا بعض اوقات قبول کر لی جائے گی اور بعض اوقات اس سے (اس دعا کے بدلے میں اسے آنے والی) کوئی مصیبت و آفت دور کر دی جائے گی۔ جیسا کہ بعض روایات میں ہے کہ (جسے دعا کی توفیق دے دی گئی) "اس کے لیے قبولیت کے دروازے کھل گئے" اور بعض روایات میں تو یہ بھی ہے کہ "اس کے لیے جنت کے دروازے کھل گئے۔"(۲)

دعا کے لیے اٹھے ہوئے ہاتھ خالی واپس لوٹانے سے اللہ تعالیٰ کو حیا آتی ہے

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿ إِنَّ رَبَّكُمْ حَيِيٌّ كَرِيمٌ يَسْتَحْيِي مِنْ عَبْدِهِ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ إِلَيْهِ أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا ﴾

"بلاشبہ تمہارا پروردگار بہت حیا والا اور کرم والا ہے جب اس کا بندہ اس کی جانب (دعا کے لیے) اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتا ہے تو وہ اپنے بندے سے شرم کرتا ہے کہ اس کے ہاتھوں کو خالی واپس لوٹائے۔"(۳)

---

(۱) [حسن : صحیح ترمذی ' ترمذی (۳۵٤۸) کتاب الدعوات : باب فی دعاء النبی]

(۲) [تحفة الأحوذی (تحت الحدیث / ۳۵٤۸)]

(۳) [صحیح : صحیح الترغیب والترهیب (۱٦۳۵) کتاب الذکر والدعاء : باب الترغیب فی کثرة الدعاء وما جاء فی فضله ' ابو داود (۱٤۸۸) کتاب الصلاة : باب الدعاء ' ترمذی (۳۵۵٦) کتاب الدعوات : باب فی دعاء النبی ' ابن ماجه (۳۸٦۵) کتاب الدعاء : باب رفع الیدین فی الدعاء ' صحیح ابن حبان (۸۷۳) مستدرک حاکم (٤۹۷/۱) امام حاکمؒ نے اس روایت کو شیخین کی شرط پر صحیح کہا ہے۔]

باب آداب الدعاء — دعاکے آداب کا بیان

1- اخلاصِ نیت

(1) ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ

﴿ فَادْعُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ﴾ [غافر: ١٤]

”تم اللہ تعالیٰ کو پکارو اس کے لیے دین کو خالص کر کے گو کافر برا مانیں۔“

(2) ایک دوسرے مقام پر ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ

﴿ وَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ﴾ [الأعراف: ٢٩]

”اس (یعنی اللہ تعالیٰ کو) دین کو خالص کر کے پکارو۔“

(3) سورۃ البینہ میں ارشاد ہے کہ

﴿ وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ﴾ [البينة: ٥]

”انہیں اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا کہ صرف اللہ کی عبادت کریں اسی کے لیے دین کو خالص رکھیں۔“

(4) سورۂ حج میں ارشاد ہے کہ

﴿ لَن يَنَالَ اللَّهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلَكِن يَنَالُهُ التَّقْوَى مِنكُمْ ﴾ [الحج: ٣٧]

”اللہ تعالیٰ کو قربانیوں کے گوشت نہیں پہنچتے نہ ہی ان کے خون بلکہ اسے تو تمہارے دل کی پرہیزگاری پہنچتی ہے۔“

(5) فرمانِ نبوی ہے کہ

﴿ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ ﴾

”اعمال کا دارومدار صرف نیتوں پر ہے۔“ (١)

(قرطبیؒ) دعا کا سب سے اہم ادب اخلاص ہے۔ (٢)

---

(١) [بخاری (١) كتاب بدء الوحی : باب بدء الوحی ' مسلم (١٩٠٧) كتاب الامارة : باب قوله انما الأعمال بالنية ' ابو داود (٢٢٠١) كتاب الطلاق : باب فيما عنى به الطلاق والنيات ' ترمذی (١٦٤٧) كتاب فضائل الجهاد : باب ما جاء فيمن يقاتل رياء وللدنيا ' ابن ماجه (٤٢٢٧) كتاب الزهد : باب النية ' نسائی (٥٨/١) احمد (٢٥/١) حميدی (٢٨) ابن خزيمة (١٤٢)]

(٢) [تفسير قرطبی (٣١١/٢)]

(ابن حجرؒ) اخلاص قبولیتِ دعا کی لازمی شرط ہے۔(۱)

☐ یہاں یہ بات بھی پیشِ نظر رہے کہ مشرکین عرب بھی جب کسی مشکل میں گرفتار ہوتے تو وہ صرف خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کو ہی پکارتے تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ان کا یوں ذکر فرمایا ہے:

﴿ هُوَ الَّذِي يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ حَتَّى إِذَا كُنتُمْ فِي الْفُلْكِ وَجَرَيْنَ بِهِم بِرِيحٍ طَيِّبَةٍ وَفَرِحُوا بِهَا جَاءَتْهَا رِيحٌ عَاصِفٌ وَجَاءَهُمُ الْمَوْجُ مِن كُلِّ مَكَانٍ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ أُحِيطَ بِهِمْ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ لَئِنْ أَنجَيْتَنَا مِنْ هَٰذِهِ لَنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ ۝ فَلَمَّا أَنجَاهُمْ إِذَا هُمْ يَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلَىٰ أَنفُسِكُم مَّتَاعَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ثُمَّ إِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴾ [یونس: ۲۲۔۲۳]

''وہ اللہ ایسا ہے کہ تم کو خشکی اور دریا میں چلاتا ہے (یعنی سیر کرنے کی توفیق سے نوازتا ہے) یہاں تک جب تم کشتی میں ہوتے ہو اور وہ کشتیاں لوگوں کو موافق ہوا کے ذریعہ سے لے کر چلتی ہیں اور وہ لوگ ان سے خوش ہوتے ہیں ان پر ایک جھونکا سخت ہوا کا آتا ہے اور ہر طرف سے ان پر موجیں اٹھتی چلی آتی ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ (برے) آگھرے، (اس وقت) سب خالص اعتقاد کر کے اللہ ہی کو پکارتے ہیں کہ اگر تو ہم کو اس سے بچالے تو ہم ضرور شکر گزار بن جائیں گے۔ پھر جب اللہ تعالیٰ ان کو بچالیتا ہے تو فوراً ہی وہ زمین میں ناحق سرکشی کرنے لگتے ہیں۔ اے لوگو! یہ تمہاری سرکشی تمہارے لیے وبال ہونے والی ہے دنیاوی زندگی کے (چند) فائدے ہیں، پھر ہمارے پاس تم کو آنا ہے پھر ہم تمہارا کیا ہوا تم کو بتلا دیں گے۔''

اس سلسلے میں ایک قصہ یہ بھی تفاسیر میں موجود ہے کہ

جب مکہ فتح ہوا تو حضرت عکرمہ بن ابی جہل رضی اللہ عنہ وہاں سے فرار ہو گئے۔ باہر کسی جگہ جانے کے لیے کشتی میں سوار ہوئے، تو کشتی طوفانی ہواؤں کی زد میں آگئی، جس پر ملاح نے کشتی پر سوار لوگوں سے کہا کہ آج اللہ واحد سے دعا کرو، تمہیں اس طوفان سے اس کے علاوہ کوئی نجات دینے والا نہیں ہے۔ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے سوچا اگر سمندر میں نجات دینے والا صرف ایک اللہ ہے تو خشکی میں بھی نجات دینے والا یقیناً وہی ہے اور یہی بات محمد (ﷺ) کہتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے فیصلہ کر لیا کہ اگر یہاں سے میں زندہ بچ کر نکل گیا تو مکہ واپس جا کر اسلام قبول کر لوں گا۔ پھر یہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مسلمان ہو گئے۔(۲)

---

(۱) [فتح الباری (۱۱/۹۵)]

(۲) [دیکھئے: تفسیر احسن البیان (ص ۵۶۸)]

لیکن افسوس صد افسوس کہ آج مسلمان اُن مشرکین عرب سے بھی آگے بڑھ چکے ہیں کہ آسانی میں تو درکنار مشکل میں بھی سوائے اللہ تعالیٰ کے اپنے اپنے ائمہ و بزرگانِ دین کو ہی پکارتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

2- حرام سے اجتناب

(1) ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

﴿ إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ ﴾ [المائدة: ٢٧]

"اللہ تعالیٰ صرف (حرام و دیگر ممنوعہ کاموں سے) پرہیز کرنے والوں کا ہی عمل قبول کرتا ہے۔"

(2) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا وَإِنَّ اللَّهَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَا أَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِينَ فَقَالَ "يَاأَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ" وَقَالَ "يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ" ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ فَأَنَّى يُسْتَجَابُ لِذَلِكَ ﴾

"اے لوگو! بے شک اللہ تعالیٰ پاک ہے اور صرف پاک چیز کو ہی قبول کرتا ہے اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو بھی وہی حکم دیا ہے جو رسولوں کو دیا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ "اے رسولو! پاکیزہ اشیاء سے کھاؤ اور نیک عمل کرو' یقیناً میں جانتا ہوں جو تم عمل کرتے ہو۔" اور (ایک دوسرے مقام پر) فرمایا کہ "اے ایمان والو! پاکیزہ رزق میں سے کھاؤ جو ہم نے تمہیں دیا ہے۔" پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے آدمی کا ذکر کیا جو طویل سفر کرتا ہے' اس کے بال پراگندہ ہے' (جسم) غبار آلود ہے' وہ آسمان کی طرف اپنے ہاتھ پھیلاتا ہے (اور کہتا ہے کہ) اے میرے رب! اے میرے رب! اے میرے رب! لیکن اس کا کھانا بھی حرام کا ہے' اس کا پینا بھی حرام کا ہے' اس کا لباس بھی حرام کا ہے اور اسے غذا بھی حرام کی دی جاتی ہے تو اس کی دعا کیسے قبول کی جائے۔"(۱)

3- دعا سے پہلے وضوء کرنا

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی روایت ہے کہ حضرت ابو عامر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے لیے دعائے مغفرت کی درخواست کی گئی تو:

---

(۱) [مسلم (۱۰۱۵) کتاب الزکاة : باب قبول الصدقة من الكسب الطيب وتربيتها' ترمذی (۲۹۸۹) كتاب تفسير القرآن : باب ومن سورة البقرة' احمد (۸۳۵۶)]

﴿فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ أَبِي عَامِرٍ﴾

''آپ ﷺ نے پانی منگوایا' وضوء کیا' پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر دعا فرمائی کہ اے اللہ! عبید ابو عامر (رضی اللہ عنہ) کو بخش دے۔''(۱)

(حافظ ابن حجرؒ) اس حدیث سے یہ حاصل ہوتا ہے کہ دعا کا ارادہ ہو تو طہارت اختیار کرنا مستحب ہے۔(۲)

یاد رہے کہ دعا کے لیے وضو مستحب اور بہتر ضرور ہے مگر فرض یا واجب نہیں اس لیے اگر کوئی شخص وضو نہ سکے تو کوئی حرج نہیں بالخصوص اس لیے بھی کہ بار بار دعا کے لیے وضو کرنا نہ تو ممکن ہے اور نہ ہی نبی کریم ﷺ نے ہر دعا کے لیے وضو کیا ہے۔

4- دعا کے لیے قبلہ رخ ہونا

(1) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

﴿ اسْتَقْبَلَ النَّبِيُّ ﷺ الْكَعْبَةَ فَدَعَا عَلَى نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ ﴾

''نبی کریم ﷺ قبلہ رخ ہوئے اور قریش کے کچھ لوگوں پر بددعا کی (کہ جنہوں نے آپ ﷺ پر گندگی ڈالنے کا جرم عظیم کیا تھا)۔''(۳)

(2) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

﴿لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ نَظَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى الْمُشْرِكِينَ وَهُمْ أَلْفٌ وَأَصْحَابُهُ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَتِسْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَاسْتَقْبَلَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ الْقِبْلَةَ ثُمَّ مَدَّ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَهْتِفُ بِرَبِّهِ اللَّهُمَّ أَنْجِزْ لِي مَا وَعَدْتَنِي ﴾

''جنگ بدر کے روز رسول اللہ ﷺ نے مشرکین پر نگاہ ڈالی' ان کی تعداد ایک ہزار (1,000) جبکہ آپ ﷺ کے ساتھیوں کی تعداد تین سو انیس (319) تھی۔ تو آپ ﷺ قبلہ رخ ہوئے' پھر اپنے دونوں ہاتھ پھیلا کر اپنے رب کو پکار پکار کر دعا کرنے لگے کہ اے اللہ! اپنے وعدے کو پورا کر جو تو نے مجھ سے کیا ہے۔''(٤)

---

(۱) [بخاری (٤٣٢٣) كتاب المغازی : باب غزوة أوطاس]

(۲) [فتح الباری (تحت الحديث ، ٤٣٢٣)]

(۳) [بخاری (٣٩٦٠) كتاب المغازی : باب دعاء النبی علی كفار قريش ' مسلم (١٧٩٤) كتاب الجهاد والسير : باب ما لقی النبی من أذی المشركين والمنافقين ']

(٤) [مسلم (١٧٦٣) كتاب الجهاد والسير : باب الامداد بالملائكة فی غزوة بدر]

یہاں بھی یہ بات ذہن نشین رہنی چاہیے کہ دعا کے لیے قبلہ رخ ہونا بہتر ضرور ہے مگر واجب نہیں اس لیے قبلہ رخ ہوئے بغیر بھی دعا کرنا درست ہے۔ جیسا کہ امام بخاریؒ نے بھی یہ عنوان قائم کیا ہے کہ "باب قبلہ رخ ہوئے بغیر دعا کرنا" اور اس کے تحت دعائے استسقاء سے متعلقہ حدیث نقل فرمائی ہے کہ یہ دعا رسول اللہ ﷺ نے قبلہ رخ ہو کر نہیں بلکہ لوگوں کی طرف رخ کر کے کی تھی۔(۱)

5- دعا سے پہلے حمد و ثناء اور درود پڑھنا

(1) حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

﴿بَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَاعِدٌ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى فَقَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ "عَجِلْتَ أَيُّهَا الْمُصَلِّي إِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمَدِ اللّٰهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ وَصَلِّ عَلَيَّ ثُمَّ ادْعُهُ" قَالَ ثُمَّ صَلَّى رَجُلٌ آخَرُ بَعْدَ ذَلِكَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ " أَيُّهَا الْمُصَلِّي ادْعُ تُجَبْ "﴾

"ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی (مسجد میں) داخل ہوا' نماز شروع کی اور (نماز کے بعد) دعا کرنے لگا کہ اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' اے نمازی! تو نے جلد بازی سے کام لیا۔ جب تم نماز پڑھو اور پھر دعا کے لیے بیٹھو تو (پہلے) اللہ کی شان کے مطابق اس کی حمد و ثنا بیان کرو اور مجھ پر درود بھیجو پھر دعا کرو۔ حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر اس کے بعد ایک دوسرے آدمی نے آکر نماز پڑھی (اور نماز سے فارغ ہو کر) اللہ کی حمد و ثنا بیان کی اور نبی کریم ﷺ پر درود بھیجا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے نمازی! دعا کر قبول کی جائے گی۔"(۲)

(2) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ

﴿إِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتَّى تُصَلِّيَ عَلَى نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾

---

(۱) [بخاری (۶۳۴۲) کتاب الدعوات]

(۲) [صحیح : صحیح الترغیب والترھیب (۱۶۴۳) کتاب الذکر والدعاء : باب الترغیب فی کلمات یستفتح بھا الدعاء ' ترمذی (۳۴۷۶) کتاب الدعوات : باب ما جاء فی جامع الدعوات عن النبی ' ابو داود (۱۴۸۱) کتاب الصلاۃ : باب الدعاء ' نسائی (۴۴/۳) مسند احمد (۱۸/۶) ابن حبان (۱۹۶۰) ابن خزیمۃ (۷۱۰) اس حدیث کو امام ترمذیؒ نے حسن کہا ہے۔]

"بلاشبہ دعا آسمان وزمین کے درمیان ٹھہری رہتی ہے اس سے کچھ بھی اوپر نہیں چڑھتا جب تک تم اپنے نبی محمد ﷺ پر درود نہ پڑھ لو۔"(۱)

ان احادیث سے قطع نظر اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ دنیاوی ملوک وحکام سے بھی کچھ مانگنا ہو تو پہلے ان کی اور ان کے محبوب لوگوں کی تعریف وتوصیف کے کلمات ادا کیے جاتے ہیں اور پھر ان سے درخواست کی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ جو بادشاہوں کا بادشاہ اور احکم الحاکمین ہے کے لیے تو سب سے اعلیٰ مثال ہے۔ اس لیے جو شخص بھی اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگنے کا ارادہ کرے اسے چاہیے کہ پہلے اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب محمد رسول اللہ ﷺ کی تعریف کے کلمات ادا کرے اور پھر سوال کرے۔

6- دعا سے پہلے گناہوں کی توبہ اور ان پر اظہارِ ندامت

انسان کی دعا قبول ہونے میں بعض اوقات اس کے گناہ بھی رکاوٹ بن جاتے ہیں اس لیے اللہ تعالیٰ سے کسی بھی چیز کا سوال کرتے وقت پہلے اپنے گناہوں کا اعتراف کرنا ان پر اظہارِ ندامت کرنا اور اللہ تعالیٰ سے ان کی معافی مانگنا بہتر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا تھا:

﴿اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُم مِّدْرَارًا وَيُمْدِدْكُم بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَل لَّكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَل لَّكُمْ أَنْهَارًا﴾ [نوح: ۱۰-۱۲]

"اپنے رب سے استغفار کرو وہ یقیناً بڑا بخشنے والا ہے۔ وہ تم پر آسمان کو خوب برستا ہوا چھوڑ دے گا۔ اور تمہیں خوب پے در پے مال اور اولاد میں ترقی دے گا اور تمہیں باغات دے گا اور تمہارے لیے نہریں نکال دے گا۔"

اسی طرح حضرت ہود علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا تھا:

﴿وَيَا قَوْمِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُم مِّدْرَارًا وَيَزِدْكُمْ قُوَّةً إِلَىٰ قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِينَ﴾ [هود: ۵۲]

"اے میری قوم کے لوگو! تم اپنے پروردگار سے اپنے گناہوں کی معافی مانگ لو اور اس کی جناب میں توبہ کر لو تاکہ وہ برسنے والے بادل تم پر بھیج دے اور تمہاری طاقت پر اور طاقت قوت بڑھا دے اور تم جرم

---

(۱) [صحيح لغيره: صحيح الترغيب والترهيب (۱۶۷۶) كتاب الذكر والدعاء: باب الترغيب في اكثار الصلاة على النبي' ترمذی (۴۸۶) كتاب الصلاة: باب ما جاء في فضل الصلاة على النبي' ایک روایت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی اسی سے ملتا جلتا قول مروی ہے۔ [صحيح الترغيب (۱۶۷۵)]

کرتے ہوئے روگردانی نہ کرو۔"

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿ إِنَّ اللَّهَ لَيَعْجَبُ مِنَ الْعَبْدِ إِذَا قَالَ " لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ إِنِّيْ قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ " قَالَ عَبْدِيْ عَرَفَ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ وَيُعَاقِبُ ﴾

"بے شک اللہ تعالیٰ کو بندے کی یہ بات بہت اچھی لگتی ہے جب وہ کہتا ہے 'کوئی معبودِ برحق نہیں سوائے تیرے' یقیناً میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے' پس تو میرے گناہوں کو بخش دے' بلاشبہ تیرے سوا کوئی بھی گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا۔" (یہ سن کر خوشی سے) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے بندے نے یہ جان لیا ہے کہ اس کا رب ہے جو معاف بھی کرتا ہے اور سزا بھی دیتا ہے۔" (۱)

7- دعا میں زیادتی سے اجتناب

(1) ارشادِ باری تعالیٰ یہ ہے کہ

﴿ ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ﴾ .[الأعراف: ٥٥]

"اپنے رب کو عاجزی و پوشیدگی سے پکارو' یقیناً وہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔"

امام بخاریؒ نے نقل فرمایا ہے کہ

﴿ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ...... " إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ " فِي الدُّعَاءِ وَفِي غَيْرِهِ ﴾

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آیت "اللہ تعالیٰ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا" میں زیادتی کرنے والوں سے دعا میں زیادتی کرنے والے مراد ہیں۔" (۲)

(2) ابو نعامہ بیان کرتے ہیں کہ

﴿ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُغَفَّلٍ سَمِعَ ابْنَهُ يَقُولُ "اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْقَصْرَ الْأَبْيَضَ عَنْ يَمِينِ الْجَنَّةِ إِذَا دَخَلْتُهَا " فَقَالَ أَيْ بُنَيَّ سَلِ اللَّهَ الْجَنَّةَ وَتَعَوَّذْ بِهِ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ "إِنَّهُ سَيَكُونُ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ قَوْمٌ يَعْتَدُونَ فِي الطَّهُورِ وَالدُّعَاءِ" ﴾

"حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا کہ "اے اللہ! جب میں جنت

---

(۱) [صحیح : السلسلة الصحیحة (١٦٥٣) توبہ و استغفار کا تفصیلی بیان آئندہ باب "توبہ و استغفار کا بیان" کے تحت ملاحظہ فرمائیے۔]

(۲) [بخاری (قبل الحدیث / ٤٦٣٧) کتاب تفسیر القرآن : باب سورة الأعراف]

میں داخل ہو جاؤں تو مجھے اس کے دائیں جانب سفید محل عطا کرنا۔'' تو انہوں نے کہا اے میرے بیٹے! اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کر اور اس سے آتش دوزخ کی پناہ مانگ' بلاشبہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عنقریب اس امت میں ایسے لوگ ہوں گے جو طہارت اور دعا میں زیادتی کریں گے۔''(۱)

(شیخ سلیم ہلالی) دعا میں حد سے تجاوز کرنا حرام ہے کیونکہ یہ زیادتی ہے اور اللہ تعالیٰ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔(۲)

دعا میں زیادتی کی مختلف صورتیں ہیں جن میں سے بطورِ مثال چند ایک کا ذکر حسب ذیل ہے:

- دعا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو شریک کرنا' یقیناً یہ سب سے بڑی زیادتی ہے۔
- دعا میں بدعات کا ارتکاب کرنا (یعنی ایسے اُمور انجام دینا جو کتاب و سنت سے ثابت نہیں)۔
- ایسی دعا کرنا جس کی شرعاً اجازت ہی نہیں' مثلاً یہ کہ انبیاء کا مقام مل جائے۔
- کسی حرام کام کے کرنے پر اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنا۔
- اللہ تعالیٰ کی رحمت کو صرف اپنے لیے خاص کر کے دعا مانگنا کہ اللہ صرف مجھ پر رحم فرما وغیرہ۔
- دنیا میں اپنے گناہوں کی سزا کا مطالبہ کرنا۔
- کسی بیماری یا مصیبت کی وجہ سے موت کی دعا مانگنا۔
- کسی ناممکن کام' مثلاً شیطان کے جنت میں داخلے وغیرہ' کے لیے دعا کرنا۔
- اللہ تعالیٰ کے حکم و حکمت کے برخلاف کسی چیز کا سوال مثلاً ہمیشہ دنیا میں رہنے کی دعا وغیرہ۔
- بے ادبی اور برے انداز سے دعا کرنا بھی دعا میں زیادتی کی ایک قسم ہے۔
- ایسی دعا جو عاجزی سے بالکل خالی ہو کہ یہ ظاہر ہوتا ہو کہ دعا مانگنے والا اللہ سے بھی بے نیاز ہے۔
- دعا میں تکلف اور قافیہ بندی سے بچنا۔

[مزید تفصیل کے لیے شیخ ابو عبدالرحمٰن جیلان بن حضر عروی کی کتاب '' کتاب الدعاء '' مفید ہے۔]

8- جلد بازی سے اجتناب

(1) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

(۱) [صحیح : صحیح الجامع الصغیر (۲۳۹٦) صحیح ابو داود (۹٦) ابو داود (۹٦) کتاب الطہارۃ : باب الاسراف فی الماء ' المشکاۃ (٤١٨)]

(۲) [موسوعۃ المناهی الشرعیۃ (۳/۳٤۷)]

﴿ يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ فَيَقُولُ قَدْ دَعَوْتُ فَلَا أَوْ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي ﴾

''تمہارے ایک کی دعا اس وقت تک قبول کی جاتی ہے جب تک وہ جلدی نہ کرے کہ یوں کہنے لگے ' میں نے تو دعا کی تھی مگر میری دعا قبول ہی نہیں ہوئی۔''

صحیح مسلم کی ایک روایت میں یہ لفظ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ لَا يَزَالُ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِيعَةِ رَحِمٍ مَا لَمْ يَسْتَعْجِلْ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الِاسْتِعْجَالُ قَالَ يَقُولُ قَدْ دَعَوْتُ وَقَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ أَرَ يَسْتَجِيبُ لِي فَيَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذَلِكَ وَيَدَعُ الدُّعَاءَ ﴾

''بندے کی دعا اس وقت تک قبول ہوتی ہے جب تک وہ گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے اور جلدی نہ کرے۔ آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ اے اللہ کے رسول! جلدی کرنے سے مقصود کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا' دعا کرنے والا یوں کہے کہ میں نے (کئی بار) دعا کی لیکن مجھے قبولیت کے آثار ہی دکھائی نہیں دیئے۔ پھر وہ اُکتا کر دعا کرنا چھوڑ دے۔'' (۱)

(2) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ لَا يَزَالُ الْعَبْدُ بِخَيْرٍ مَا لَمْ يَسْتَعْجِلْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يَسْتَعْجِلُ قَالَ يَقُولُ دَعَوْتُ رَبِّي فَلَمْ يَسْتَجِبْ لِي ﴾

''بندہ ہمیشہ خیر و بھلائی میں رہتا ہے جب تک جلد بازی نہ دکھائے۔ صحابہ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! وہ کیسے جلد بازی دکھاتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا' وہ کہتا ہے میں نے اپنے رب سے دعا کی لیکن اس نے میری دعا قبول نہ کی۔'' (۲)

واضح رہے کہ جلد بازی کا مطلب یہ نہیں کہ انسان یہ دعا کرے کہ اے اللہ! میری دعا جلد قبول فرما بلکہ جلد بازی اُکتا کر دعا ترک کر دینے کا نام ہے۔ اس لیے اگر مراد پوری نہ ہو رہی ہو تو بھی مسلسل دعا کرتے رہنا

---

(۱) [بخاری (٦٣٤٠) كتاب الدعوات : باب يستجاب للعبد ما لم يعجل ' مسلم (٢٧٣٥) كتاب الذكر والدعاء : باب بيان أنه يستجاب للداعي ما لم يعجل ' أبو داود (١٤٨٤) كتاب الصلاة : باب الدعاء ' ترمذی (٣٣٨٧) كتاب الدعوات : باب ما جاء فيمن يستعجل في دعائه ' ابن ماجة (٣٨٥٣) كتاب الدعاء : باب يستجاب لأحدكم ما لم يعجل]

(۲) [صحيح لغيره : صحيح الترغيب والترهيب (١٦٥٠) كتاب الذكر والدعاء : باب الترهيب من استبطاء الاجابة وقوله دعوت فلم يستجب لي ' مسند احمد (١٩٣/٣ ـ ٢١٠) مسند أبي يعلى (٢٨٦٥/٥)]

چاہیے کیونکہ انسان یہ نہیں جانتا کہ شاید اس کی دعا کو قبول کر کے اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے ذخیرۂ آخرت بنا لیا ہے یا پھر اس کی دعا کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اسے پہنچنے والی کوئی مصیبت ٹال دی ہے (یاد رہے کہ دعا کی قبولیت کی تین صورتیں ہیں ایک یہ کہ مطلوبہ چیز بعینہٖ مل جائے' دوسرے یہ کہ اس دعا کے بدلے میں کوئی مصیبت ٹال دی جائے اور تیسرے یہ کہ اس کے بدلے میں آخرت میں درجات بلند کر دیئے جائیں)۔

9- معلق دعا سے اجتناب

مراد یہ ہے کہ دعا کرتے وقت کسی بھی قسم کے شک وتردد کا اظہار نہ کیا جائے بلکہ پورے اعتماد ووثوق سے دعا کی جائے جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿ لَا يَقُلْ أَحَدُكُمُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ ارْحَمْنِي إِنْ شِئْتَ ارْزُقْنِي إِنْ شِئْتَ وَلْيَعْزِمْ مَسْأَلَتَهُ إِنَّهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ لَا مُكْرِهَ لَهُ ﴾

"(دعا کرتے وقت) تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے' اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم فرما' اگر تو چاہے تو مجھے رزق دے۔ بلکہ بالجزم (پختہ کر کے) سوال کرے' کیونکہ یقیناً اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے اسے کوئی مجبور نہیں کر سکتا۔"(۱)

صحیح مسلم کی ایک روایت میں یہ لفظ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿ إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ وَلٰكِنْ لِيَعْزِمِ الْمَسْأَلَةَ وَلْيُعَظِّمِ الرَّغْبَةَ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَتَعَاظَمُهُ شَيْءٌ أَعْطَاهُ ﴾

"جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو یوں نہ کہے اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے' بلکہ عزم کے ساتھ سوال کرے اور بڑی سے بڑی چیز کی رغبت ظاہر کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ پر کسی بھی چیز کا عطا کرنا مشکل نہیں۔"(۲)

---

(۱) [بخاری (۷٤۷۷) کتاب التوحید : باب فی المشیئة والارادة ' مسلم (۲٦۷۸) کتاب الذکر والدعاء : باب العزم بالدعاء ولا یقل ان شئت ' الأدب المفرد (٦۰۸) نسائی فی الکبری (۱۰٤۲۰/٦) ابن أبی شیبة (۱۹۸/۱۰)]

(۲) [مسلم (۲٦۷۹) کتاب الذکر والدعاء : باب العزم بالدعاء ولا یقل ان شئت ' مؤطا (٤۹٤) کتاب القرآن : باب ما جاء فی الدعاء ' ترمذی (۳٤۹۷) کتاب الدعوات : باب ما جاء فی عقد التسبیح بالید' ابن ماجه (۳۸٥٤) کتاب الدعاء : باب لا یقول الرجل اللهم اغفر لی ان شئت ' مسند احمد (۷۳۱۸) نسائی فی السنن الکبری (۱۰٤۱۸/٦) ابن حبان (۹۷۷) ابن أبی شیبة (۱۹۹/۱۰) شرح السنة للبغوی (۱۳۹۱)]

(ابن عیینہؒ) فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص گناہگار ہے تو اپنے گناہوں کی وجہ سے دعا کرنے سے مت رکے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تو اپنی مخلوق میں سے سب سے بدتر "ابلیس" کی دعا بھی قبول فرمائی تھی کہ جب اس نے کہا تھا اے پروردگار! مجھے تا قیامت مہلت دے دے۔(۱)

10- کامل یکسوئی' توجہ اور قبولیت کے یقین کے ساتھ دعا کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿ادْعُوا اللّٰهَ وَأَنْتُمْ مُوقِنُونَ بِالْإِجَابَةِ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَجِيبُ دُعَاءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ﴾

"تم اللہ تعالیٰ سے اس طرح دعا کرو کہ تمہیں اس کی قبولیت کا یقین ہو اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ غافل اور لہو و لعب والے دل کی دعا قبول نہیں فرماتا۔"(۲)

معلوم ہوا کہ ایسی دعا شرفِ قبولیت سے محروم رہتی ہے جو غفلت و سستی اور بے توجہی کی حالت میں کی جائے۔ ایسی دعا کی مثال یہ دی جاتی ہے کہ جیسے کسی ڈھیلی کمان سے نکلا ہوا تیر نکل تو جاتا ہے مگر قوت سے خالی ہوتا ہے' اسی طرح توجہ اور حضورِ قلبی کے بغیر دعا کرنے والا دعا تو کر رہا ہوتا ہے مگر اس کی دعا میں اتنی قوت نہیں ہوتی کہ وہ درجۂ قبولیت تک پہنچ سکے۔

11- خشوع خضوع اور عاجزی وانکساری کے ساتھ دعا کرنا

ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ

﴿قُلْ مَن يُنَجِّيكُم مِّن ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُونَهُ تَضَرُّعاً وَخُفْيَةً﴾ [الأنعام: ٦٣]

"آپ کہہ دیجئے کہ کون ہے جو تمہیں بحر و بر کے اندھیروں سے اس وقت نجات دیتا ہے جب تم عاجزی وانکساری اور چپکے چپکے سے پکارتے ہو۔"

ایک دوسرے مقام پر ارشاد ہے کہ

﴿ ادْعُواْ رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً إِنَّهُ لاَ يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ﴾ [الأعراف: ٥٥]

---

(۱) [تفسیر قرطبی (۳۱۳/۲)]

(۲) [حسن: صحیح ترمذی' ترمذی (۳٤٧٩) كتاب الدعوات: باب منه' صحيح الجامع الصغير (٢٤٥) صحيح الترغيب والترهيب (١٦٤٩) كتاب الدعاء: باب الترهيب من استبطاء الاجابة وقوله دعوت فلم يستجب لي' هداية الرواة (٢١٨١)]

"اپنے رب کو عاجزی و پوشیدگی سے پکارو' یقیناً وہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔"

(ابن تیمیہؒ) زیادتی کی ایک قسم یہ ہے کہ عاجزی کے بغیر یوں دعا کی جائے کہ گویا وہ اپنے رب سے مستغنی (بے پرواہ) ہے اور یہ بہت بڑی زیادتی ہے' پس جو شخص بھی مسکینی و عاجزی کی حالت بنائے بغیر دعا کرتا ہے وہ زیادتی کرنے والا ہے۔(۱)

12- ہلکی آواز سے دعا کرنا

جیسا کہ گزشتہ عنوان کے تحت مذکورہ دونوں آیات میں پوشیدگی اور چپکے چپکے دعا کرنے کا ذکر ہے۔ علاوہ ازیں ایک صحیح حدیث سے بھی یہ ثبوت ملتا ہے کہ رب تعالیٰ کو آہستہ آواز سے پکارنا چاہیے۔ جیسا کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

﴿ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَكُنَّا إِذَا أَشْرَفْنَا عَلَى وَادٍ هَلَّلْنَا وَكَبَّرْنَا ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُنَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ "يَاأَيُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا إِنَّهُ مَعَكُمْ إِنَّهُ سَمِيعٌ قَرِيبٌ" تَبَارَكَ اسْمُهُ وَتَعَالَى جَدُّهُ ﴾

"ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے' جب ہم کسی وادی میں اترتے تو لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہتے اور ہماری آواز بلند ہو جاتی' اس لیے آپ ﷺ نے فرمایا' اے لوگو! اپنی جانوں پر رحم کھاؤ' کیونکہ تم کسی بہرے یا غائب خدا کو نہیں پکار رہے ہو' وہ تو تمہارے ساتھ ہی ہے' بے شک وہ سننے والا اور تم سے بہت قریب ہے۔ اس کا نام اور اس کی عظمت بہت ہی بڑی ہے۔"(۲)

(نوویؒ) اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ ہلکی آواز سے (اللہ تعالیٰ کا) ذکر کرنا مستحب ہے کیونکہ بلند آواز سے ذکر کرنے کی کوئی ضرورت ہی نہیں اور جب کوئی پست آواز سے ذکر کرے گا تو یہ اللہ تعالیٰ کی توقیر و تعظیم میں زیادہ بلیغ ثابت ہوگا۔(۳)

---

(۱) [مجموع الفتاوی لابن تیمیة (۱۳/۱۵)]

(۲) [بخاری (۲۹۹۲) کتاب الجهاد والسير : باب ما يكره من رفع الصوت فی التكبير ' مسلم (۲۷۰۴) - كتاب الذكر والدعاء : باب استحباب خفض الصوت بالذكر ' مسند احمد (۱۹٦۱٦) ابو داود (۱۵۲٦) كتاب الصلاة : باب في الإستغفار ' ترمذی (۳٤٦۱) كتاب الدعوات : باب ما جاء فی فضل التسبيح والتكبير والتهليل ' نسائی فی السنن الكبری (۷٦۸۰/٤) ابن حبان (۸۰٤) ابن ابی شيبة (۳۷٦/۱۰) تحفة الأشراف (۹۰۱۷)]

(۳) [شرح مسلم للنووی (۲۹٤/۸)]

(ابن تیمیہؒ) انہوں نے آہستہ آواز سے دعا کرنے کے دس فوائد ذکر فرمائے ہیں' قارئین کے فائدے کے لیے ان کا مختصر بیان حسب ذیل ہے:

① اس سے عظیم ایمان حاصل ہوتا ہے کیونکہ ہلکی آواز سے دعا کرنے والے کا یہ یقین وعقیدہ ہوتا ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ مخفی دعا بھی سن سکتا ہے۔

② اس میں ادب واحترام کا عظیم پہلو موجود ہے کیونکہ بادشاہوں کے نزدیک اونچی آواز کرنا سوءِ ادب کہلاتا ہے کہ جو ان کی ناراضگی کا سبب بنتا ہے اور اللہ تعالیٰ (جو بادشاہوں کا بادشاہ ہے) کے لیے تو اعلیٰ مثال ہے۔ جب وہ ہلکی آواز سے کی جانے والی دعا سن لیتا ہے تو پھر اس کے سامنے صرف ہلکی آواز سے دعا کرنا ہی مناسب ہے۔

③ اس میں خشوع وخضوع اور عاجزی وانکساری کا اظہار زیادہ ہے جو کہ دعا کی روح ہے۔ جب کوئی انسان مسکینی والے انداز میں سوال کرتا ہے تو اس کا دل عاجز بن جاتا ہے' اس کے اعضاء ڈھیلے پڑ جاتے ہیں' اس کی آواز جھک جاتی ہے حتیٰ کہ مسکنت ِ دعاجزی کے باعث اس کی زبان خاموشی کی طرف مائل ہو جاتی ہے۔ مگر یہ حالت اونچی آواز کے ساتھ دعا کرنے سے کبھی حاصل نہیں ہوسکتی۔

④ اس میں اخلاص انتہائی زیادہ پایا جاتا ہے۔

⑤ اس میں انسان کا دل کامل طور پر ذلت کی حالت تک پہنچ جاتا ہے جبکہ اونچی آواز سے ایسا نہیں ہوسکتا۔

⑥ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جس سے سوال کیا جارہا ہے وہ قریب ہے کیونکہ اگر اونچی آواز سے اسی کو پکارا جاتا ہے جو دور ہو اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ ''اور جب تجھ سے میرے بندے میرے متعلق سوال کریں تو آپ کہہ دیجئے کہ میں قریب ہوں۔'' [البقرة : ١٨٦]۔

⑦ ہلکی آواز سے دعا کرنے والے کی زبان اُکتائے گی نہیں' اس کے اعضاء تھکاوٹ محسوس نہیں کریں گے اور وہ زیادہ دیر تک دعا کر سکے گا لیکن اونچی آواز کے ساتھ دعا کرنے والا زیادہ دیر تک نہیں دعا نہیں کر سکے گا کیونکہ اس کی زبان اُکتا جائے گی اور اس کے قویٰ واعضاء تھک جائیں گے۔

⑧ آہستہ آواز سے دعا کرنے سے دوسرے لوگ پریشان نہیں ہوتے جبکہ اونچی آواز سے ایسا ہو جاتا ہے۔

⑨ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع اور (دعا وغیرہ کے ذریعے) اس کی عبادت کرنا بہت بڑی نعمت ہے اور ہر نعمت پر حسد کرنے والے لوگ موجود ہوتے ہیں' اس لیے اسے حاسدوں کے شر سے بچانے کے لیے مخفی رکھنا ہی بہتر ہے۔ جیسا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹے حضرت یوسف علیہ السلام سے کہا تھا کہ

"اپنا خواب اپنے بھائیوں سے بیان نہ کرنا ورنہ وہ تمہارے خلاف ضرور کوئی چال چلیں گے۔"

[یوسف : ٥]

⑩ دعا ذکر بھی ہے اور ذکر کے متعلق اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ ہلکی آواز سے کیا جائے' جیسا کہ ارشاد ہے کہ "اور اپنے رب کو اپنے نفس میں عاجزی سے اور چپکے چپکے یاد کر۔" [الأعراف : ٢٠٥]

13- دعا میں تکرار و اصرار کرنا

تکرار سے مراد یہ ہے خاص خاص دعاؤں کو ایک سے زیادہ مرتبہ کرنا۔ مثلاً جنت مانگنے' دوزخ سے بچنے وغیرہ جیسی دعائیں دو یا تین مرتبہ یا اس سے زیادہ مرتبہ کرنا مگر تین مرتبہ مستحب ہے۔ رسول اللہ ﷺ اسی طرح کیا کرتے تھے اور اس کی ترغیب بھی دلایا کرتے تھے۔ اور اصرار سے مراد ہے گریہ وزاری سے دعا کرنا۔ یقیناً جب کوئی انسان دعا میں تکرار کرتا ہے اور بار بار اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کا سوال کرتا ہے تو اس دعا میں از خود گریہ وزاری اور اصرار کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔

(1) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ

﴿ ذَاتَ لَيْلَةٍ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ دَعَا ثُمَّ دَعَا ﴾

"ایک رات رسول اللہ ﷺ نے دعا کی' پھر دعا کی' پھر دعا کی۔" (١)

(2) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿مَنْ سَأَلَ الْجَنَّةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ الْجَنَّةُ اللّٰهُمَّ أَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَمَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ النَّارُ اللّٰهُمَّ أَجِرْهُ مِنَ النَّارِ﴾

"جو شخص تین مرتبہ جنت کا سوال کرے تو جنت کہتی ہے اے اللہ! اسے جنت میں داخل فرما دے اور جو شخص تین مرتبہ جہنم سے پناہ مانگے تو جہنم کہتی ہے اے اللہ! اسے جہنم سے بچا لے۔" (٢)

---

(١) [مسلم (٢١٨٩) كتاب السلام : باب السحر' بخاری (٥٧٦٦) كتاب الطب : باب السحر' ابن ماجه (٣٥٤٥) كتاب الطب : باب السحر' مسند احمد (٢٤٣٥٤) ابن حبان (٦٥٨٣) ابن أبي شيبة (٣٠/٨) تحفة الأشراف (١٦٩٨٤)]

(٢) [صحيح : صحيح ابن ماجه' ابن ماجه (٤٣٤٠) كتاب الزهد : باب صفة الجنة' نسائي (٥٥٢١) كتاب الاستعاذة : باب الاستعاذة من حر النار' ترمذي (٢٥٦١) كتاب صفة الجنة : باب ما جاء في احتجاج الجنة والنار' صحيح الجامع الصغير (٥٦٣٠) صحيح الجامع الصغير (٣٦٥٤) كتاب صفة الجنة والنار : باب الترغيب في سؤال الجنة والاستعاذة من النار]

تاہم وہ روایت جس میں مذکور ہے کہ

﴿ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُلِحِّيْنَ فِي الدُّعَاءِ ﴾ "بے شک اللہ تعالیٰ دعا میں اصرار کرنے والوں کو پسند فرماتے ہیں۔" اسے اہل علم نے باطل و من گھڑت قرار دیا ہے۔(۱)

14- دعا کے لیے جامع کلمات استعمال کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ

﴿ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَحِبُّ الْجَوَامِعَ مِنَ الدُّعَاءِ وَيَدَعُ مَا سِوَى ذَٰلِكَ ﴾

"رسول اللہ ﷺ جامع دعائیں پسند فرماتے تھے اور اس کے علاوہ دوسری دعائیں چھوڑ دیتے تھے۔"(۲)

15- اپنے نیک اعمال کو وسیلہ بنا کر دعا کرنا

جیسا کہ صحیح بخاری کی ایک طویل حدیث میں ہے کہ تین آدمی ایک غار میں پھنس گئے تھے اور پھر انہوں نے اپنے اپنے نیک اعمال کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں اس غار سے چھٹکارہ عطا فرمایا تھا۔(۳)

16- اسمائے حسنیٰ کو وسیلہ بنا کر دعا کرنا

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں خود اس کی ترغیب دلاتے ہوئے فرمایا ہے کہ "اللہ تعالیٰ کے اچھے اچھے نام ہیں تم اسے ان کے ساتھ پکارو۔" [اسمائے حسنیٰ کو وسیلہ بنا کر دعا کرنے کے تفصیلی دلائل کے لیے مقدمہ میں "دعا کے لیے وسیلہ پکڑنا" کا عنوان ملاحظہ فرمائیے۔]

17- افضل وقت، افضل جگہ اور افضل حالت میں دعا کرنا

افضل وقت مثلاً سحری کا وقت، اذان اور اقامت کا درمیانی وقت اور فرض نماز کے بعد کا وقت وغیرہ۔ افضل جگہ مثلاً مساجد، جمرات، رمی اور مکہ شہر وغیرہ اور افضل حالت مثلاً جب انسان کا دل اللہ تعالیٰ کی طرف بہت زیادہ راغب ہو یا جب اس پر خشیتِ الٰہی اور حساب وکتاب کا خوف شدت کے ساتھ طاری ہو وغیرہ۔ [مزید تفصیل کے لیے آئندہ باب "دعا کی قبولیت کا بیان" ملاحظہ فرمائیے۔]

---

(۱) [موضوع : ضعيف الجامع الصغير (۱۷۱۰) السلسلة الضعيفة (٦٣٧)]

(۲) [صحيح : صحيح ابو داود ' ابو داود (۱۴۸۲) كتاب الصلاة : باب الدعاء ' صحيح الجامع الصغير (٤٩٤٩) المشكاة (٢٢٤٦)]

(۳) [بخاری (۲۲۱۵) كتاب البيوع : باب اذا اشترى شيئا لغيره بغير اذنه فرضى]

18- خوشحالی میں دعا کرنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْتَجِيبَ اللَّهُ لَهُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ وَالْكُرَبِ فَلْيُكْثِرُ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ ﴾

''جو شخص چاہتا ہو کہ اللہ تعالیٰ سختی اور غم و تکلیف کے وقت اس کی دعا قبول فرمائے تو اسے چاہیے کہ خوشحالی و آسودگی میں بکثرت دعا کرے۔''(۱)

19- گناہ اور قطع رحمی کی دعا نہ کرنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿لَا يَزَالُ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِيعَةِ رَحِمٍ ﴾

''بندے کی دعا اس وقت تک قبول ہوتی رہتی ہے جب تک وہ گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے۔''(۲)

20- دعا کے لیے ہاتھ اٹھانا

(1) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿ إِنَّ رَبَّكُمْ حَيِيٌّ كَرِيمٌ يَسْتَحْيِي مِنْ عَبْدِهِ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ إِلَيْهِ أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا ﴾

''بلاشبہ تمہارا پروردگار بہت حیاوالا اور کرم والا ہے' جب اس کا بندہ اس کی جانب (دعا کے لیے) اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتا ہے تو وہ اپنے بندے سے شرم کرتا ہے کہ اس کے ہاتھوں کو خالی واپس لوٹائے۔''(۳)

---

(۱) [صحیح : السلسلة الصحيحة (۵۹۳) هداية الرواة (۲۱۸۰) صحيح الترغيب والترهيب (۱۶۲۸) كتاب الذكر والدعاء : باب الترغيب فى كثرة الدعاء وما جاء فى فضله ' ترمذى (۳۳۸۲) كتاب الدعوات : باب ما جاء أن دعوة المسلم مستجابة ' مستدرك حاكم (۵۴۴/۱) امام حاکمؒ نے اس حدیث کو صحیح الاسناد قرار دیا ہے۔]

(۲) [مسلم (۲۷۳۵) كتاب الذكر والدعاء : باب بيان أنه يستجاب للداعى ما لم يعجل ' ابو داود (۱۴۸۴) كتاب الصلاة : باب الدعاء ' ترمذى (۳۳۸۷) كتاب الدعوات : باب ما جاء فيمن يستعجل فى دعائه ' ابن ماجه (۳۸۵۳) كتاب الدعاء : باب يستجاب لأحدكم ما لم يعجل]

(۳) [صحیح : صحيح الترغيب والترهيب (۱۶۳۵) كتاب الذكر والدعاء : باب الترغيب فى كثرة الدعاء وما جاء فى فضله ' ابو داود (۱۴۸۸) كتاب الصلاة : باب الدعاء ' ترمذى (۳۵۵۶) كتاب الدعوات : باب فى دعاء النبى ' ابن ماجه (۳۸۶۵) كتاب الدعاء : باب رفع اليدين فى الدعاء ' صحيح ابن حبان (۸۷۳) مستدرك حاكم (۴۹۷/۱) امام حاکمؒ نے اس روایت کو شیخین کی شرط پر صحیح کہا ہے۔]

(2) دعائے استسقاء میں رسول اللہ ﷺ سے ہاتھ اٹھانا ثابت ہے۔(۱)

(3) آپ ﷺ سے ایک صحابی کے لیے دعائے مغفرت کی درخواست کی گئی تو آپ ﷺ نے دونوں ہاتھ اٹھا کر اس کی مغفرت کے لیے دعا فرمائی۔(۲)

(حافظ ابن حجرؒ) اس حدیث سے ان لوگوں کے برخلاف کہ جو ہاتھ اٹھانا صرف دعائے استسقاء کے لیے ہی خاص کرتے ہیں' یہ ثابت ہوتا ہے کہ دعا میں ہاتھ اٹھانا مستحب ہے۔(۳)

(4) امام بخاریؒ نے باب قائم کیا ہے کہ

﴿بَاب رَفْعِ الْأَيْدِي فِي الدُّعَاءِ وَقَالَ أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ دَعَا النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ وَرَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَيْهِ وَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ ......عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَشَرِيكٍ سَمِعَا أَنَسًا عَنْ النَّبِيِّ ﷺ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ﴾

"باب دعا میں ہاتھوں کا اٹھانا' اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے دعا کی اور اپنے ہاتھ اٹھائے تو میں نے آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور دعا فرمائی' اے اللہ! خالد نے جو کچھ کیا ہے میں اس سے بری ہوں...... یحیٰ بن سعید اور شریک بن ابی نمر بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے ہاتھ (دعا کے لیے) اتنے اٹھائے کہ میں نے آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی۔"(٤)

(شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ) نبی کریم ﷺ سے اس قدر کثرت کے ساتھ ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا ثابت ہے کہ اس کا شمار محال و مشکل ہے۔(٥)

(نوویؒ) اسی کے قائل ہیں۔(٦)

---

(۱) [بخاری (۱۰۳۱) کتاب الجمعة : باب رفع الإمام يده في الإستسقاء ' مسلم (۸۹٥) کتاب صلاة الاستسقاء : باب رفع اليدين بالدعاء في الاستسقاء ' نسائی (۱۷٤۷) ابو داود (۱۱۷۱) شرح السنة للبغوی (۱۱٦٤)]

(۲) [بخاری (٤۳۲۳) کتاب المغازی : باب غزوة أوطاس]

(۳) [فتح الباری (تحت الحديث ، ٤۳۲۳)]

(٤) [بخاری (قبل الحديث ، ٦۳٤۱) کتاب الدعوات]

(٥) [مجموع الفتاوی لابن تیمیة (٥/٢٦٥)]

(٦) [شرح مسلم للنووی (٦/١٩٠)]

(سیوطیؒ) دعا کے لیے ہاتھ اٹھانے والی احادیث متواتر ہیں۔(۱)

(منذریؒ) اسی کے قائل ہیں۔(۲)

(شیخ ابن بازؒ) دعا میں ہاتھ اٹھانا قبولیتِ دعا کا ایک سبب ہے۔(۳)

بغیر ہاتھ اٹھائے دعا کرنا بھی درست ہے

(1) کیونکہ ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا رسول اللہ ﷺ نے ضروری قرار نہیں دیا۔

(2) نہ ہی ہر دعا کے لیے ہاتھ اٹھانا ممکن و مناسب ہی ہے مثلاً گھر سے نکلتے وقت اور گھر میں داخل ہوتے وقت کی دعا کے ساتھ' قضائے حاجت کی دعا کے ساتھ' ہم بستری کی دعا کے ساتھ وغیرہ وغیرہ۔

(3) نیز نبی کریم ﷺ دورانِ نماز دعائیں مانگا کرتے تھے مگر ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے' اگر ہر دعا کے ساتھ ہاتھ اٹھانا ضروری ہوتا تو دورانِ نماز دعا مانگتے ہوئے بھی ہاتھ اٹھانا لازم ہوتا' لیکن اس کا کوئی بھی قائل نہیں۔

دعا کے بعد چہرے پر دونوں ہاتھ پھیرنا مسنون نہیں

کیونکہ کسی بھی صحیح حدیث سے یہ عمل ثابت نہیں' اس لیے دعا کے بعد ہاتھ چہرے پر پھیرنے کی بجائے نیچے کر لینے چاہئیں۔ نیز جن روایات میں چہرے پر ہاتھ پھیرنے کا ذکر ہے وہ کمزور ہیں اور ثابت نہیں جیسا کہ چند ایک کا ذکر حسب ذیل ہے:

(1) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿سَلُوا اللّٰهَ بِبُطُونِ أَكُفِّكُمْ وَلَا تَسْأَلُوهُ بِظُهُورِهَا فَإِذَا فَرَغْتُمْ فَامْسَحُوا بِهَا وُجُوهَكُمْ﴾

''تم اپنی ہتھیلیوں کے باطن (یعنی اندرونی حصے) کو پھیلا کر سوال کرو ان کے ظاہر سے سوال نہ کرو اور جب تم (دعا سے) فارغ ہو جاؤ تو ہتھیلیوں کو اپنے چہروں پر پھیر لو۔''(٤)

---

(۱) [تدریب الراوی (۱۸۰/۲)]

(۲) [الفتح (۱٤۲/۱۱)]

(۳) [فتاوی علماء البلد الحرام (ص/ ۱۷۰۲)]

(٤) [ضعیف : ضعیف ابو داود ' ابو داود (۱٤۸٥) كتاب الصلاة : باب الدعاء ' ضعیف الجامع الصغیر (۳۲۷٤) هداية الرواة (۲۱۸۳) اس روایت کو نقل کرنے کے بعد امام ابو داودؒ خود نقل فرماتے ہیں کہ اس روایت کی تمام اسناد کمزور ہیں اور یہ سند سب سے عمدہ ہے لیکن یہ بھی ضعیف ہے۔]

(2) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ :

﴿كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ لَمْ يَحُطَّهُمَا حَتَّى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ ﴾؛

"رسول اللہ ﷺ جب دعا کے لیے اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے تو انہیں اس وقت تک نیچے نہ کرتے جب تک چہرے پر نہ پھیر لیتے۔"(۱)

(3) سائب بن یزید سے روایت ہے' وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ

﴿ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا دَعَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ مَسَحَ وَجْهَهُ بِيَدَيْهِ ﴾

"نبی کریم ﷺ جب دعا کرتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے (پھر دعا کے بعد) ہاتھوں کو چہرے پر پھیرتے۔"(۲)

(شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ) دعا کے بعد چہرے پر ہاتھ پھیرنے سے متعلقہ روایات قابل حجت نہیں۔(۳)

(نوویؒ) دعا کے بعد چہرے پر ہاتھ پھیرنا مستحب نہیں۔(٤)

(شیخ البانیؒ) دعا کے بعد ہاتھوں کو چہرے پر پھیرنے کے متعلق کوئی بھی حدیث ثابت نہیں۔(٥)

(شیخ ابن بازؒ) (دعا کے بعد) چہرے پر ہاتھ پھیرنے کے متعلق صحیح احادیث وارد نہیں ہوئیں بلکہ اس ضمن میں صرف ایسی احادیث ہی وارد ہوئی ہیں جو ضعف سے خالی نہیں اس لیے زیادہ راجح اور زیادہ صحیح یہی ہے کہ (دعا کے بعد) اپنے دونوں ہاتھوں کو چہرے پر نہ پھیرا جائے۔(٦)

(شیخ ابن عثیمینؒ) میرے نزدیک راجح بات یہ ہے کہ (دعا کے بعد چہرے پر) ہاتھ نہیں پھیرنا چاہیے۔(۷)

---

(۱) [ضعيف : ضعيف ترمذى' ترمذى (٣٣٨٦) كتاب الدعوات : باب ما جاء فى رفع الأيدى عند الدعاء' ارواء الغليل (٤٣٣) ضعيف الجامع الصغير (٤٤١٢) هداية الرواة (٢١٨٥)]

(۲) [ضعيف : هداية الرواة (٢١٩٥) بيهقى فى الدعوات الكبير (١٨٤)]

(۳) [مجموع الفتاوى لابن تيمية (٥١٩/٢٢)]

(٤) [المجموع شرح المهذب (٤٤١/٣)]

(٥) [دیکھئے: هداية الرواة (٤١٧/٢) ارواء الغليل (٤٣٣-٤٣٤)]

(٦) [فتاوى اسلامية (١٨٤/٤)]

(۷) [فتاوى اسلامية (١٧٢/٤)]

باب استجابة الدعاء — دعا کی قبولیت کا بیان

فصل اول :



اقسامِ قبولیت

دعا کی قبولیت کی تین بڑی اقسام ہیں:

❶ یا تو مطلوبہ چیز (دنیا میں ہی جلد یا بدیر) مل جاتی ہے۔

❷ یا مطلوبہ چیز تو نہیں ملتی مگر دعا کے عوض کوئی آنے والی مصیبت ٹل جاتی ہے۔

❸ یا پھر وہ دعا ذخیرۂ آخرت بنالی جاتی ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَدْعُو بِدَعْوَةٍ لَيْسَ فِيهَا إِثْمٌ وَلَا قَطِيعَةُ رَحِمٍ إِلَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ بِهَا إِحْدَى ثَلَاثٍ إِمَّا أَنْ تُعَجَّلَ لَهُ دَعْوَتُهُ وَإِمَّا أَنْ يَدَّخِرَهَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ وَإِمَّا أَنْ يَصْرِفَ عَنْهُ مِنَ السُّوءِ مِثْلَهَا قَالُوا إِذًا نُكْثِرُ قَالَ اللَّهُ أَكْثَرُ﴾

”جب بھی کوئی مسلمان دعا کرتا ہے جس میں نافرمانی اور قطع رحمی (رشتہ داری توڑنا) نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اسے تین چیزوں میں سے ایک چیز عطا فرماتا ہے۔ یا تو (دنیا میں) اس کی دعا کو جلد قبول فرمالیتا ہے یا آخرت میں اس دعا کو اس کے لیے ذخیرہ بنا دیتا ہے یا اس نے اس کے برابر کسی مصیبت کو دور فرما دیتا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ پھر تو ہم کثرت کے ساتھ دعائیں کریں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ (کی رحمت اور اس کا فضل) بہت زیادہ اور وسیع ہے۔“ (۱)

۞ یہاں یہ بات قابل وضاحت ہے کہ قبولیتِ دعا کی کوئی صورت بھی اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتی جب تک دعا کی اُن شرائط کو ملحوظ نہ رکھا جائے کہ جو کتاب وسنت میں بیان کی گئی ہیں مثلاً اخلاص، حرام سے اجتناب، غفلت وسستی سے اجتناب اور جلد بازی سے اجتناب وغیرہ (۲)، گو کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں متعدد مقامات پر قبولیتِ دعا کا وعدہ فرمایا ہے۔ جیسا کہ چند ایک آیات حسب ذیل ہیں:

---

(۱) [صحیح : هداية الرواة (۲۱۹۹)، (۴۱۸/۲) مسند احمد (۱۸/۳) مستدرك حاكم (۴۶۳/۱) امام حاکمؒ نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور امام ذہبیؒ نے ان کی موافقت کی ہے۔]

(۲) [جیسا کہ اس کا تفصیلی بیان گزشتہ باب ”دعا کے آداب کا بیان“ کے تحت ذکر ہوا ہے۔]

(1) ﴿ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ ﴾ [غافر: ٦٠]

”مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا قبول کرتا ہوں۔“

(2) ﴿ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ ﴾ [البقرة: ١٨٦]

”میں دعا کرنے والے کی دعا کو قبول کرتا ہوں جب وہ مجھ سے دعا کرے۔“

(3) ﴿ إِنَّ اللَّهَ لاَ يُخْلِفُ الْمِيعَادَ ﴾ [آل عمران: ٩]

”بلاشبہ اللہ تعالیٰ وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔“

اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے اور اس کی دعا قبول نہیں ہوتی تو وہ ان آیات کو مدنظر رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کو یہ الزام نہیں دے سکتا کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ میں دعا قبول کرتا ہوں مگر میری تو دعا قبول نہیں ہوئی۔ بلکہ اسے یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ جہاں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ میں دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں وہاں ساتھ ہی یہ بھی فرمایا ہے کہ

﴿ فَلْيَسْتَجِيبُواْ لِي وَلْيُؤْمِنُواْ بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ﴾ [البقرة: ١٨٦]

”(میں قبول کرتا ہوں) اس لیے لوگوں کو بھی چاہیے کہ وہ میری بات مان لیا کریں اور مجھ پر ایمان رکھیں، یہی ان کی بھلائی کا باعث ہے۔“

اب اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی ایک نہ مانے (نہ تو اپنے اندر اخلاص پیدا کرے اور نہ ہی حرام کھانے پینے اور حرام کاروبار وغیرہ سے بچے) اور پھر یہ کہتا پھرے کہ اللہ تعالیٰ تو میری سنتا ہی نہیں، تو یہ اس کی اپنی غلطی ہے اللہ تعالیٰ کو اس میں کوئی الزام نہیں کیونکہ اللہ تو اپنی کتاب لاریب میں ہر بات کی مکمل وضاحت کر چکا۔

علاوہ ازیں اگر کوئی شخص دعا کے مکمل آداب و شرائط کو ملحوظ رکھتے ہوئے دعا کرے اور پھر بھی اس کی دعا قبول نہ ہو تو اسے یہ علم ہونا چاہیے کہ جہاں دعا کی قبولیت کا دارومدار دعا کے آداب و شرائط کو ملحوظ رکھنے پر ہے وہاں اللہ تعالیٰ کی مشیت و حکمت پر بھی ہے۔ کیونکہ بعض اوقات انسان اللہ تعالیٰ سے کسی ایسی چیز کا سوال کرتا ہے کہ جو اس کے نزدیک تو اس کے لیے نفع مند ہوتی ہے مگر اللہ تعالیٰ کے علم وحکمت کے مطابق وہ اس کے لیے نقصان دہ ہوتی ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ وہ چیز اسے عطا نہیں فرماتے۔ لیکن ایسا شخص بہرحال قبولیت دعا کی دوسری دو صورتوں سے محروم نہیں رہتا یعنی یا تو اس کی دعا کے بدلے اللہ تعالیٰ دنیا میں اس سے کوئی مصیبت ٹال دیتے ہیں اور یا پھر اس کی دعا کو اس کے لیے ذخیرۂ آخرت بنا لیتے ہیں۔

فصل دوم :

اوقاتِ قبولیت

ماہِ رمضان

(1) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ إِنَّ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عُتَقَاءَ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ - يَعْنِي فِي رَمَضَانَ - وَإِنَّ لِكُلِّ مُسْلِمٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ دَعْوَةً مُسْتَجَابَةً ﴾

"بے شک اللہ تعالیٰ ماہِ رمضان کے ہر دن اور رات میں (لوگوں کو جہنم سے) آزاد کرتے ہیں۔ اور (ماہ رمضان کے) ہر دن ورات میں ہر مسلمان کے لیے ایک ایسی دعا ہے جسے قبولیت سے نوازا جاتا ہے۔"(۱)

(2) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ : الصَّائِمُ حَتَّى يُفْطِرَ وَالْإِمَامُ الْعَادِلُ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ فَوْقَ الْغَمَامِ وَيَفْتَحُ لَهَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ وَيَقُولُ الرَّبُّ وَعِزَّتِي لَأَنْصُرَنَّكِ وَلَوْ بَعْدَ حِينٍ ﴾

"تین بندے ایسے ہیں جن کی دعا رد نہیں کی جاتی: عادل حکمران، روزہ دار حتی کہ وہ افطار کر لے اور مظلوم کی دعا کو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت بغیر بادلوں کے اٹھائیں گے اور اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے جائیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میری عزت کی قسم! میں ضرور تمہاری مدد کروں گا اگرچہ کچھ دیر بعد ہی کروں۔"(۲)

---

(۱) [صحیح لغیرہ : صحیح الترغیب (۱۰۰۲) کتاب الصوم : باب الترغیب فی صیام رمضان احتسابا ' بزار فی کشف الأستار (۹۶۲)]

(۲) [حسن : ترمذی (۳۵۹۸) کتاب الدعوات : باب فی العفو والعافیة ' ابن ماجة (۱۷۵۲) کتاب الصیام: باب فی الصائم لا ترد دعوته ' احمد (۳۰۵/۲) ابن حبان (۳٤۲۸) بیهقی فی شعب الإیمان (۵۸۸) ' (۷۳۵۸) شیخ عبد الرزاق مہدی حفظہ اللہ تعالیٰ نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔ [التعلیق علی تفسیر ابن کثیر (٤٤۹/۱)]]

شبِ قدر

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

﴿ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ، تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِم مِّن كُلِّ أَمْرٍ ، سَلَامٌ هِيَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ الْفَجْرِ ﴾ [القدر: ۳۔۵]

''شب قدر کی عبادت ایک ہزار مہینوں (کی عبادت) سے بہتر ہے۔ اس (میں ہر کام) سرانجام دینے کو، اپنے رب کے حکم سے فرشتے اور روح (جبرئیل علیہ السلام) اترتے ہیں۔ یہ رات سراسر سلامتی کی ہوتی ہے اور فجر طلوع ہونے تک رہتی ہے۔''

(شوکانی ؒ) اس رات کی عظیم شان متقاضی ہے کہ اس میں دعا کرنے والوں کی دعا قبول ہو' یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ نے صحابہ کو یہ رات تلاش کرنے کا حکم دیا اور اس کی شدید رغبت دلائی۔(۱)

نیز اس رات دعاؤں کے قبول ہونے کی وجہ سے ہی آپ ﷺ نے بطور خاص اس رات کے لیے معافی کی ایک دعا سکھائی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ

﴿ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ عَلِمْتُ أَيُّ لَيْلَةٍ لَيْلَةُ الْقَدْرِ مَا أَقُولُ فِيهَا قَالَ قُولِي اللّٰهُمَّ إِنَّكَ عُفُوٌّ كَرِيمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي ﴾

''میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ یہ شب قدر ہے تو میں کیا پڑھوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا یہ دعا پڑھو'' اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي ''یعنی اے اللہ تعالیٰ! تو بہت معاف کرنے والا ہے' معاف کرنا تجھے پسند ہے۔ پس تو مجھے معاف فرما۔''(۲)

عرفہ کا روز (یعنی نو ذوالحجہ کا دن)

عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿ خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَخَيْرُ مَا قُلْتُ أَنَا وَالنَّبِيُّونَ مِنْ قَبْلِي لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴾

---

(۱) [تحفة الذاكرين (ص، ٤٦)]

(۲) [صحيح : صحيح ابن ماجة (٥ : ٣١) كتاب الدعاء : باب الدعاء بالعفو والعافية ' ترمذی (٣٥١٣) كتاب الدعوات : باب فی فضل سؤال العافية والمعافاة ' ابن ماجة (٣٨٥٠) نسائی فی الكبرى (٢١٨/٦) أحمد (١٧١/٦) المشكاة (٢٠٩١)]

"بہترین دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے اور بہترین دعا جو میں نے اور مجھ سے پہلے انبیاء نے مانگی وہ یہ ہے' اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں' وہ اکیلا ہے' اس کا کوئی شریک نہیں' اسی کے لیے بادشاہت ہے' اسی کے لیے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔"(۱)

رات کا آخری حصہ

(1) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿ يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ يَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ ﴾

"ہمارا پروردگار (بلند برکت والا) ہر رات کو اس وقت آسمانِ دنیا پر آتا ہے جب رات کا آخری تہائی حصہ رہ جاتا ہے۔ وہ کہتا ہے کوئی مجھ سے دعا کرنے والا ہے میں اس کی دعا قبول کروں' کوئی مجھ سے مانگنے والا ہے کہ میں اسے دوں' کوئی مجھ سے بخشش طلب کرنے والا ہے کہ میں اسے بخش دوں۔"(۲)

(2) حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

﴿أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُونَ مِمَّنْ يَذْكُرُ اللّٰهَ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ ﴾

"رب تعالیٰ بندے کے سب سے زیادہ قریب رات کے آخری حصے میں ہوتا ہے' اس لیے اگر تم اس وقت اللہ کا ذکر کرنے والوں میں شامل ہونے کی طاقت رکھو تو ضرور ایسا کرو۔"(۳)

---

(۱) [حسن : صحیح ترمذی ' ترمذی (۳۵۸۵) كتاب الدعوات : باب في دعاء يوم عرفة ' صحيح الجامع الصغير (۱۱۰۲) المشكاة (۲۵۹۸) صحیح الترغیب (۱۵۳٦)]

(۲) [بخاری (۱۱٤٥) كتاب الجمعة : باب الدعاء في الصلاة من آخر الليل ' مسلم (۷۵۸) كتاب صلاة المسافرين وقصرها : باب الترغيب في الدعاء والذكر في آخر الليل والاجابة ' ترمذی (٤٤٦) كتاب الصلاة : باب ما جاء في نزول الرب عزوجل الى السماء الدنيا ' ابو داود (۱۳۱۵) كتاب الصلاة : باب أى الليل أفضل ' ابن ماجه (۱۳٦٦) كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها : باب ما جاء في أى ساعات الليل أفضل ' مسند احمد (۷۱۹٦) مؤطا (٤٤٧) دارمی (۱٤٤۲)]

(۳) [صحیح : صحیح ترمذی ' ترمذی (۳۵۷۹) كتاب الدعوات : باب في دعاء الضيف ' صحيح الجامع الصغير (۱۱۷۳) نسائی (۵۷۲) كتاب المواقيت : باب النهي عن الصلاة بعد العصر ' المشكاة (۱۲۲۹) صحیح الترغیب (۱٦٤۷)]

اذان اور اقامت کا درمیانی وقفہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿ الدُّعَاءُ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ ﴾ ''اذان و اقامت کے درمیان دعا رد نہیں کی جاتی''۔(۱)

دورانِ سجدہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿ أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ ﴾

''بندہ اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب سجدے کی حالت میں ہوتا ہے اس لیے تم (اس حالت میں) کثرت کے ساتھ دعا کیا کرو۔''(۲)

فرض نمازوں کے بعد

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

﴿ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَيُّ الدُّعَاءِ أَسْمَعُ قَالَ جَوْفَ اللَّيْلِ الْآخِرِ وَدُبُرَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَاتِ ﴾

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کون سی دعا سب سے زیادہ سنی جاتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' رات کے آخری حصے میں اور فرض نمازوں کے بعد۔''(۳)

---

(۱) [صحیح : صحیح ترمذی (۱۷۵) کتاب الصلاة : باب ماجاء فی أن الدعاء لایرد بین الأذان والإقامة ' المشکاة (۶۷۱) إرواء الغلیل (۲۴۴) صحیح أبو داود (۵۳۴) أبو داود (۵۲۱) کتاب الصلاة : باب ما جاء فی الدعاء بین الأذان والاقامة ' ترمذی (۲۱۲) أحمد (۱۱۹/۳) بیهقی (۴۱۰/۱) ابن خزیمة (۴۲۵)]

(۲) [صحیح : صحیح الجامع الصغیر (۱۱۷۵) صحیح الترغیب والترهیب (۳۸۷) کتاب الصلاة : باب الترغیب فی الصلاة مطلقا ' ابو داود (۸۷۵) کتاب الصلاة : باب فی الدعاء فی الرکوع والسجود ' نسائی (۱۱۳۷) کتاب التطبیق : باب أقرب ما یکون العبد من الله تعالی ' المشکاة (۸۹۴)]

(۳) [حسن : صحیح ترمذی ' ترمذی (۳۴۹۹) کتاب الدعوات : باب ما جاء فی عقد التسبیح بالید ' صحیح الترغیب (۱۶۴۸) کتاب الدعاء : باب الترغیب فی الدعاء فی السجود ودبر الصلوات وجوف اللیل ' المشکاة (۱۲۳۱)]

کفار سے جنگ کے وقت

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿ثِنْتَانِ لَا تُرَدَّانِ أَوْ قَلَّمَا تُرَدَّانِ الدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَاءِ وَعِنْدَ الْبَأْسِ حِينَ يُلْحِمُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا﴾

''دو دعائیں رد نہیں کی جاتیں؛ ایک اذان کے بعد اور دوسری جنگ کے وقت جب دونوں لشکر (لڑائی) کے لیے ایک دوسرے سے گتھم گتھا ہو جاتے ہیں۔''(۱)

زمزم کا پانی پیتے وقت

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿ مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهُ ﴾

''جس (نیک) مقصد کے لیے آبِ زمزم پیا جائے وہ پورا ہو جاتا ہے۔''(۲)

بروز جمعہ ایک خاص گھڑی

(1) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز جمعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

﴿ فِيهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللَّهَ تَعَالَى شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَأَشَارَ بِيَدِهِ يُقَلِّلُهَا ﴾

''اس میں ایک ایسی گھڑی ہے جو مسلمان بندہ اس گھڑی میں نماز پڑھتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کا سوال کرے تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور عطا فرماتے ہیں۔ اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے اشارہ کیا کہ وہ وقت بہت تھوڑا ہے۔''(۳)

---

(۱) [صحيح : صحيح الجامع الصغير (۳۰۷۹) صحيح الترغيب والترهيب (۲٦٦) كتاب الصلاة : باب الترغيب في الدعاء بين الأذان والاقامة ' ابو داود (۲٥٤۰) كتاب الجهاد : باب الدعاء عند اللقاء]

(۲) [صحيح : صحيح ابن ماجه (۲٤۸٤) كتاب المناسك : باب الشرب من زمزم ' إرواء الغليل (۱۱۲۳) ابن ماجه (۳۰٦۲) مسند احمد (۳٥۷/۳)]

(۳) [بخاری (۹۳٥ ' ٥۲۹٤) كتاب الجمعة : باب الساعة التى فى يوم الجمعة ' مسلم (۸٥۲) كتاب الجمعة : باب فى الساعة التى فى يوم الجمعة ' نسائى (۱۱۰/۳) ابن ماجة (۱۱۳۷) كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها : باب ما جاء فى الساعة التى ترجى فى الجمعة ' أحمد (۲۳۰/۲) أبو داود (۱۰٤٦) كتاب الصلاة : باب فضل يوم الجمعة ' ترمذی (٤۸۸)]

(2) حضرت ابو لبابہ بدری رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں یہ لفظ ہیں:

﴿ وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يَسْأَلُ اللَّهَ فِيهَا الْعَبْدُ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ ﴾

''اس میں ایک ایسی گھڑی ہے جو بندہ اس گھڑی میں اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کا سوال کرے گا اللہ تعالیٰ اسے ضرور وہ چیز عنایت فرمادیں گے۔''(۱)

اس خاص گھڑی کے وقت کی تعیین کے بارے میں احادیث کے مختلف ہونے کی وجہ سے علماء میں اختلاف ہے جیسا کہ حافظ ابن حجرؒ نے اس میں مختلف علماء کے چالیس اقوال نقل فرمائے ہیں۔(۲)

لہٰذا سب سے زیادہ مناسب یہ ہے کہ اس گھڑی کو حاصل کرنے کے لیے نماز جمعہ کے بعد سے دن کے آخر تک دعا کی کوشش کی جائے جیسا کہ شیخ ابن جبرین نے بھی اسی کی طرف اشارہ کیا ہے۔(۳)

نزولِ بارش کے وقت

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ أُطْلُبُوا إِجَابَةَ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْتِقَاءِ الْجُيُوشِ وَإِقَامَةِ الصَّلَاةِ وَنُزُولِ الْمَطَرِ ﴾

''دعا کی قبولیت تلاش کرو لشکروں کے (باہم لڑائی کے لیے) ملتے وقت' اقامت صلاۃ کے وقت اور نزولِ بارش کے وقت۔''(٤)

تلاوتِ قرآن کے بعد

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

﴿ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَلْيَسْأَلِ اللَّهَ بِهِ فَإِنَّهُ سَيَجِيءُ أَقْوَامٌ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ يَسْأَلُونَ بِهِ النَّاسَ ﴾

''جو شخص قرآن کی تلاوت کرے وہ اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے سوال کرے' یقیناً عنقریب ایسے لوگ آئیں گے جو قرآن کی تلاوت کریں گے اور اس کے ذریعے لوگوں سے سوال کریں گے۔''(٥)

---

(۱) [حسن : صحيح ابن ماجة (۸۸۸) كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها : باب فضل الجمعة' ابن ماجة (١٠٨٤) أحمد (٤٣٠/٣)]

(۲) [فتح البارى (٨٢/٣)]

(۳) [فتاوى إسلامية (٤٠٠/١)]

(٤) [حسن : السلسلة الصحيحة (١٤٦٩)]

(٥) [حسن : صحيح ترمذى' ترمذى (٢٩١٧) كتاب فضائل القرآن : باب ما جاء فيمن قرأ حرفا من القرآن ما له من الأجر' مسند احمد (١٩٠٣٩)]

جب مرغ بولے

جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَاسْأَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهُ رَأَى شَيْطَانًا﴾

''جب تم مرغ کے بولنے کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل تلاش کرو کیونکہ وہ فرشتے کو دیکھتا ہے اور جب تم گدھے کے ہینگنے کی آواز سنو تو شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو کیونکہ وہ شیطان دیکھتا ہے۔'' (۱)

میت کی آنکھیں بند کرنے کے بعد

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ (ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد) رسول اللہ ﷺ ان کے پاس گئے ان کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں تو آپ ﷺ نے ان کی آنکھیں بند کر دیں پھر فرمایا کہ جب روح قبض کی جاتی ہے تو نظر اس کے پیچھے لگتی ہے۔ پھر ان کے گھر کے لوگ چیخے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿لَا تَدْعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ إِلَّا بِخَيْرٍ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ ......﴾

''اپنے اوپر صرف خیر کی دعا کرو کیونکہ (اس وقت) تم جو کچھ کہتے ہو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔'' (۲)

---

(۱) [بخاری (۳۳۰۳) کتاب بدء الخلق : باب خیر مال المسلم غنم یتبع بها شعف الجبال، مسلم (۲۷۲۹) کتاب الذکر والدعاء : باب استحباب الدعاء عند صیاح الدیك، ترمذی (۳٤٥۹)، کتاب الدعوات : باب ما یقول اذا سمع نهیق الحمار، ابو داود (۵۱۰۲) کتاب الأدب : باب ما جاء فی الدیك والبهائم، مسند احمد (۷۷۱۹)]

(۲) [مسلم (۹۲۰) کتاب الجنائز : باب فی اغماض المیت والدعاء له اذا حضر، ابو داود (۳۱۱۸) کتاب الجنائز : باب تغمیض المیت، ابن ماجه (۱٤٥٤) کتاب الجنائز : باب ما جاء فی تغمیض المیت، مسند احمد (۲۵۳۳۲)]

فصل سوم :

جن اشخاص کی دعا قبول ہوتی ہے

مجاہد اور حج و عمرہ کرنے والا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿الْغَازِیُ فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ وَ الْحَاجُّ وَ الْمُعْتَمِرُ وَفْدُ اللّٰہِ ' دَعَاھُمْ فَأَجَابُوْہُ ' وَ سَأَلُوْہُ فَأَعْطَاھُمْ﴾

''اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا' حاجی اور عمرہ کرنے والا اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں بلایا تو انہوں نے اس دعوت کو قبول کیا اور پھر انہوں نے اللہ تعالیٰ سے مانگا تو اس نے انہیں عطا کر دیا۔'' (۱)

مظلوم' مسافر اور والد جو اپنی اولاد کے حق میں دعا کرے

(1) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ یُسْتَجَابُ لَھُنَّ لَا شَکَّ فِیھِنَّ دَعْوَۃُ الْمَظْلُومِ وَدَعْوَۃُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَۃُ الْوَالِدِ لِوَلَدِہِ ﴾

''تین دعاؤں کی قبولیت میں کوئی شک نہیں ① مظلوم کی دعا ② مسافر کی دعا ③ اور والد کی اپنی اولاد کے حق میں دعا۔'' (۲)

(2) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ دَعْوَۃُ الْمَظْلُومِ مُسْتَجَابَۃٌ وَإِنْ کَانَ فَاجِرًا فَفُجُورُہُ عَلَی نَفْسِہِ ﴾

''مظلوم کی دعا قبول کی جاتی ہے خواہ وہ گناہگار ہی ہو اور اس کا گناہ اس کے اپنے نفس پر ہے۔'' (۳)

---

(۱) [حسن : صحیح الترغیب والترھیب (۱۱۰۸) کتاب الحج : باب الترغیب فی الحج والعمرۃ وما جاء فیمن خرج بقصدھما فمات ' ابن ماجہ (۲۸۹۳) کتاب المناسک : باب فضل دعاء الحاج ' ابن حبان فی صحیحہ (۴۵۹۴)]

(۲) [حسن : صحیح الجامع الصغیر (۳۰۳۱) ابن ماجہ (۳۸۶۲) کتاب الدعاء : باب دعوۃ الوالد ودعوۃ المظلوم ' ابو داود (۱۵۳۶) کتاب الصلاۃ : باب الدعاء بظھر الغیب ' صحیح الترغیب والترھیب (۱۶۵۵) کتاب الدعاء : باب الترھیب من دعاء الانسان علی نفسہ وولدہ وخادمہ ' السلسلۃ الصحیحۃ (۱۷۹۷) الأدب المفرد (۳۲)]

(۳) [صحیح : صحیح الجامع الصغیر (۳۳۸۲)]

(3) رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف روانہ کرتے وقت انہیں یہ نصیحت فرمائی کہ

﴿ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ ﴾

''مظلوم کی بددعا سے بچنا کیونکہ اس کے درمیان اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں۔'' (١)

(4) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک عامل کو یہ نصیحت فرمائی کہ

﴿ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ مُسْتَجَابَةٌ ﴾

''مظلوم کی بددعا سے بچو کیونکہ مظلوم کی دعا قبول کی جاتی ہے۔'' (٢)

نیک اولاد جو اپنے والدین کے حق میں دعا کرے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ إِنَّ اللَّهَ لَيَرْفَعُ الدَّرَجَةَ لِلْعَبْدِ الصَّالِحِ فِي الْجَنَّةِ ' فَيَقُولُ : يَا رَبِّ ! أَنَّى لِي هَذِهِ ؟ فَيَقُولُ : بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ ﴾

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ جنت میں نیک بندے کا درجہ بلند فرماتے ہیں تو بندہ عرض کرتا ہے کہ اے اللہ! یہ درجہ مجھے کیوں دیا گیا؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے' یہ درجہ تجھے تیرے لیے تیرے بیٹے کے استغفار کے ذریعے حاصل ہوا ہے۔'' (٣)

ایک دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو تین اعمال کے سوا اس کے تمام اعمال منقطع ہو جاتے ہیں ① صدقہ جاریہ ② ایسا علم جس سے لوگ فائدہ اٹھاتے ہوں ③ نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی رہے۔ (٤)

---

(١) [بخاری (١٤٩٦) كتاب الزكاة : باب أخذ الصدقة من الأغنياء ' مسلم (١٩) كتاب الإيمان : باب الدعاء إلى الشهادتين وشرائع الإسلام ' أبو داود (١٥٨٤) كتاب الزكاة : باب في زكاة السائمة ' ترمذی (٦٢٥) كتاب الزكاة : باب ما جاء في كراهية أخذ خيار المال في الصدقة ' نسائی (٥/٢) ابن ماجة (١٧٨٣) كتاب الزكاة : باب فرض الزكاة ' أحمد (٢٣٣/١) دارمی (١٦١٤) دارقطنی (١٣٥/٢) طبرانی كبير (١٢٢٠٧) بيهقی (٩٦/٤)]

(٢) [بخاری (٣٠٥٩) كتاب الجهاد والسير : باب اذا أسلم قوم في دار الحرب ولهم مال]

(٣) [حسن : الصحيحة (١٥٩٨) هداية الرواة (٤٥٥/٢) ابن ماجة (٣٦٦٠) كتاب الأدب : باب بر الوالدين' احمد (٥٠٩/٢)]

(٤) [مسلم (١٦٣١) كتاب الوصية : باب ما يلحق الإنسان من الثواب بعد الميت' الأدب المفرد للبخاری (٣٨) أبو داود (٢٨٨٠) نسائی (١٢٩/٢) مشكل الآثار (٨٥/١) بيهقی (٢٧٨/٦) أحمد (٣٧٢/٢) ابن حبان (٣٠١٦) بغوی (١٣٩) نسائی في السنن الكبری (٦٤٧٨/٤)]

مسلمان بھائی کی غیر موجودگی میں اس کے لیے دعا مانگنے والا

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِأَخِيهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ آمِينَ وَلَكَ بِمِثْلٍ﴾

''ایک مسلمان کی دوسرے مسلمان کے حق میں اس کی عدم موجودگی میں دعا قبول ہوتی ہے۔ دعا کرنے والے شخص کے سر کے پاس فرشتہ مقرر ہوتا ہے۔ جب وہ اپنے مسلمان بھائی کے لیے خیر و برکت کی دعا کرتا ہے تو مقرر فرشتہ دعا پر آمین کہتا ہے' نیز کہتا ہے کہ تجھے بھی اسی کی مثل حاصل ہو۔''(۱)

روزہ دار

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' روزہ دار کی دعا رد نہیں کی جاتی۔(۲)

عادل حکمران

ایک روایت میں ہے کہ تین آدمیوں کی دعا رد نہیں کی جاتی' ان میں سے ایک عادل حکمران ہے۔(۳)

آسانی و خوشحالی میں بکثرت دعا کرنے والا

جیسا کہ ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جو شخص چاہتا ہو کہ اللہ تعالیٰ سختی اور غم و تکلیف کے وقت اس کی دعا قبول فرمائے تو اسے چاہیے کہ خوشحالی و آسودگی میں بکثرت دعا کرے۔(٤)

کیا مریض کی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے؟

اس سلسلے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ خَمسُ دعواتٍ يُستجابُ لَهُنَّ : دعوةُ المظلومِ حَتى ينتصرَ ودَعوةُ الحَاجِّ حَتى يَصدُرَ

---

(۱) [مسلم (۲۷۳۳) کتاب الذکر والدعاء : باب فضل الدعاء للمسلمين بظهر الغيب ' ابن ماجه (۲۸۹۵) كتاب المناسك : باب فضل دعاء الحاج]

(۲) [حسن : ترمذی (۳۵۹۸)]

(۳) [حسن : ابن ماجة (۱۷۵۲)]

(٤) [صحيح : السلسلة الصحيحة (۵۹۳)]

ودعوةُ المُجَاهِدِ حَتى يَقْعُدَ " وَدَعْوَةُ الْمَرِيْضِ حَتَّى يَبْرَأَ " ودعوةُ الأخِ لِأخيهِ بِظَهْرِ الغيبِ ثُم قال وَأسرعُ هذِهِ الدَّعواتِ إجابةً دَعْوَةُ الأخِ بظَهرِ الغَيبِ ﴾

''پانچ افراد کی دعائیں قبول کی جاتی ہیں: مظلوم کی دعا حتی کہ وہ بدلہ لے لے۔ حج کرنے والے کی دعا حتی کہ وہ (گھر کی طرف) واپس لوٹ آئے۔ مجاہد کی دعا حتی کہ (وہ اپنے اہل وعیال میں آکر) بیٹھ جائے۔ مریض کی دعا حتی کہ وہ تندرست ہو جائے اور بھائی کی اپنے بھائی کے لیے غائبانہ طور پر کی جانے والی دعا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا' ان تمام دعاؤں میں سے سب سے جلد قبول ہونے والی دعا' بھائی کی اپنے بھائی کے لیے غائبانہ طور پر کی جانے والی دعا ہے۔''

لیکن وہ ضعیف ہے' اسے شیخ البانیؒ نے بہت زیادہ ضعیف قرار دیا ہے۔(۱)

تاہم اتنا ضرور ہے کہ جو بھی اللہ تعالیٰ سے اخلاص کے ساتھ دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو ضرور قبول فرماتے ہیں اور یقیناً مریض کی دعا میں عام آدمی سے کہیں زیادہ اخلاص ہوتا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ﴿ فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ﴾ [غافر : ١٤] ''تم اللہ کو اُس کے لیے دین کو خالص کر کے پکارو۔'' اسی طرح ایک اور مقام پر فرمایا﴿ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ ﴾ [غافر : ٦٠] ''اور تمہارے رب کا فرمان ہے کہ مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا۔''

جس شخص کی رات کو آنکھ کھل جائے اور وہ دعا مانگے

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

---

(۱) [هداية الرواة (٤١٨/٢) الضعيفة (١٣٤٤) بيهقى فى شعب الإيمان (٤٣/٢)' (١١٢٥) اس کی سند میں عبدالرحیم بن زید العمی راوی ہے جو متہم بالکذب ہے۔[هداية الرواة (٤١٨/٢)] حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں یہ متروک ہے۔ امام ابن معینؒ نے اسے کذاب کہا ہے اور ایک دوسری جگہ پر کہا ہے کہ یہ کچھ حیثیت نہیں رکھتا۔ امام ابوحاتمؒ نے کہا ہے کہ اس کی حدیث کو ترک کر دیا جائے۔ امام بخاریؒ نے کہا ہے کہ اہل علم نے اسے چھوڑ دیا ہے۔ امام ابوزرعہؒ نے اسے واھی الحدیث یعنی ضعیف کہا ہے۔ امام ابوداودؒ نے بھی اسے ضعیف کہا ہے۔ امام جوزجانیؒ نے اسے غیر ثقہ کہا ہے۔ امام ذہبیؒ نے کہا ہے کہ اہل علم نے اسے چھوڑ دیا ہے۔[تقريب التهذيب (٤٠٤٥) الجرح والتعديل (٣٣٩/٥) التاريخ الكبير (١٠٤/٣) الجرح والتعديل (٨٩٣٧) تهذيب الكمال (٣٤٠٦) الضعفاء للعقيلى (١٣٠) علل ابن أبى حاتم (٧٣٥) الكامل لابن عدى (٢٩٨/٢) الضعفاء والمتروكون للدارقطنى (٣٤٢) تاريخ الدورى (٣٦٢/٢) سير أعلام النبلاء (٣١٧/٨) ميزان الاعتدال (٥٠٣٠)' (٦٠٥/١)]

﴿ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي أَوْ دَعَا اسْتُجِيبَ لَهُ فَإِنْ تَوَضَّأَ وَصَلَّى قُبِلَتْ صَلَاتُهُ ﴾

''جو شخص رات کو بیدار ہو جائے اور یہ دعا پڑھے ''اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں' وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں' بادشاہت اسی کے لیے ہے اور تمام تعریفیں بھی اسی کے لیے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں' اللہ کی ذات پاک ہے' اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے' اللہ کی مدد کے بغیر نہ کسی کو گناہوں سے بچنے کی طاقت ہے نہ نیکی کرنے کی ہمت۔'' پھر یہ کہے ''اے اللہ! میری مغفرت فرما'' یا (فرمایا کہ) کوئی دعا کرے تو اس کی دعا قبول ہوتی ہے۔ پھر اگر اس نے وضو اور نماز پڑھی تو اس کی نماز مقبول ہوتی ہے۔'' (۱)

حضرت یونس علیہ السلام کی دعا پڑھ کر دعا کرنے والا

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿ دَعْوَةُ ذِي النُّونِ إِذْ دَعَا وَهُوَ فِي بَطْنِ الْحُوتِ " لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ " فَإِنَّهُ لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا اسْتَجَابَ اللَّهُ لَهُ ﴾

''حضرت یونس علیہ السلام جب مچھلی کے پیٹ میں تھے انہوں نے یہ دعا کی تھی ''نہیں ہے کوئی معبودِ برحق مگر تو ہی' تو پاک ہے' بے شک میں ظالموں میں سے تھا'' پس جو مسلمان بندہ بھی کسی چیز کے متعلق ان کلمات کے ذریعے دعا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی دعا ضرور قبول فرمائیں گے۔'' (۲)

---

(۱) [بخاری (۱۱۵۴) کتاب الجمعة : باب فضل من تعار من الليل فصلى ' ترمذی (۳۴۱۴) کتاب الدعوات : باب ما جاء فی الدعاء اذا انتبه من الليل ' ابو داود (۵۰۶۰) کتاب الأدب : باب ما يقول الرجل إذا تعار من الليل ' ابن ماجه (۳۸۷۸) کتاب الدعاء : باب ما يدعو به اذا انتبه من الليل ' مسند احمد (۲۱۶۱۹) دارمی (۲۵۷۱)]

(۲) [صحیح : صحیح الجامع الصغیر (۲۶۰۵) ترمذی (۳۵۰۵) کتاب الدعوات : باب ما جاء فی عقد التسبيح باليد ' صحيح الترغيب والترهيب (۱۶۴۴) کتاب الدعاء : باب الترغيب فی کلمات يستفتح بها الدعاء ' السلسلة الصحيحة (۱۷۴۴)]

فصل چہارم :

جن اشخاص کی دعا قبول نہیں ہوتی

حرام کھانے والا

جیسا کہ ایک حدیث میں ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک ایسے آدمی کا ذکر کیا جو طویل سفر کرتا ہے' اس کے بال پراگندہ ہیں' (جسم) غبار آلود ہے' وہ آسمان کی طرف اپنے ہاتھ پھیلاتا ہے (اور کہتا ہے کہ) اے میرے رب! اے میرے رب! اے میرے رب! لیکن اس کا کھانا بھی حرام کا ہے' اس کا پینا بھی حرام کا ہے اس کا لباس بھی حرام کا ہے اور اسے غذا بھی حرام کی دی جاتی ہے تو اس کی دعا کیسے قبول کی جائے۔" (۱)

غفلت و بے توجہی سے دعا کرنے والا

فرمانِ نبوی ہے کہ یقین مانو کہ اللہ تعالیٰ غافل اور لہو ولعب والے دل کی دعا قبول نہیں فرماتا۔(۲)

گناہ اور قطع تعلقی کی دعا کرنے والا

ایک روایت میں ہے کہ بندے کی دعا اس وقت تک قبول ہوتی رہتی ہے جب تک وہ گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے۔(۳)

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ ادا نہ کرنے والا

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ أَوْ لَيُوشِكَنَّ اللَّهُ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِنْ عِنْدِهِ ثُمَّ لَتَدْعُنَّهُ فَلَا يَسْتَجِيبُ لَكُمْ ﴾

---

(۱) [مسلم(۱۰۱۵)]

(۲) [حسن : ترمذی (۳٤۷۹)]

(۳) [مسلم(۲۷۳٥)]

”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم ضرور امر بالمعروف (نیکی کا حکم) اور نہی عن المنکر (برائی سے روکنے) کا فریضہ سرانجام دیتے رہو ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنی طرف سے عذاب بھیج دے گا اور پھر تم دعا کرو گے مگر وہ تمہاری دعا قبول نہیں کرے گا۔“ (۱)

زانی اور زبردستی ٹیکس وصول کرنے والا

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

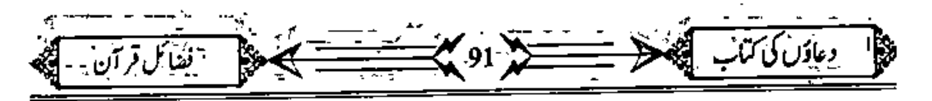
﴿ تُفْتَحُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ نِصْفَ اللَّيْلِ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ هَلْ مِنْ دَاعٍ فَيُسْتَجَابُ لَهُ هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَيُعْطَى هَلْ مِنْ مَكْرُوْبٍ فَيُفَرَّجُ عَنْهُ فَلَا يَبْقَى مُسْلِمٌ يَدْعُوْ بِدَعْوَةٍ إِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ إِلَّا زَانِيَةً تَسْعَى بِفَرْجِهَا أَوْ عَشَّارًا ﴾

”آدھی رات کو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ایک اعلان کرنے والا (فرشتہ) اعلان کرتا ہے کہ کیا کوئی دعا کرنے والا ہے اس کی دعا قبول کر لی جائے‘ کیا کوئی سائل ہے اسے عطا کر دیا جائے‘ کیا کوئی غمگین و پریشان ہے اس کی پریشانی دور کر دی جائے۔ (حتی کہ) کوئی بھی ایسا مسلمان باقی نہیں رہتا جو دعا کرے مگر اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرما لیتے ہیں سوائے اس بدکار عورت کے جو اپنی شرمگاہ کے ذریعے کمائی کرتی ہے یا زبردستی ٹیکس وصول کرنے والے کے۔“ (۲)

---

(۱) [حسن : صحيح الجامع الصغير (۷۰۷۰) صحيح الترغيب والترهيب (۲۳۱۳) كتاب الحدود وغيرها : باب الترغيب فى الأمر بالمعروف والنهى عن المنكر]

(۲) [صحيح : السلسلة الصحيحة (۱۰۷۳) صحيح الترغيب والترهيب (۲۳۹۱) كتاب الحدود وغيرها : باب الترهيب من الزنا سيما بحليلة الجار والمغيبة ' صحيح الجامع الصغير (۲۹۷۱) مسند احمد (۲۲/٤) والطبرانى]



باب فضل سور القرآن وآیاته — قرآنی سورتوں اور آیات کی فضیلت کا بیان

فصل اول :

قرآن کی فضیلت

قرآن ذکر ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

﴿ إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ﴾ [الحجر: ۹]

”بے شک ہم نے ہی اس ذکر کو نازل کیا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔“

(ابن کثیرؒ) اس ذکر یعنی قرآن کو ہم نے ہی اتارا۔(۱)

(جلال الدین سیوطیؒ، جلال الدین محلیؒ) ذکر سے مراد قرآن ہے۔(۲)

قرآن کے ہر حرف پر دس نیکیوں کا اجر ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے قرآن کے ایک حرف کی تلاوت کی اسے اس کے بدلے میں ایک نیکی ملے گی اور ایک نیکی کا ثواب دس گنا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ”الم“ ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف، لام دوسرا حرف اور میم تیسرا حرف ہے۔“(۳)

قرآن کی تعلیم وتعلم میں محو لوگ سب سے افضل ہیں

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں وہ شخص سب سے بہتر ہے جو قرآن سیکھتا اور سکھاتا ہے۔(٤)

---

(۱) [تفسیر ابن کثیر (۳/۱۰٦)]

(۲) [تفسیر الجلالین (ص/۵۳۹)]

(۳) [صحیح: الصحیحة (٦٦٠) صحیح ترمذی، ترمذی (۲۹۱۰) کتاب فضائل القرآن: باب ما جاء فیمن قرأ حرفا من القرآن ما له من الأجر]

(٤) [بخاری (۵۰۲۷) کتاب فضائل القرآن: باب خیرکم من تعلم القرآن وعلمه، ابو داود (۱٤۵۲) ترمذی (۲۹۰۷) نسائی فی السنن الکبرٰی (۸۰۳۷) دارمی (۲/٤۳۷) ابن ماجة (۲۱۲) عبد الرزاق (۵۹۹۵) طیالسی (۷۳) ابن حبان (۱۱۸) احمد (۱/۵۷)]

حافظِ قرآن کو معزز فرشتوں کا ساتھ نصیب ہوگا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ قرآن پاک کا ماہر شخص معزز لکھنے والے اطاعت گزار فرشتوں کے ساتھ ہوگا۔ اور جو شخص قرآن پاک اٹک اٹک کر پڑھتا ہے اور اس پر تلاوت کرنا مشکل ہوتا ہے تو اس کے لیے دُہرا اجر ہے۔"

صحیح بخاری کی روایت میں ہے کہ اس شخص کی مثال جو قرآن کی تلاوت کرتا ہے اور وہ اس کا حافظ ہے۔(۱)

حافظِ قرآن کا درجہ قرآن کی آخری آیت پر ہوگا

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' صاحب قرآن سے کہا جائے گا کہ تم قرآن کی تلاوت کرتے جاؤ اور جنت کے درجات میں بلند ہوتے جاؤ۔ اور اس طرح آہستہ آہستہ قرآن کریم کی تلاوت کرتے جاؤ جیسے آہستہ آہستہ دنیا میں کیا کرتے تھے۔ تمہارا مقام وہ ہے جہاں تم اپنی آخری آیت کی تلاوت کروگے۔"(۲)

قرآن روزِ قیامت اپنے پڑھنے والوں کی سفارش کرے گا

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' قرآن پڑھا کرو کیونکہ قرآن روزِ قیامت ان لوگوں کی سفارش کرے گا جو اس کی تلاوت کرتے رہے۔"(۳)

---

(۱) [مسلم (۷۹۸) كتاب صلاة المسافرين وقصرها : باب فضل الماهر في القرآن والذي يتتعتع فيه ' بخاری (۴۹۳۷) كتاب تفسير القرآن : باب سورة عبس ' ترمذی (۲۹۰۴) نسائی فی السنن الكبرى (۸۰٤۷)]

(۲) [حسن : الصحيحة (۲۲٤۰) هداية الرواة (۲/۳۷۲) ابو داود (۱٤٦٤) كتاب الصلاة : باب استحباب الترتيل في القراءة ' ترمذی (۲۹۱٤) نسائی فی السنن الكبرى (۸۰۵٦)]

(۳) [مسلم (۸۰٤) كتاب صلاة المسافرين وقصرها : باب فضل قراءة القرآن]

فصل دوم :

قرآنی سورتوں اور آیات کی فضیلت

سورۂ فاتحہ کی فضیلت

(1) سورۂ فاتحہ کو قرآن کی سب سے عظیم سورت قرار دیا گیا ہے۔(١)

(2) حضرت جبرئیل علیہ السلام نے نبی کریم ﷺ سے فرمایا کہ آپ کو دو ایسے نور عطا کیے گئے ہیں جو آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں عطا کیے گئے ایک سورۂ فاتحہ ہے اور دوسرا سورۂ بقرہ کی آخری (دو) آیات ہیں۔(٢)

سورۂ بقرہ کی فضیلت

(1) فرمان نبوی ہے کہ جس گھر میں سورۂ بقرہ کی تلاوت کی جاتی ہے شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے۔(٣)

(2) رسول اللہ ﷺ کا ایک فرمان یوں ہے کہ سورۂ بقرہ پڑھا کرو کیونکہ اس کا پکڑنا باعث برکت اور اس کا چھوڑنا باعث حسرت وندامت ہے۔(٤)

جس روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامٌ وَإِنَّ سَنَامَ الْقُرْآنِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ﴾ "ہر چیز کی کوہان (یعنی سب سے بلند چیز) ہوتی ہے اور قرآن کی کوہان سورۂ بقرہ ہے۔" وہ ضعیف

---

(١) [بخاری (٤٤٧٤) كتاب تفسير القرآن : باب وسميت أم الكتاب ' ابو داود (١٤٥٨) نسائی (١٣٩/٢) ابن ماجة (٣٧٨٥)]

(٢) [مسلم (٨٠٦) كتاب صلاة المسافرين وقصرها : باب فضل الفاتحة وخواتيم سورة البقرة ' نسائی فی السنن الكبرى (١٥/٥ (٨٠١١) وفی عمل اليوم والليلة (٧٢٧) طبرانی كبير (١٢٢٥٥) ابن حبان (٧٧٨) بغوی فی شرح السنة (١٢٠٠)]

(٣) [مسلم (٧٨٠) كتاب صلاة المسافرين وقصرها : باب استحباب صلاة النافلة فی بيته وجوازها فی المسجد ' ترمذی (٢٨٧٧) نسائی فی السنن الكبرى (١٥/٥ (٨٠١٥) وفی عمل اليوم والليلة (٩٧١) ابن حبان (٨٧٣) شرح السنة للبغوی (١١٩٢)]

(٤) [مسلم (٨٠٤) كتاب صلاة المسافرين وقصرها : باب فضل قراءة القرآن وسورة البقرة ' مسند احمد (٢١١٦٩) ' (٢١١٨٦)]

ہونے کی بنا پر قابل حجت نہیں۔(۱)

سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران کی فضیلت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ دو روشن سورتوں (سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران) کی تلاوت کیا کرو' یہ دونوں سورتیں قیامت کے دن سایہ دار بادلوں یا ہلکے بادلوں یا پرندوں کی دو ٹولیوں کی شکل میں ہوں گی جنہوں نے اپنے پروں کو پھیلایا ہوا ہو گا' یہ اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے (اللہ تعالیٰ سے) جھگڑا کریں گی (اور انہیں جنت میں داخل کرائیں گی)۔(۲)

آیت الکرسی کی فضیلت

(1) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جو شخص ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھتا ہے اسے جنت میں داخلے سے صرف موت نے روک رکھا ہے۔(۳)

(2) ایک دوسری حدیث میں ہے کہ جو شخص سوتے وقت آیت الکرسی کی تلاوت کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر ایک محافظ فرشتہ ساری رات مقرر رہتا ہے اور ساری رات وہ شخص شیطان کے حملے سے بھی محفوظ رہتا ہے۔(٤)

سورۂ بقرہ کی آخری آیات کی فضیلت

فرمانِ نبوی ہے کہ جو شخص رات کے وقت سورۂ بقرہ کی آخری دو آیات تلاوت کرے گا تو یہ اسے (ہر قسم کے نقصان' شیطان اور تمام آفات سے بچاؤ کے لیے) کافی ہو جائیں گی۔(٥)

---

(۱) [ضعیف : ضعیف ترمذی ' ترمذی (۲۸۷۸) کتاب فضائل القرآن : باب ما جاء فی فضل سورة القرآن وآية الكرسی ' ضعیف الجامع الصغیر (۱۹۳۳) السلسلة الضعيفة (۱۳٤۸)]

(۲) [مسلم (۸۰٤) کتاب صلاة المسافرين وقصرها : باب فضل قراءة القرآن و سورة البقرة].

(۳) [صحیح : الصحیحة (۹۷۲) ' (۶۹۷/۲) نسائی (۳۰/۶) ' (۹۹۲۸) طبرانی کبیر (۱۳٤/۸) مجمع الزوائد (۱٤۸/۲)]

(٤) [بخاری (۳۲۷۵) ' (۲۳۱۱) کتاب بدء الخلق : باب صفة إبليس وجنوده ' نسائی فی السنن الکبری (۱۰۷۹۵)]

(٥) [مسلم (۸۰۷) کتاب صلاة المسافرين وقصرها : باب فضل الفاتحة وخواتيم سورة البقرة والحث على قراءة الآيتين من آخر البقرة ' بخاری (٤۰۰۸) ابو داود (۱۳۹۷) ترمذی (۲۸۸۱) نسائی فی السنن الکبری (۸۰۰۳/٥) ابن ماجة (۱۳۶۸) ' (۱۳۶۹) دارمی (۱٤۸۷) ابن حبان (۷۸۱) شرح السنة للبغوی (۱۱۹۹) احمد (۱۷۰۶۷)]

سورۂ کہف کی فضیلت

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص جمعہ کے دن سورۂ کہف کی تلاوت کرتا ہے تو اس کی روشنی دو جمعوں تک باقی رہتی ہے۔(۱)

سورۂ کہف کی ابتدائی دس آیات کی فضیلت

ارشادِ نبوی ہے کہ جو شخص سورۂ کہف کی ابتدائی دس آیات یاد کرے گا وہ دجال کے فتنے سے محفوظ رہے گا۔(۲)

سورۃ الفتح کی فضیلت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بے شک مجھ پر رات ایک ایسی سورت نازل ہوئی ہے جو مجھے ہر اس چیز سے محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ الفتح کی تلاوت فرمائی۔(۳)

سورۃ الملک کی فضیلت

فرمانِ نبوی ہے کہ جو شخص سورۃ الملک کی تلاوت کرتا رہا تو یہ سورت اس کے حق میں سفارش کرے گی حتی کہ اسے بخش دیا جائے گا۔(۴)

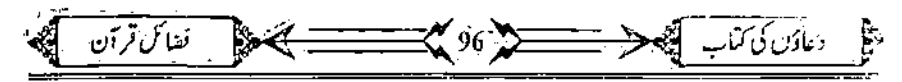
---

(۱) [صحیح : صحیح الجامع الصغیر (٦٤٧٠) صحیح الترغیب والترهیب (٧٣٦) کتاب الجمعة : باب الترغیب فی قراءة سورة الکهف وما یذکر معها لیلة ' المشکاة (٢١٧٥)]

(۲) [مسلم (٨٠٩) کتاب صلاة المسافرین وقصرها : باب فضل سورة الکهف وآیة الکرسی ' ابو داود (٤٣٢٣) ترمذی (٢٨٨٦) نسائی فی السنن الکبری (٨٠٢٥) وفی عمل الیوم واللیلة (٩٥٥) ابن حبان (٧٨٥) شرح السنة (١٢٠٤)]

(۳) [بخاری (٤١٧٧) کتاب المغازی : باب غزوة الحدیبیة ' موطا (٤٢٧) ترمذی (٣٢٦٢) کتاب تفسیر القرآن : باب ومن سورة الفتح ' مسند احمد (٢٠٤)]

(۴) [حسن : هدایة الرواة (٣٨٠/٢) ابو داود (١٤٠٠) کتاب الصلاة : باب فی عدد الآی ' ترمذی (٢٨٩١) نسائی (٧١٠) ابن ماجة (٣٧٨٦) حاکم (٤٩٨/٤) ابن حبان (١٧٦٦) امام ابن حبانؒ، امام حاکمؒ اور امام ذہبیؒ نے اسے صحیح کہا ہے۔]



سورۃ الکافرون کی فضیلت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ سورۃ الکافرون چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔(۱)

سورۃ الاخلاص کی فضیلت

(1) فرمانِ نبوی ہے کہ سورۃ الاخلاص اجر وثواب میں ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔(۲)

(2) ایک حدیث میں ہے کہ ایک آدمی کو سورۃ الاخلاص سے بہت محبت تھی اور اس محبت کی وجہ سے وہ اس سورت کو ہر نماز کی قراءت کے اختتام پر پڑھتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی اس سورت سے محبت کی وجہ سے اسے جنت میں داخل کر دیا۔(۳)

سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کی فضیلت

(1) فرمانِ نبوی ہے کہ (شیطان سے پناہ مانگنے کے لیے) سورۃ الفلق اور سورۃ الناس جیسی قرآن میں اور کوئی آیات نہیں۔(٤)

(2) ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نظر بد سے پناہ مانگا کرتے تھے لیکن جب یہ دونوں سورتیں نازل ہوئیں تو (جنات اور نظر بد سے بچاؤ کے لیے) آپ ﷺ نے ان دونوں کو پڑھنا شروع کر دیا اور ان کے علاوہ (دوسری دعاؤں) کو چھوڑ دیا۔"(٥).

---

(۱) [صحیح: صحیح ترمذی ' ترمذی (۲۸۹٤) کتاب فضائل القرآن: باب ما جاء فی اذا زلزلت ' صحیح الترغیب والترهیب (۵۸۳) کتاب النوافل: باب الترغیب فی المحافظة علی رکعتین قبل الصبح ' السلسلة الصحیحة (۵۸٦)]

(۲) [مسلم (۸۱۱) کتاب صلاة المسافرین وقصرها: باب فضل قراءة قل هو الله أحد ' نسائی فی السنن الکبری (۱۰٤۳۷/٦) وفی عمل الیوم واللیلة (۷۰٦) دارمی (۳٤۳۱)]

(۳) [بخاری تعلیقا (۷۷٤) کتاب الأذان: باب الجهر بقراءة صلاة الفجر ' ترمذی (۲۹۰۱) نسائی فی السنن الکبری (۱۰٦٥/۱) ابن حبان (۷۹۳)]

(٤) [مسلم (۸۱٤) کتاب صلاة المسافرین وقصرها: باب فضل قراءة المعوذتین ' ترمذی (۲۹۰۲) نسائی (۹۵۳) وفی السنن الکبری (۸۰۳۰/۵) بیهقی (۳۹٤/۲) دارمی (۳٤٤۱)]

(٥) [صحیح: صحیح ترمذی ' ترمذی (۲۰۵۸) کتاب الطب: باب ما جاء فی الرقیة بالمعوذتین ' نسائی (٥٤۹٤) کتاب الاستعاذة: باب الاستعاذة من عین الجان ' ابن ماجه (۳۵۱۱) کتاب الطب: باب من استرقی من العین]

قرآن اور سورِ قرآن کی فضیلت میں چند ضعیف روایات

(1) حدیث قدسی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں' جسے قرآن نے میرے ذکر اور مجھ سے مانگنے سے مشغول کر دیا (یعنی جو شخص اتنا قرآن پڑھے کہ اسے اللہ سے سوال کرنے کی فرصت ہی نہ ملے) تو میں اسے اس سے افضل عطا کروں گا جو سوال کرنے والوں کو عطا کرتا ہوں اور اللہ کے کلام کی فضیلت (دیگر) تمام کلاموں پر اس طرح ہے جیسے اللہ کی فضیلت اس کی مخلوق پر ہے۔(۱)

(2) آیت الکرسی قرآنی آیات کی سردار ہے۔(۲)

(3) آیت الکرسی مجھے عرش کے نیچے سے عطا کی گئی۔(۳)

(4) ہر چیز کا دل ہوتا ہے اور قرآن کا دل سورۂ یٰس ہے' جو شخص بھی سورۂ یٰس پڑھے گا اللہ تعالیٰ اسے اس کے پڑھنے کے بدلے دس مرتبہ قرآن پڑھنے کا ثواب عطا فرمائیں گے۔(٤)

(5) جو شخص سورۂ دخان جمعہ کی رات پڑھتا ہے اسے بخش دیا جاتا ہے۔(٥)

(6) سورۂ زلزال چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔(٦)

(7) سورۂ نصر چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔(٧)

---

(۱) [ضعيف جدا : هداية الرواة (۲/۳۷۳) ترمذى (۲۹۲٦) كتاب فضائل القرآن : باب ما جاء كيف كانت قراءة النبى]

(۲) [ضعيف : السلسلة الضعيفة (۱۳٤۸) ضعيف الترغيب (۸۷۹) ضعيف الجامع الصغير (٤۷۲٥)]

(۳) [ضعيف : السلسلة الضعيفة (۲۸۲٦)]

(٤) [موضوع : صحيح الجامع الصغير (۱۹۳٥) ضعيف الترغيب (۸۷۸) كتاب قراءة القرآن : باب الترغيب فى قراءة سورة البقرة ' السلسلة الضعيفة (۱٦۹) ضعيف ترمذي ' ترمذى (۲۸۸۷) كتاب فضائل القرآن : باب ما جاء فى فضل يس]

(٥) [موضوع : ضعيف الترغيب ' كتاب الذكر والدعاء : باب الترغيب فى أذكار تقال بالليل والنهار ' هداية الرواة (۲۰۹۲) ترمذى (۲۸۸۹) كتاب فضائل القرآن : باب ما جاء فى فضل حم الدخان]

(٦) [ضعيف : ضعيف ترمذى ' ترمذى (۲۸۹٥) كتاب فضائل القرآن : باب ما جاء فى اذا زلزلت]

(۷) [ضعيف : ضعيف الترغيب (۸۹۰) كتاب قراءة القرآن : باب الترغيب فى قراءة اذا زلزلت]

باب الادعیۃ القرآنیۃ — قرآنی دعاؤں کا بیان

گناہوں کی بخشش طلب کرنے کی دعائیں

(1) ﴿ رَبَّنَا إِنَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴾ [آل عمران: ١٦]

"اے ہمارے پروردگار! بے شک ہم ایمان لائے تو ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہمیں عذابِ جہنم سے محفوظ فرما۔"

(2) ﴿ رَبَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ ﴾ [المومنون: ١٠٩]

"اے ہمارے پروردگار! ہم ایمان لائے تو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما' تو بہترین رحم کرنے والا ہے۔"

(3) ﴿ رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنفُسَنَا وَإِن لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ﴾ [الأعراف: ٢٣]

"اے ہمارے پروردگار! ہم نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا اور اگر تو نے ہمیں معاف نہ کیا اور ہم پر رحم نہ کیا تو ضرور ہم خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔"

(4) ﴿ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ ﴾ [المومنون: ١١٨]

"اے میرے پروردگار! (مجھے) بخش دے اور رحم فرما' تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے۔"

عذابِ جہنم سے پناہ مانگنے کی دعا

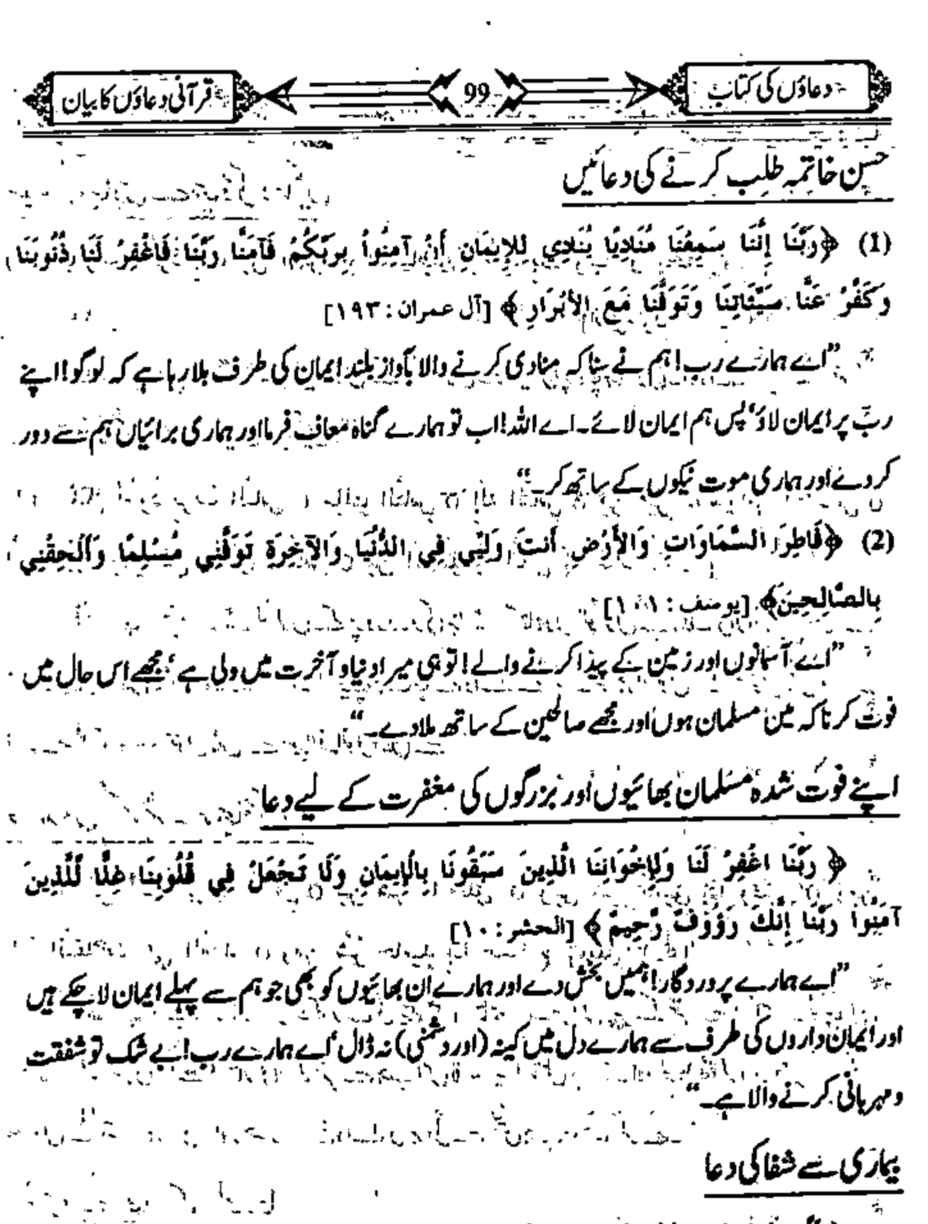
﴿ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ﴾ [الفرقان: ٦٥]

"اے پروردگار! ہم سے جہنم کا عذاب پھیر لے یقیناً اس کا عذاب چمٹ جانے والا ہے۔"

دنیا و آخرت کی خیر طلب کرنے کی دعا

﴿ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴾ [البقرة: ٢٠١]

"اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا و آخرت میں حسنات سے نواز اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا لے۔"



حسن خاتمہ طلب کرنے کی دعائیں

(1) ﴿رَبَّنَا إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي لِلْإِيمَانِ أَنْ آمِنُوا بِرَبِّكُمْ فَآمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ﴾ [آل عمران : ۱۹۳]

"اے ہمارے رب! ہم نے سنا کہ منادی کرنے والا باآواز بلند ایمان کی طرف بلا رہا ہے کہ لوگو! اپنے رب پر ایمان لاؤ' پس ہم ایمان لائے۔ اے اللہ! اب تو ہمارے گناہ معاف فرما اور ہماری برائیاں ہم سے دور کر دے اور ہماری موت نیکوں کے ساتھ کر۔"

(2) ﴿فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ أَنتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ﴾ [یوسف : ۱۰۱]

"اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے! تو ہی میرا دنیا و آخرت میں ولی ہے' مجھے اس حال میں فوت کرنا کہ میں مسلمان ہوں اور مجھے صالحین کے ساتھ ملا دے۔"

اپنے فوت شدہ مسلمان بھائیوں اور بزرگوں کی مغفرت کے لیے دعا

﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِّلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ﴾ [الحشر : ۱۰]

"اے ہمارے پروردگار! ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں اور ایمان داروں کی طرف سے ہمارے دل میں کینہ (اور دشمنی) نہ ڈال اے ہمارے رب! بے شک تو شفقت و مہربانی کرنے والا ہے۔"

بیماری سے شفا کی دعا

﴿أَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ﴾ [الأنبياء : ۸۳]

"(اے رب!) مجھے بیماری پہنچی ہے اور تو سب سے زیادہ رحیم و مہربان ہے۔"

مشکلات سے نجات کی دعا

﴿لَّا إِلَٰهَ إِلَّا أَنتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنتُ مِنَ الظَّالِمِينَ﴾ [الأنبياء : ۸۷]

"نہیں ہے کوئی معبود برحق مگر تو' تو پاک ہے' یقیناً میں ظالموں میں سے تھا۔"

شیطانی وساوس سے بچاؤ کی دعائیں

(1) ﴿ رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَعُوذُ بِكَ رَبِّ أَن يَحْضُرُونِ ﴾

[المومنون : ٩٧-٩٨]

"اے میرے پروردگار! میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اور اے رب! میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ وہ میرے پاس آ جائیں۔"

(2) ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ○ مَلِكِ النَّاسِ ○ إِلَٰهِ النَّاسِ ○ مِن شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ○ الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ ○ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ﴾ [الناس : ١-٦]

"آپ کہہ دیجئے کہ میں لوگوں کے پروردگار کی پناہ میں آتا ہوں لوگوں کے مالک کی (اور) لوگوں کے معبود کی (پناہ میں)، وسوسہ ڈالنے والے پیچھے ہٹ جانے والے کے شر سے، جو لوگوں کے سینوں میں وسوسہ ڈالتا ہے، (خواہ) وہ جنوں میں سے ہو یا انسانوں میں سے۔"

حاسدوں کے شر سے بچاؤ کی دعا

﴿ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ○ مِن شَرِّ مَا خَلَقَ ○ وَمِن شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ○ وَمِن شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ ○ وَمِن شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ﴾ [الفلق : ١-٥]

"آپ کہہ دیجئے کہ میں صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں۔ ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے۔ اور اندھیری رات کی تاریکی کے شر سے جب اس کا اندھیرا پھیل جائے۔ اور گرہ (لگا کر ان) میں پھونکنے والیوں کے شر سے بھی۔ اور حسد کرنے والے کی برائی سے بھی جب وہ حسد کرے۔"

فتنوں سے بچاؤ کے لیے دعا

﴿رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ○ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴾ [الممتحنة : ٤-٥]

"اے ہمارے پروردگار! تجھ ہی پر ہم نے بھروسہ کیا ہے اور تیری ہی طرف رجوع کرتے ہیں اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔ اے ہمارے رب! تو ہمیں کافروں کے فتنے میں نہ ڈال اور اے ہمارے پالنے والے! ہماری خطاؤں کو بخش دے، بے شک تو ہی غالب حکمت والا ہے۔"

دین کی دعوت میں آسانی کے لیے دعا

﴿رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي ٥ وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي ٥ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي ٥ يَفْقَهُوا قَوْلِي﴾ [طه : ٢٥-٢٨]

"اے میرے پروردگار! میرا سینہ میرے لیے کھول دے۔ اور میرے کام کو مجھ پر آسان کر دے۔ اور میری زبان کی گرہ بھی کھول دے۔ تاکہ لوگ میری بات اچھی طرح سمجھ سکیں۔"

ہدایت کے بعد گمراہی کی طرف جانے سے بچنے کی دعا

﴿رَبَّنَا لاَ تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ﴾ [آل عمران : ٨]

"اے ہمارے رب! ہمیں ہدایت دینے کے بعد ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر دے اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما' یقیناً تو ہی بہت بڑی عطا دینے والا ہے۔"

صبر واستقامت اور کفار کے خلاف نصرت طلب کرنے کی دعائیں

(1) ﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ﴾ [آل عمران : ١٤٧]

"اے ہمارے پروردگار! ہمیں بخش دے اور ہم سے ہمارے کاموں میں جو بے جا زیادتی ہوئی ہے اسے بھی معاف فرما اور ہمیں ثابت قدمی عطا فرما اور ہمیں کافروں کی قوم پر مدد دے۔"

(2) ﴿رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ﴾ [البقرة : ٢٥٠]

"اے پروردگار! ہمیں صبر دے' ثابت قدمی دے اور کافر قوم پر ہماری مدد فرما۔"

طلبِ علم کی دعا

﴿رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا﴾ [طه : ١١٤]

"اے پروردگار! میرے علم میں اضافہ فرما۔"

طلبِ رحمت کی دعا

﴿رَبَّنَا آتِنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً وَهَيِّئْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا﴾ [الكهف : ١٠]

"اے ہمارے پروردگار! ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما اور ہمارے کام میں ہمارے لیے راہ یابی کو آسان بنا دے۔"

طلب رزق کی دعا

﴿ رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ ﴾ [القصص : ٢٤]

"اے رب! تو جو کچھ بھلائی میری طرف اتارے میں اس کا محتاج ہوں۔"

اولاد طلب کرنے کی دعائیں

(1) ﴿ رَبِّ هَبْ لِي مِن لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ ﴾ [آل عمران : ٣٧]

"اے میرے رب! مجھے اپنے پاس سے پاکیزہ اولاد عطا فرما، بے شک تو دعا کا سننے والا ہے۔"

(2) ﴿ رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِينَ ﴾ [الصافات : ١٠٠]

"اے میرے رب! مجھے نیک بخت اولاد عطا فرما۔"

(3) ﴿ رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَأَنتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ ﴾ [الأنبياء : ٨٩]

"اے میرے رب! مجھے اکیلا نہ چھوڑ دینا اور تو ہی بہترین وارث ہے۔"

اولاد کو نمازی بنانے کی دعا

﴿ رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِن ذُرِّيَّتِي رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ ﴾ [ابراهيم : ٤٠]

"اے پروردگار! مجھے اور میری اولاد کو نماز قائم کرنے والا بنا، اے رب! میری دعا قبول فرما۔"

اپنے بیوی بچوں کے حق میں دعا

﴿رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا﴾ [الفرقان : ٧٤]

"اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں ہماری بیویوں اور اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیز گاروں کا پیشوا بنا۔"

اعمال صالحہ اور نعمتوں پر شکر کی توفیق مانگنے اور اولاد کی اصلاح کے لیے دعا

﴿ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَى وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَدْخِلْنِي بِرَحْمَتِكَ فِي عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ ﴾ [النمل : ١٩]

"اے پروردگار! تو مجھے توفیق دے کہ میں تیری ان نعمتوں کا شکر بجالاؤں جو تو نے مجھ پر انعام کی ہیں اور میرے ماں باپ پر اور میں ایسے نیک اعمال کرتا رہوں جن سے تو خوش رہے، مجھے اپنی رحمت سے اپنے نیک بندوں میں شامل کر لے۔"

﴿رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي إِنِّي تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ﴾ [الأحقاف: ١٥]

"اے میرے پروردگار! مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر بجالاؤں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر انعام کی ہے اور یہ کہ میں ایسے نیک عمل کروں جن سے تو خوش ہو جائے اور تو میری اولاد بھی صالح بنا۔ میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔"

والدین کی مغفرت کے لیے دعا

(1) ﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ﴾ [ابراهيم: ٤١]

"اے ہمارے پروردگار! مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو بھی بخش اور دیگر مومنوں کو بھی بخش جس دن حساب ہونے لگے۔"

(2) ﴿رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ﴾ [نوح: ٢٨]

"اے پروردگار! مجھے اور میرے والدین کو بخش دے۔"

والدین پر رحم کے لیے دعا

﴿رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا﴾ [الاسراء: ٢٤]

"اے پروردگار! ان دونوں پر رحم فرما جیسے انہوں نے مجھ پر بچپن میں رحم کیا۔"

استطاعت سے باہر تکالیف و آزمائشوں سے بچنے کی دعا

﴿رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِن نَّسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنتَ مَوْلَانَا فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ﴾ [البقرة: ٢٨٦]

"اے ہمارے رب! اگر ہم بھول گئے ہوں یا خطا کی ہو تو ہمیں نہ پکڑنا، اے ہمارے رب! ہم پر وہ

بوجھ نہ ڈال جو ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا' اے ہمارے رب! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کی ہمیں طاقت نہ ہو اور ہم سے درگزر فرما اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر۔ تو ہی ہمارا مالک ہے' ہمیں کافروں کی قوم پر غلبہ عطا فرما۔"

سواری پر سوار ہونے کی دعا

﴿سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ ٥ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ﴾

[الزخرف: ١٣-١٤]

"پاک ذات ہے اس کی جس نے اسے ہمارے بس میں کر دیا حالانکہ ہمیں اسے قابو کرنے کی طاقت نہ تھی۔ اور بالیقین ہم اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔"

سواری سے اترنے کی دعا

﴿رَبِّ أَنْزِلْنِي مُنْزَلًا مُبَارَكًا وَأَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِينَ﴾ [المومنون: ٢٩]

"اے میرے رب! مجھے مبارک جگہ پر اتارنا اور تو ہی بہتر ہے اتارنے والوں میں۔"

قبولیتِ دعا کے لیے دعا

﴿رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ..... وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ﴾ [البقرة: ١٢٧-١٢٨]

"اے ہمارے رب! تو ہم سے قبول فرما یقیناً تو سننے والا جاننے والا ہے اور ہماری توبہ قبول فرما لے یقیناً تو بہت توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔"

باب فضل التسبیح والتکبیر والتحمید والتھلیل
تسبیح، تکبیر، تحمید اور تہلیل کی فضیلت کا بیان

اللہ تعالیٰ کا محبوب کلام

(1) حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ أَحَبُّ الْكَلَامِ إِلَى اللّٰهِ أَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ لَا يَضُرُّكَ بِأَيِّهِنَّ بَدَأْتَ ﴾

''تمام کلاموں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے محبوب کلام چار کلمات ہیں، سُبْحَانَ اللّٰهِ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور اَللّٰهُ اَکْبَرُ۔ ان میں سے جن کلمات کو بھی تو شروع میں لائے کوئی حرج نہیں۔'' (۱)

(2) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (مجھ سے) فرمایا:

﴿ أَلَا أُخْبِرُكَ بِأَحَبِّ الْكَلَامِ إِلَى اللّٰهِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَخْبِرْنِي بِأَحَبِّ الْكَلَامِ إِلَى اللّٰهِ فَقَالَ إِنَّ أَحَبَّ الْكَلَامِ إِلَى اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ ﴾

''کیا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا سب سے محبوب کلام نہ بتاؤں۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! مجھے اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ محبوب کلام کے متعلق بتایئے تو آپ ﷺ نے فرمایا بلا شبہ اللہ تعالیٰ کا سب سے محبوب کلام ہے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ۔'' (۲)

دنیا کی ہر چیز سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کے نزدیک محبوب کلمات

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ لَأَنْ أَقُولَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ ﴾

---

(۱) [مسلم (۲۱۳۷) كتاب الآداب : باب كراهة التسمية بالأسماء القبيحة وبنافع ' ابن ماجه (۳۸۱۱) كتاب الأدب : باب فضل التسبيح ' نسائى فى عمل اليوم والليلة (۸٤٥)]

(۲) [مسلم (۲۷۳۱) كتاب الذكر والدعاء : باب فضل سبحان الله وبحمده]

''میں یہ کلمات کہوں سُبْحَانَ اللّٰهِ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ، لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ تو یہ میرے نزدیک ان سب اشیاء سے زیادہ محبوب ہیں جن پر سورج طلوع ہوتا ہے (مراد ہے ساری دنیا سے زیادہ محبوب ہیں)۔''(۱)

خیر کے کلمات

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

﴿ جَاءَ رَجُلٌ بَدَوِیٌّ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِیْ خَيْرًا قَالَ قُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ ﴾

''ایک دیہاتی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! مجھے خیر (کے کلمات) سکھایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا' سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ کہا کر۔''(۲)

دو کلمے زبان پر ہلکے مگر وزن میں بھاری

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ ﴾

''دو کلمے (ایسے) ہیں جو زبان پر ہلکے ہیں' ترازو میں بھاری ہیں' رحمٰن کو محبوب ہیں (وہ کلمات یہ ہیں) سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ اور سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ۔''(۳)

---

(۱) [مسلم (٢٦٩٥) كتاب الذكر والدعاء : باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء ' ترمذى (٣٥٩٧) كتاب الدعوات : باب فى العفو والعافية ' نسائى فى السنن الكبرى (١٠٦٧١)]

(۲) [حسن لغيره : صحيح الترغيب والترهيب (١٥٦٤) كتاب الذكر والدعاء : باب الترغيب فى التسبيح والتحميد ' بيهقى فى شعب الايمان (٦١٩)]

(۳) [بخارى (٦٤٠٦) كتاب الدعوات : باب فضل التسبيح ' مسلم (٢٦٩٤) كتاب الذكر والدعاء : باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء ' ترمذى (٣٤٦٧) كتاب الدعوات : باب ما جاء فى فضل التسبيح والتكبير والتهليل والتحميد ' ابن ماجه (٣٨٠٦) كتاب الأدب : باب فضل التسبيح ' نسائى فى عمل اليوم والليلة (٨٣٠)]

دن میں سو مرتبہ "سبحان اللہ وبحمدہ" کہنے کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

﴿ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ ﴾

"جس شخص نے دن میں سو (100) بار سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ کہا اس کے گناہ مٹا دیے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔" (۱)

"سبحان اللہ العظیم وبحمدہ" کہنے کی فضیلت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ غُرِسَتْ لَهُ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ ﴾

"جو شخص سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ کہے تو اس کے لیے جنت میں ایک کھجور کا درخت لگ جاتا ہے۔" (۲)

فی سبیل اللہ سونے کا پہاڑ خرچ کرنے سے زیادہ فضیلت والا کلمہ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿ مَنْ هَالَهُ اللَّيْلُ أَنْ يُكَابِدَهُ أَوْ بَخِلَ بِالْمَالِ أَنْ يُنْفِقَهُ أَوْ جَبُنَ عَنِ الْعَدُوِّ أَنْ يُقَاتِلَهُ فَلْيُكْثِرْ مِنْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ فَإِنَّهَا أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ مِنْ جَبَلِ ذَهَبٍ يُنْفِقُهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ﴾

"جسے رات کے سفر سے گھبراہٹ ہو یا جو مال خرچ کرنے میں بخیل ہو یا جو دشمن سے لڑنے میں بزدل ہو تو وہ کثرت کے ساتھ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ کے کلمے کا ورد کرے کیونکہ یہ کلمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک فی

---

(۱) [بخاری (٦٤٠٥) کتاب الدعوات : باب فضل التسبیح ' مسلم (٢٦٩١) کتاب الذکر والدعاء : باب فضل التهلیل والتسبیح والدعاء ' مؤطا (٤٨٦) کتاب القرآن : باب ما جاء فی ذکر الله ' مسند احمد (٨٠١٤) ترمذی (٣٤٦٨) کتاب الدعوات : باب ما جاء فی فضل التسبیح والتکبیر والتهلیل والتحمید ' ابن ماجه (٣٨١٢) کتاب الأدب : باب فضل التسبیح ' ابن حبان (٨٤٩) بغوی (١٢٧٢)]

(۲) [صحیح : السلسلة الصحیحة (٦٤) هدایة الرواة (٢٢٤٤) ' (٤٣٥/٢) ترمذی (٣٤٦٤) کتاب الدعوات : باب ما جاء فی فضل التسبیح والتکبیر والتهلیل والتحمید ' نسائی فی عمل الیوم واللیلة (٨٢٧) صحیح ابن حبان (٨٢٤) مستدرك حاكم (٥٠١/١)]

سبیل اللہ سونے کا پہاڑ خرچ کرنے سے بھی زیادہ محبوب ہے۔"(۱)

روزِ قیامت سب سے افضل کلمات لانے والا شخص

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ وَحِينَ يُمْسِي سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ يَأْتِ أَحَدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ أَوْ زَادَ عَلَيْهِ ﴾

"جو شخص صبح و شام سو(100) بار سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ کہتا ہے تو قیامت کے دن کوئی شخص اس سے افضل کلمات نہیں لائے گا البتہ وہ شخص جس نے اس طرح کلمات کہے یا اس سے زائد کلمات کہے۔"(۲)

فرشتوں کے لیے منتخب کردہ کلام

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

﴿أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ أَيُّ الْكَلَامِ أَفْضَلُ قَالَ مَا اصْطَفَى اللّٰهُ لِمَلَائِكَتِهِ أَوْ لِعِبَادِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ ﴾

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کون سا کلام افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس کلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں کے لیے منتخب کیا ہے وہ ہے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ ۔"(۳)

روزانہ ایک ہزار نیکیاں کمانے کا نبوی نسخہ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

﴿أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكْسِبَ كُلَّ يَوْمٍ أَلْفَ حَسَنَةٍ فَسَأَلَهُ سَائِلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ كَيْفَ

---

(۱) [صحیح لغیرہ : صحیح الترغیب والترھیب (۱۵٤۱) کتاب الذکر والدعاء : باب الترغیب فی التسبیح والتکبیر' رواہ الطبرانی' امام منذریؒ فرماتے ہیں کہ اس کی سند انشاءاللہ "لا باس بہ" ہے۔]

(۲) [مسلم (۲٦۹۲) کتاب الذکر والدعاء : باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء' مسند احمد (۸۸٤٤) - ابو داود (۵۰۹۱) کتاب الأدب : باب ما یقول اذا أصبح' ترمذی (۳٤٦۹) کتاب الدعوات : باب ما جاء فی فضل التسبیح والتکبیر والتھلیل والتحمید' نسائی فی عمل الیوم واللیلۃ (۵۷۳) وفی السنن الکبری (۱۰٦۰۳)]

(۳) [مسلم (۲۷۳۱) کتاب الذکر والدعاء : باب فضل سبحان الله وبحمده' ترمذی (۳۵۹۳) کتاب الدعوات : باب أی الکلام أحب الی اللہ' مسند احمد (۲۱۳۷۸)]

يَكْسِبُ أَحَدُنَا أَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ يُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِيحَةٍ فَيُكْتَبُ لَهُ أَلْفُ حَسَنَةٍ أَوْ يُحَطُّ عَنْهُ أَلْفُ خَطِيئَةٍ ﴾

"ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا' کیا تم اس سے عاجز ہو کہ روزانہ ایک ہزار (1,000) نیکی کرو۔ چنانچہ آپ ﷺ کی مجلس میں بیٹھنے والوں میں سے ایک شخص نے آپ ﷺ سے دریافت کیا کہ ہم ایک ہزار نیکیاں کیسے کر سکتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا' سو (100) مرتبہ سُبْحَانَ اللهِ کہنے سے ہزار نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں یا ہزار گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔" (۱)

سارا دن شیطان سے محفوظ رکھنے والے کلمات

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهُ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذَلِكَ حَتَّى يُمْسِيَ وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ إِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْهُ ﴾

"جس شخص نے ایک دن میں سو بار لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ کہا تو اس کو دس گردنوں کے آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا اور اس کے نامہ اعمال میں سو نیکیاں ثبت ہو جائیں گی اور اس کے نامہ اعمال سے سو برائیاں مٹا دی جائیں گی اور وہ دن بھر شیطان سے حفاظت میں رہے گا اور کوئی شخص اس کے عمل سے بہتر عمل نہیں لائے گا البتہ وہ شخص جس نے اس سے زیادہ عمل کیا۔" (۲)

---

(۱) [مسلم (۲۶۹۸) كتاب الذكر والدعاء : باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء' مسند احمد (۱٤۹٦) (۱٦۱۲)، ترمذی (۳٤٦۳) كتاب الدعوات : باب ما جاء في فضل التسبيح والتكبير والتهليل والتحميد' نسائی فی عمل اليوم والليلة (۱۵۲) حميدی (۸۰) ابن حبان (۸۲۵) بزار (۱۱٦۰) أبو يعلى (۷۲۳) بغوی (۱۲٦٦)]

(۲) [بخاری (٦٤۰۳) كتاب الدعوات : باب فضل التهليل' مسلم (۲٦۹۱) كتاب الذكر والدعاء : باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء' مؤطا (٤۸٦) كتاب القرآن : باب ما جاء في ذكر الله' مسند احمد (۸۰۱٤) ترمذی (۳٤٦۸) كتاب الدعوات : باب ما جاء في فضل التسبيح والتكبير والتهليل والتحميد' ابن ماجه (۳۸۱۲) كتاب الأدب : باب فضل التسبيح' ابن حبان (۸٤۹) بغوی (۱۲۷۲)]

جنت میں درخت لگوا دینے والے کلمات

(1) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿لَقِيتُ إِبْرَاهِيمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَقْرِئْ أُمَّتَكَ مِنِّي السَّلَامَ وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ عَذْبَةُ الْمَاءِ وَأَنَّهَا قِيعَانٌ وَأَنَّ غِرَاسَهَا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلَٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ﴾

"جس رات مجھے سیر کرائی گئی (یعنی معراج کی رات) میری ملاقات ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی۔ انہوں نے کہا اے محمد! آپ میری جانب سے اپنی امت کو سلام پہنچا دیں اور انہیں بتائیں کہ جنت کی مٹی خوشبودار ہے اور پانی میٹھا ہے اور جنت چٹیل میدان ہے اور سُبْحَانَ اللّٰهِ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ، لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللّٰهُ اور اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہنے سے اس میں درخت لگتے ہیں۔"(۱)

(2) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ أَكْبَرُ غُرِسَ لَهُ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ﴾

"جس شخص نے سُبْحَانَ اللّٰهِ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ، لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللّٰهُ اور اَللّٰهُ اَکْبَرُ کے کلمات کہے تو ان میں سے ہر کلمے کے بدلے اس کے لیے جنت میں ایک درخت لگ جائے گا۔"(۲)

ہر تسبیح، ہر تکبیر، ہر تحمید اور ہر تہلیل صدقہ ہے

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

﴿أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالُوا لِلنَّبِيِّ ﷺ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ بِالْأُجُورِ يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ وَيَتَصَدَّقُونَ بِفُضُولِ أَمْوَالِهِمْ قَالَ أَوَ لَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مَا تَصَدَّقُونَ إِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةً وَكُلِّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةً وَكُلِّ تَحْمِيدَةٍ

(۱) [حسن : هداية الرواة (۲۲۵۵)، (۴۳۹/۲) السلسلة الصحيحة (۱۰۵) صحيح الترغيب (۱۵۵۰) كتاب الذكر والدعاء : باب الترغيب في التسبيح، ترمذی (۳۴۶۲) كتاب الدعوات : باب ما جاء في فضل التسبيح والتكبير]

(۲) [حسن لغيره : صحيح الترغيب (۱۵۵۱) كتاب الذكر والدعاء : باب الترغيب في التسبيح والتكبير والتهليل والتحميد، رواه الطبراني في الأوسط]

صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ صَدَقَةٌ وَفِي بُضْعِ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ أَيَأتِي أَحَدُنَا شَهْوَتَهُ وَيَكُونُ لَهُ فِيهَا أَجْرٌ قَالَ أَرَأَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِي حَرَامٍ أَكَانَ عَلَيْهِ فِيهَا وِزْرٌ فَكَذٰلِكَ إِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهُ أَجْرًا ﴾

"چند صحابہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! مال والے تو اجر و ثواب لوٹ لے گئے۔ اس لیے کہ وہ نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم پڑھتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں جیسے ہم روزہ رکھتے ہیں اور اپنے زائد مالوں میں سے صدقہ دیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا' تمہارے لیے بھی تو اللہ تعالیٰ نے صدقہ کا سامان کر دیا ہے کہ ہر تسبیح (یعنی سبحان اللہ کہنا) صدقہ ہے' ہر تکبیر (یعنی اللہ اکبر کہنا) صدقہ ہے' ہر تحمید (یعنی الحمد للہ کہنا) صدقہ ہے' ہر بار لا الٰہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے' اچھی بات سکھانا صدقہ ہے' بری بات سے روکنا صدقہ ہے اور ہر شخص کا اپنی بیوی سے ہم بستری کرنا صدقہ ہے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! ہم میں سے کوئی اپنی شہوت پوری کرنے کے لیے ہم بستری کرتا ہے تو کیا اس میں بھی ثواب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا' کیوں نہیں؟ دیکھو اگر کوئی شخص حرام ذریعے سے اپنی شہوت پوری کرے تو کیا اسے گناہ ہوگا یا نہیں؟ اسی طرح جب حلال ذریعے سے شہوت پوری کرے گا تو اسے اجر و ثواب بھی ملے گا۔" (۱)

تمام گناہ مٹا دینے والے کلمات

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ مَا عَلَى الْأَرْضِ أَحَدٌ يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ إِلَّا كُفِّرَتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ ﴾

"روئے زمین پر جو کوئی بھی کہتا ہے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ تو اس کے (تمام) گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔" (۲)

---

(۱) [مسلم (۱۰۰۶) كتاب الزكاة : باب بيان أن اسم الصدقة يقع على كل نوع من المعروف ' احمد (۲۱۵۲۹) الأدب المفرد للبخاری (۲۲۷) تحفة الأشراف (۱۱۹۳۲)]

(۲) [حسن : صحيح الترغيب (۱۵٦۹) كتاب الذكر والدعاء : باب الترغيب فی التسبيح ' ترمذی (۳٤٦۰) كتاب الدعوات : باب ما جاء فی فضل التسبيح والتكبير والتهليل والتحميد ' نسائی فی عمل اليوم والليلة (۸۲۲) مستدرك حاكم (۱/۵۰۳)]

حمد و ثناء اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند ہے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ وَ مَا مِنْ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ مِنَ الْحَمْدِ ﴾

''حمد و ثناء سے زیادہ کوئی چیز اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں۔'' (۱)

کلمہ ''لا الہ الا اللہ'' کی فضیلت

(1) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَفْضَلُ الدُّعَاءِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ﴾

''افضل ذکر **لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ** ہے اور افضل دعا **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ** ہے۔'' (۲)

(2) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مِنْ قَلْبِهِ ﴾

''روزِ قیامت لوگوں میں میری شفاعت کا سب سے زیادہ مستحق وہ ہوگا جس نے خلوصِ دل سے **لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ** کہا۔'' (۳)

(3) حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ إِنَّ اللّٰهَ سَيُخَلِّصُ رَجُلًا مِنْ أُمَّتِي عَلَى رُءُوسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَنْشُرُ عَلَيْهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ سِجِلًّا كُلُّ سِجِلٍّ مِثْلُ مَدِّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَقُولُ أَتُنْكِرُ مِنْ هَذَا شَيْئًا أَظَلَمَكَ كَتَبَتِي الْحَافِظُونَ فَيَقُولُ لَا يَا رَبِّ فَيَقُولُ أَفَلَكَ عُذْرٌ فَيَقُولُ لَا يَا رَبِّ فَيَقُولُ بَلَى إِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً فَإِنَّهُ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ فَتَخْرُجُ بِطَاقَةٌ فِيهَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَيَقُولُ احْضُرْ وَزْنَكَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ مَا هَذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هَذِهِ

---

(۱) [حسن : صحيح الترغيب والترهيب (۱۵۷۲)، كتاب الذكر والدعاء : باب الترغيب في التسبيح والتكبير والتهليل ' أبو يعلى (۲۰۹٤/۶) امام منذریؒ فرماتے ہیں کہ اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔]

(۲) [صحيح : صحيح ترمذي ' ترمذي (۳۳۸۳) كتاب الدعوات : باب ما جاء أن دعوة المسلم مستجابة ' نسائي في السنن الكبرى (۱۰۶۶۷) هداية الرواة (۲۲٤٦) السلسلة الصحيحة (٦٤)]

(۳) [بخاری (۹۹) كتاب العلم : باب الحرص على الحديث]

السِّجِلَّاتِ فَقَالَ إِنَّكَ لَا تُظْلَمُ قَالَ فَتُوضَعُ السِّجِلَّاتُ فِي كَفَّةٍ وَالْبِطَاقَةُ فِي كَفَّةٍ فَطَاشَتْ السِّجِلَّاتُ وَثَقُلَتْ الْبِطَاقَةُ فَلَا يَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللَّهِ شَيْءٌ ﴾

''بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام مخلوق کے سامنے میری امت میں سے ایک شخص کا انتخاب فرمائیں گے۔ اس کے سامنے اس کے اعمال کے ننانوے رجسٹر کھولے جائیں گے' ہر رجسٹر کا طول و عرض انسان کی حدِ نظر کے برابر ہو گا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا' کیا تجھے ان (رجسٹروں میں لکھی ہوئی باتوں میں سے) کسی ایک بات پر بھی اعتراض ہے؟ کیا میرے کراماً کاتبین فرشتوں نے تجھ پر ظلم تو نہیں کیا؟ وہ جواب دے گا' نہیں اے پروردگار! اللہ تعالیٰ دریافت کرے گا' تجھے کوئی عذر تھا؟ وہ جواب دے گا نہیں اے پروردگار! پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا' ہاں ہمارے پاس تیری ایک نیکی ہے اور آج کے دن تجھ پر ظلم نہ ہو گا۔ چنانچہ ایک چھوٹا سا کاغذ کا پرزہ نکالا جائے گا' اس میں لکھا ہو گا کہ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ ۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تو (اعمال کے) وزن کے وقت موجود رہنا۔ وہ کہے گا' اے میرے پروردگار! ان بہت سے رجسٹروں کے مقابلے میں اس ایک پرزے کی کیا حیثیت ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا' بلاشبہ تجھ پر ظلم نہ ہو گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا' تمام رجسٹروں کو ایک پلڑے میں اور کاغذ کے پرزے کو دوسرے پلڑے میں رکھا جائے گا تو رجسٹروں کا وزن کم ہو گا اور کاغذ کا پرزہ ان پر بھاری پڑ جائے گا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کے نام سے زیادہ کوئی شے وزن والی نہیں ہو گی۔''(۱)

(4) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت نوح (علیہ السلام) نے اپنے بیٹے کو وصیت کرتے ہوئے کہا:

﴿ أُوصِيكَ بِقَوْلِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَإِنَّهَا لَوْ وُضِعَتْ فِي كَفَّةٍ وَوُضِعَتِ السَّمٰوَاتُ وَالْأَرْضُ فِي كَفَّةٍ لَرَجَحَتْ بِهِنَّ ﴾

''میں تمہیں کلمہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہنے کی وصیت کرتا ہوں' بلاشبہ اگر یہ کلمہ ایک پلڑے میں اور آسمان و زمین دوسرے پلڑے میں رکھ دیئے جائیں تو یہ ان سے (وزن میں زیادہ ہونے کے باعث)

(۱) [صحیح : هداية الرواة (٥٤٩٢)' (١٧٣/٤) السلسلة الصحيحة (١٣٥) ترمذی (٢٦٣٩) كتاب الايمان : باب ما جاء فيمن يموت وهو يشهد أن لا اله الا الله ' ابن ماجه (٤٣٠٠) كتاب الزهد : باب ما يرجى من رحمة الله يوم القيامة ' امام حاکمؒ نے اسے صحیح کہا ہے اور امام ذہبیؒ نے ان کی موافقت کی ہے۔]

جھک جائے۔"(۱)

کلمہ "لاحول ولا قوۃ الا باللہ" کی فضیلت

(1) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا:

﴿ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ قُلْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ فَإِنَّهَا كَنْزٌ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ ﴾

"اے عبداللہ بن قیس! کلمہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ کہا کر، کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔"(۲)

(2) حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور فرمایا:

﴿ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلَى قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ﴾

"کیا میں تمہیں جنت کے ایک دروازے کی خبر نہ دوں۔ میں نے عرض کیا، ضرور کیوں نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (وہ یہ کلمہ ہے) لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔(۳)

---

(۱) [صحیح لغیرہ: صحیح الترغیب (۱۵۳۰) کتاب الذکر والدعاء: باب الترغیب فی قول لا اله الا الله وما جاء فی فضلها، بزار فی کشف الأستار (۳۰٦۹)]

(۲) [بخاری (٦۳۸٤) کتاب الدعوات: باب الدعاء اذا علا عقبه، مسلم (۲۷۰٤) کتاب الذکر والدعاء: باب استحباب خفض الصوت بالذکر، ابو داود (۱۵۲٦) کتاب الصلاۃ: باب فی الاستغفار، ترمذی (۳٤٦۱) کتاب الدعوات: باب ما جاء فی فضل التسبیح والتکبیر والتهلیل والتحمید، ابن ماجه (۳۸۲٤) کتاب الأدب: باب ما جاء فی لا حول ولا قوۃ الا بالله، نسائی فی عمل الیوم واللیلة (۳۵٦)]

(۲) [صحیح: صحیح الترغیب والترهیب (۱۵۸۲) کتاب الذکر والدعاء: باب الترغیب فی قول لا حول ولا قوۃ الا بالله، السلسلة الصحیحة (۱۵۲۸) مستدرک حاکم (۲۹۰/٤) مسند احمد (۲۲۸/۵)]

باب الصلاة على النبي ﷺ — نبی کریم ﷺ پر درود کا بیان

نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنے کی اہمیت

❁ نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنے کا اللہ تعالیٰ نے قرآن میں حکم دیا ہے:

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾ [الأحزاب: ٥٦].

”اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی کریم ﷺ پر رحمت بھیجتے ہیں' اے ایمان والو! تم (بھی) ان پر درود بھیجو اور خوب سلام (بھی) بھیجتے رہا کرو۔“

اس آیت سے جہاں یہ معلوم ہوتا ہے کہ اہل ایمان کو نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنے کا حکم دیا گیا ہے' وہاں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور فرشتے بھی نبی کریم ﷺ پر درود بھیجتے ہیں' لیکن یہ یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ کا نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنا آپ ﷺ پر رحمت نازل کرنا ہے اور فرشتوں کا آپ ﷺ پر درود بھیجنا آپ ﷺ کے لیے رحمت کی دعا کرنا ہے۔[1] اس بات کی تائید ایک صحیح حدیث سے بھی ہوتی ہے' جسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّي عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ الَّذِي صَلَّى فِيهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ تَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ﴾

”تم میں سے کوئی شخص جب تک اپنی نماز کی جگہ پر رہے کہ جہاں اس نے نماز پڑھی اور بے وضو نہ ہو تو فرشتے اس پر درود بھیجتے رہتے ہیں اور کہتے ہیں' اے اللہ! اسے بخش دے' اے اللہ! اس پر رحم فرما۔“(٢)

❁ نبی ﷺ کا نام سن کر درود نہ پڑھنے والے پر آپ ﷺ اور جبرئیل علیہ السلام کی بد دعا:

(1) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿رَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ وَرَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ

---

(١) [تفسير أحكام القرآن (٤٦٧/٣)].

(٢) [بخاری (٤٤٥) كتاب الصلاة : باب الحدث في المسجد].

ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ أَنْ يُغْفَرَ لَهُ وَرَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ أَدْرَكَ عِنْدَهُ أَبَوَاهُ الْكِبَرَ فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ ﴾

''اس شخص کا ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے اور اس شخص کا بھی ناک خاک آلود ہو جس پر رمضان آیا اور اس کے گناہ معاف ہونے سے پہلے رمضان ختم ہو گیا۔ اس شخص کا بھی ناک خاک آلود ہو کہ اس کے والدین یا ان میں سے ایک اس کے پاس بڑھاپے کی عمر کو پہنچے لیکن وہ (ان کی خدمت واطاعت کر کے) جنت کا مستحق نہ ہو سکے۔'' (۱)

(2) حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ نے منبر لانے کا حکم دیا' ہم منبر لے آئے۔ آپ ﷺ پہلی سیڑھی پر چڑھے تو آمین کہا' دوسری پر چڑھے تو آمین کہا اور جب تیسری پر چڑھے تو پھر آمین کہا۔ جب آپ ﷺ خطبہ سے فارغ ہو کر منبر سے نیچے اترے تو صحابہ کرام نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! آج ہم نے آپ سے ایسی بات سنی ہے جو پہلے نہیں سنی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿ إِنَّ جِبْرَئِيلَ عَرَضَ لِيْ فَقَالَ : بَعُدَ مَنْ أَدْرَكَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْ لَهُ فَقُلْتُ آمِينَ فَلَمَّا رَقِيْتُ الثَّانِيَةَ قَالَ بَعُدَ مَنْ ذُكِرْتَ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ فَقُلْتُ آمِينَ فَلَمَّا رَقِيْتُ الثَّالِثَةَ قَالَ بَعُدَ مَنْ أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ الْكِبَرَ أَوْ أَحَدَهُمَا فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ فَقُلْتُ آمِينَ ﴾

''جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور انہوں نے کہا' ایسے شخص کے لیے ہلاکت ہے جس نے ماہِ رمضان پایا اور اس کے گناہ نہ بخشے گئے' میں نے اس پر کہا ''آمین'' پھر میں دوسری سیڑھی پر چڑھا تو جبرئیل علیہ السلام نے کہا' ایسے شخص کے لیے ہلاکت ہے جس کے پاس آپ (ﷺ) کا ذکر کیا گیا اور اس نے آپ پر درود نہ بھیجا' میں نے اس پر کہا ''آمین'' پھر میں تیسری سیڑھی پر چڑھا تو جبرئیل علیہ السلام نے کہا' ہلاکت ہے ایسے شخص کے لیے جس نے اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کو بڑھاپے میں پایا اور انہوں نے اسے (اس کی خدمت واطاعت کے بدلے میں) جنت میں داخل نہ کرایا' اس پر میں نے پھر کہا ''آمین''۔ (۲)

---

(۱) [حسن صحیح : صحیح ترمذی ' ترمذی (۳۵۴۵) کتاب الدعوات : باب قول رسول الله رغم أنف رجل ' صحیح الجامع الصغیر (۳۵۱۰) صحیح الترغیب (۱۶۸۰) کتاب الذکر والدعاء : باب الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی]

(۲) [صحیح : صحیح الجامع الصغیر (۷۵) صحیح الترغیب والترهیب (۱۶۷۷) کتاب الذکر والدعاء : باب الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی ' الأدب المفرد (٦٤٤) صحیح ابن حبان (۴۰۹) مستدرک حاکم (۱۵۳/٤) امام حاکمؒ نے اس روایت کو صحیح الاسناد کہا ہے۔]

۞ نبی کریم ﷺ پر درود نہ بھیجنے والا بخیل ہے:

(1) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ الْبَخِيلُ الَّذِي مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ ﴾

''وہ شخص بخیل ہے جس کے پاس میرا (نام) ذکر کیا گیا اور اس نے مجھ پر درود نہ بھیجا۔''(۱)

(2) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میں نکلا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا' آپ نے فرمایا:

﴿ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَبْخَلِ النَّاسِ ؟ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ ! قَالَ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ فَذَلِكَ أَبْخَلُ النَّاسِ ﴾

''کیا میں تمہیں لوگوں میں سب سے زیادہ بخیل شخص کی خبر نہ دوں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا' کیوں نہیں اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا' جس کے پاس میرا ذکر کیا گیا اور اس نے مجھ پر درود نہ بھیجا وہ لوگوں میں سب سے زیادہ بخیل ہے۔''(۲)

۞ جس دعا سے پہلے درود نہ پڑھا جائے وہ دعا معلق رہتی ہے:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ

﴿ إِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتَّى تُصَلِّيَ عَلَى نَبِيِّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴾

''بلاشبہ دعا آسمان وزمین کے درمیان ٹھہری رہتی ہے' اس سے کچھ بھی اوپر نہیں چڑھتا جب تک تم اپنے نبی محمد ﷺ پر درود نہ پڑھ لو۔''(۳)

---

(۱) [صحيح : صحيح الترغيب والترهيب (۱٦٨٣) كتاب الذكر والدعاء : باب الترغيب فى اكثار الصلاة على النبى ' ترمذى (۳٥٤٦) كتاب الدعوات : باب قول رسول الله رغم أنف رجل ' نسائى فى عمل اليوم والليلة (٥٦) مسند احمد (۲۰۱/۱) صحيح ابن حبان (۹۰۹) مستدرك حاكم (٥٤٩/۱) امام حاکمؒ نے اسے صحیح کہا ہے اور امام ذہبیؒ نے ان کی موافقت کی ہے۔ شیخ سلیم ہلالی نے اس روایت کو حسن کہا ہے۔ [التعليق على الأذكار للنووى (۲۸۷/۱)]

(۲) [صحيح لغيره : صحيح الترغيب والترهيب (۱٦٨٤) كتاب الذكر والدعاء : باب الترغيب فى اكثار الصلاة على النبى ' رواه ابن أبى عاصم فى كتاب الصلاة ' صحيح الجامع الصغير (۲۵۵۰)]

(۳) [صحيح لغيره : صحيح الترغيب والترهيب (۱٦٧٦) كتاب الذكر والدعاء: باب الترغيب فى اكثار الصلاة على النبى ' ترمذى (۴۸٦) كتاب الصلاة : باب ما جاء فى فضل الصلاة على النبى ' ایک روایت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی اسی سے ملتا جلتا قول مروی ہے۔[صحيح الترغيب (۱٦٧٥)]

❁ جس مجلس میں درود نہ پڑھا جائے وہ مجلس روزِ قیامت باعثِ حسرت ہو گی:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ مَا قَعَدَ قَوْمٌ مَقْعَدًا لَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَزَّوَجَلَّ وَيُصَلُّوا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَإِنْ دَخَلُوا الْجَنَّةَ لِلثَّوَابِ ﴾

"جس مجلس میں بیٹھے ہوئے لوگ اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کریں اور نبی کریم ﷺ پر درود نہ بھیجیں تو وہ مجلس روزِ قیامت ان پر باعثِ حسرت ہو گی خواہ وہ اپنے نیک اعمال کے بدلے جنت میں داخل ہی ہو جائیں۔" (۱)

❁ نبی کریم ﷺ پر درود نہ پڑھنا جنت کا راستہ کھو دینے کا باعث بن سکتا ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ مَنْ نَسِيَ الصَّلَاةَ عَلَيَّ خَطِئَ طَرِيقَ الْجَنَّةِ ﴾

"جو شخص مجھ پر درود بھیجنا بھول گیا اس نے جنت کا راستہ کھو دیا۔" (۲)

نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنے کی فضیلت

❁ ایک مرتبہ درود بھیجنے والے پر اللہ تعالیٰ دس رحمتیں نازل فرماتا ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا ﴾

"جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔" (۳)

❁ ایک مرتبہ درود بھیجنے سے دس درجے بلند ہوتے ہیں:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ

---

(۱) [صحيح : السلسلة الصحيحة (۷٦)]

(۲) [صحيح لغيره : صحيح الترغيب والترهيب (۱٦۸۲) كتاب الذكر والدعاء : باب الترغيب في اكثار الصلاة على النبي ' ابن ماجه (۹۰۸) كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها : باب الصلاة على النبي ']

(۳) [مسلم (٤۰۸) كتاب الصلاة : باب الصلاة على النبي بعد التشهد ' ابو داود (۱٥۳۰) كتاب الصلاة : باب في الاستغفار ' ترمذي (٤۸٥) كتاب الصلاة : باب ما جاء في فضل الصلاة على النبي ' نسائي (۱۲۹۷/۳) صحيح ابن حبان (۹۰۲)]

خَطِيئَاتٍ وَرُفِعَتْ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ ﴾

''جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور اس کی دس غلطیاں معاف ہو جاتی ہیں اور اس کے دس درجات بلند ہو جاتے ہیں۔'' (۱)

بکثرت درود پڑھنے والا روزِ قیامت نبی ﷺ کے سب سے زیادہ قریب ہوگا:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ أَوْلَى النَّاسِ بِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً ﴾

''روزِ قیامت لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ درود پڑھنے والا ہے۔'' (۲)

بکثرت درود پڑھنے سے گناہوں کی بخشش اور غموں سے نجات حاصل ہوتی ہے:

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا:

﴿ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُكْثِرُ الصَّلَاةَ عَلَيْكَ فَكَمْ أَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلَاتِي فَقَالَ مَا شِئْتَ قَالَ قُلْتُ الرُّبُعَ قَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ النِّصْفَ قَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قَالَ قُلْتُ فَالثُّلُثَيْنِ قَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ أَجْعَلُ لَكَ صَلَاتِي كُلَّهَا قَالَ إِذًا تُكْفَى هَمَّكَ وَيُغْفَرُ لَكَ ذَنْبُكَ ﴾

''اے اللہ کے رسول! میں آپ پر کثرت کے ساتھ درود بھیجتا ہوں تو میں آپ کے لیے کس قدر درود بھیجوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا' جس قدر تو چاہے۔ میں نے عرض کیا' بقدر چوتھائی کے۔ آپ ﷺ نے فرمایا' جس قدر تو چاہے۔ اگر زیادہ کرے تو تیرے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا' بقدر نصف کے۔ آپ ﷺ نے فرمایا' جس قدر تو چاہے اگر (نصف سے بھی) زیادہ کرے تو تیرے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا'

---

(۱) [صحیح : هداية الرواة (۸۸۲) ' (۱/۴۱۵) نسائی (۱۲۹۷) کتاب السهو : باب الفضل فی الصلاة علی النبی ' صحیح الجامع الصغیر (۶۳۵۹) صحیح الترغیب (۱۶۵۷) کتاب الذکر والدعاء : باب الترغیب فی اکثار الصلاة علی النبی ' مسند احمد (۱۰۲/۳) نسائی فی عمل الیوم واللیلة (۶۲) صحیح ابن حبان (۹۰۱) مستدرك حاكم (۵۵۰/۱)]

(۲) [حسن لغيره : صحیح الترغیب (۱۶۶۸) کتاب الذکر والدعاء : باب الترغیب فی اکثار الصلاة علی النبی ' ترمذی (۴۸۴) کتاب الصلاة : باب ما جاء فی فضل الصلاه علی النبی ' صحیح ابن حبان (۹۰۸) التاريخ الكبير للبخاری (۱۷۷/۵)]

بقدر دو تہائی کے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس قدر تو چاہے اگر (دو تہائی سے بھی) زیادہ کرے تو تیرے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا' میں دعا کے تمام اوقات ہی آپ کے لیے خاص کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا' اس وقت یہ تیرے غموں کے لیے کافی ہو گا اور تیرے گناہ معاف ہوں گے۔" (۱)

دعا سے پہلے درود پڑھنے سے دعا قبول ہوتی ہے:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

﴿كُنْتُ أُصَلِّي وَالنَّبِيُّ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ مَعَهُ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَأْتُ بِالثَّنَاءِ عَلَى اللَّهِ ثُمَّ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِي فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ سَلْ تُعْطَهْ سَلْ تُعْطَهْ﴾

"میں نماز ادا کر رہا تھا اور نبی کریم ﷺ کے ساتھ ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ تھے۔ جب میں تشہد میں بیٹھا تو میں نے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی' پھر نبی کریم ﷺ پر درود بھیجا' پھر اپنے لیے دعا کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا' (اب) سوال کر تجھے عطا کیا جائے گا (آپ ﷺ نے دو مرتبہ یہ فرمایا)۔" (۲)

جب تک نبی ﷺ پر درود پڑھا جاتا ہے فرشتے رحمت کی دعا کرتے ہیں:

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّي عَلَيْهِ مَا صَلَّى عَلَيَّ فَلْيُقِلَّ عَبْدٌ مِنْ ذَلِكَ أَوْ لِيُكْثِرْ﴾

"جس نے مجھ پر درود بھیجا تو فرشتے اس کے لیے اس وقت تک رحمت کی دعائیں کرتے رہتے ہیں جب تک وہ مجھ پر درود بھیجتا رہتا ہے' اب بندہ اگر چاہے تو اسے کم پڑھے اور چاہے تو زیادہ پڑھے۔" (۳)

جو نبی کریم ﷺ پر سلام بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر سلام بھیجتا ہے:

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

﴿خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاتَّبَعْتُهُ حَتَّى دَخَلَ نَخْلًا فَسَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ حَتَّى خِفْتُ

(۱) [حسن: هداية الرواة (۸۸۹)' (۴۱۸/۱) ترمذی (۲۴۵۷) کتاب صفة القيامة والرقائق والورع: باب' مستدرك حاكم (۴۲۱/۲) امام حاکمؒ نے اسے صحیح کہا ہے۔]

(۲) [حسن: هداية الرواة (۸۹۱)' (۴۱۹/۱) ترمذی (۵۹۳) کتاب الجمعة: باب ما ذكر في الثناء على الله والصلاة على النبي قبل الدعاء]

(۳) [حسن لغيره: صحيح الترغيب والترهيب (۱۶۶۹) كتاب الذكر والدعاء: باب الترغيب في اكثار الصلاة على النبي' مسند احمد (۴۴۵/۳)]

أَوْ خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ اللَّهُ قَدْ تَوَفَّاهُ أَوْ قَبَضَهُ قَالَ فَجِئْتُ أَنْظُرُ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ مَا لَكَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ قَالَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَام قَالَ لِي أَلَا أُبَشِّرُكَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ لَكَ مَنْ صَلَّى عَلَيْكَ صَلَّيْتُ عَلَيْهِ وَمَنْ سَلَّمَ عَلَيْكَ سَلَّمْتُ ﴾

''رسول اللہ ﷺ (ایک روز گھر سے) نکلے تو میں بھی آپ کے پیچھے گیا۔ آپ ﷺ کھجوروں کے ایک باغ میں داخل ہوئے اور (وہاں) بہت طویل سجدہ کیا حتی کہ مجھے یہ خدشہ لاحق ہوا کہ کہیں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی روح ہی قبض نہ کر لی ہو۔ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی طرف دیکھ ہی رہا تھا کہ آپ ﷺ نے اپنا سر اٹھایا اور فرمایا' اے عبدالرحمٰن! کیا بات ہے؟ میں نے یہ ساری بات بتائی تو آپ ﷺ نے فرمایا' جبرئیل علیہ السلام نے مجھ سے کہا کہ کیا میں آپ کو خوشخبری نہ سناؤں (وہ یہ ہے کہ) اللہ تعالیٰ آپ کے لیے فرماتے ہیں جس نے آپ پر درود بھیجا میں اس پر رحمت نازل کروں گا اور جس نے آپ پر سلام بھیجا میں بھی اس پر سلام بھیجوں گا۔''(۱)

جو نبی ﷺ پر ایک مرتبہ سلام بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ سلام بھیجتا ہے:

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

﴿ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ وَالْبُشْرَى فِي وَجْهِهِ فَقُلْنَا إِنَّا لَنَرَى الْبُشْرَى فِي وَجْهِكَ فَقَالَ إِنَّهُ أَتَانِي الْمَلَكُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ رَبَّكَ يَقُولُ أَمَا يُرْضِيكَ أَنَّهُ لَا يُصَلِّي عَلَيْكَ أَحَدٌ إِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَلَا يُسَلِّمُ عَلَيْكَ أَحَدٌ إِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا ﴾

''ایک روز رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو آپ کا چہرہ خوشی سے چمک رہا تھا۔ ہم نے عرض کیا (اے اللہ کے رسول!) ہم آپ کے چہرے میں خوشی کے آثار دیکھ رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا' میرے پاس فرشتہ آیا اور اس نے کہا' اے محمد! آپ ﷺ کا رب کہتا ہے کہ کیا آپ کے لیے یہ بات باعث مسرت نہیں کہ کوئی شخص بھی آپ پر ایک مرتبہ درود بھیجے میں اس پر دس مرتبہ رحمت نازل کروں اور کوئی شخص آپ پر ایک مرتبہ سلام بھیجے میں اس پر دس مرتبہ سلام بھیجوں۔''(۲)

---

(۱) [حسن لغیرہ : صحیح الترغیب (۱۶۵۸) کتاب الذکر والدعاء : باب الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی ' مسند احمد (۱۹۱/۱) مستدرک حاکم (۲۲۲/۱) امام حاکمؒ نے اس کی سند کو صحیح کہا ہے۔]

(۲) [حسن : صحیح نسائی ' نسائی (۱۲۸۳) کتاب لسھو : باب فضل التسلیم علی النبی ' صحیح الجامع الصغیر (۲۱۹۸) صحیح الترغیب (۱۶۶۱) کتاب الذکر والدعاء : باب الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی ' السلسلۃ الصحیحۃ (۸۲۹)]

❀ جو نبی ﷺ پر سلام بھیجتا ہے نبی ﷺ اس کے سلام کا جواب دیتے ہیں:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ إِلَّا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيَّ رُوحِي حَتّٰى أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ ﴾

”جو شخص مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ مجھ میں میری روح لوٹا دیتے ہیں تاکہ میں اس کے سلام کا جواب دوں۔“(۱)

نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنے کے مسنون الفاظ

مختلف صحیح احادیث میں درود کے مختلف الفاظ ملتے ہیں' جن میں سے چند ایک کا ذکر حسب ذیل ہے:

(1) حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں درود کے یہ لفظ ہیں:

﴿ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ ﴾

”اے اللہ! محمد ﷺ اور آلِ محمد (ﷺ) پر اسی طرح رحمت بھیج جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام اور آلِ ابراہیم (علیہ السلام) پر رحمت بھیجی' یقیناً تعریف اور بزرگی تیرے ہی لیے ہے۔ اے اللہ! محمد ﷺ اور آلِ محمد (ﷺ) پر اسی طرح برکت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام اور آلِ ابراہیم (علیہ السلام) پر برکت نازل فرمائی' یقیناً تعریف اور بزرگی تیرے ہی لیے ہے۔“(۲)

(2) حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں درود کے یہ لفظ ہیں:

﴿ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ ﴾

---

(۱) [حسن : هداية الرواة (۸۸۵) ' (۴۱۶/۱) صحيح الترغيب (۱۶۶۶) كتاب الذكر والدعاء : باب الترغيب في اكثار الصلاة على النبي ' ابو داود (۲۰۴۱) كتاب المناسك : باب زيارة القبور ' مسند احمد (۵۲۷/۲)]

(۲) [بخاری (۳۳۷۰) كتاب أحاديث الأنبياء ' مسلم (۴۰۶) كتاب الصلاة : باب الصلاة على النبي بعد التشهد ' ابو داود (۹۷۶) كتاب الصلاة : باب الصلاة على النبي بعد التشهد ' ترمذی (۴۸۳) كتاب الصلاة : باب ما جاء في صفة الصلاة على النبي ' نسائی (۴۷/۳)]

"اے اللہ! محمد ﷺ پر، آپ ﷺ کی ازواج مطہرات پر اور آپ ﷺ کی اولاد پر اسی طرح رحمت بھیج جس طرح تو نے آلِ ابراہیم (علیہ السلام) پر رحمت بھیجی۔ اے اللہ! محمد ﷺ پر، آپ ﷺ کی ازواج مطہرات پر اور آپ ﷺ کی اولاد پر اسی طرح برکت نازل فرما جس طرح تو نے آلِ ابراہیم (علیہ السلام) پر برکت نازل فرمائی۔ بلاشبہ تو تعریف اور بزرگی والا ہے۔"(۱)

(3) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں درود کے یہ لفظ ہیں:

﴿ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ ﴾

"اے اللہ! اپنے بندے اور رسول محمد ﷺ پر اس طرح رحمت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام پر رحمت نازل فرمائی اور محمد ﷺ اور آلِ محمد (ﷺ) پر اس طرح برکت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام اور آلِ ابراہیم (علیہ السلام) پر برکت نازل فرمائی۔"(۲)

(4) حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں درود کے یہ لفظ ہیں:

﴿ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ ﴾

"اے اللہ! محمد ﷺ اور آلِ محمد (ﷺ) پر اس طرح رحمت نازل فرما جس طرح تو نے آلِ ابراہیم پر رحمت نازل فرمائی اور محمد ﷺ اور آلِ محمد (ﷺ) پر اس طرح برکت نازل فرما جس طرح تو نے آلِ ابراہیم (علیہ السلام) پر تمام جہانوں میں برکت نازل فرمائی، یقیناً تو خوبیوں والا اور بزرگی والا ہے۔"(۳)

(5) حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں درود کے یہ لفظ ہیں:

﴿ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ

---

(۱) [بخاری (٦٣٦٠) کتاب الدعوات : باب هل يصلى على غير النبي، مسلم (٤٠٧) کتاب الصلاة : باب الصلاة على النبي بعد التشهد، أبو داود (٩٧٩) كتاب الصلاة : باب الصلاة على النبي بعد التشهد، نسائي (٤٩/٣) مؤطا (١٦٥/١) أحمد (٤٢٤/٥)]

(۲) [بخاری (٦٣٥٨) كتاب الدعوات : باب الصلاة على النبي، ابن ماجة (٩٠٣) نسائی (١٢٩٣)]

(۳) [مسلم (٤٠٥) كتاب الصلاة : باب الصلاة على النبي بعد التشهد، مؤطا (٣٩٨) كتاب الصلاة : باب ما جاء في الصلاة على النبي، مسند أحمد (١٧٠٧١) ابو داود (٩٨٠) كتاب الصلاة : باب الصلاة على النبي بعد التشهد، ترمذی (٣٢٢٠) كتاب تفسير القرآن : باب ومن سورة الأحزاب، نسائی (١٢٨٤) دارمی (١٣٤٣) ابن حبان (١٩٥٨) عبد الرزاق (١٣٠٨) بیهقی (١٤٦/٢)]

حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ ﴾

"اے اللہ! محمد ﷺ اور آلِ محمد (ﷺ) پر اس طرح رحمت نازل فرما جس طرح تو نے آلِ ابراہیم (علیہ السلام) پر رحمت نازل فرمائی۔ اے اللہ! محمد ﷺ اور آلِ محمد (ﷺ) پر اس طرح برکت نازل فرما جس طرح تو نے آلِ ابراہیم (علیہ السلام) پر برکت نازل فرمائی۔ یقیناً تو خوبیوں والا اور بزرگی والا ہے۔" (۱)

☐ واضح رہے کہ درودِ اکبر' درودِ لکھی' درودِ تاج' درودِ کبریت احمر' درودِ مستغاث' درودِ مقدس اور درودِ تنجینا صحیح احادیث سے ثابت نہیں۔

درود پڑھنے کے خاص اوقات

① **تشہد میں:**

جیسا کہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے یہ ثابت ہے۔ (۲)

② **نمازِ جنازہ میں:**

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے صحابہ میں سے کسی نے انہیں خبر دی کہ

﴿ أَنَّ السُّنَّةَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الجنازةِ أَنْ يُكَبِّرَ الْإِمَامُ ثُمَّ يَقْرَأُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ بَعْدَ التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى سِرًّا فِي نَفْسِهِ "ثُمَّ يُصَلِّي عَلَى النبي" وَيُخْلِصُ الدُّعَاءَ لِلْجَنَازَةِ فِي التَّكْبِيرَاتِ (الثَّلاثِ) ﴾

"نمازِ جنازہ میں سنت طریقہ یہ ہے کہ امام تکبیر کہے' پھر پہلی تکبیر کے بعد سری طور پر اپنے دل میں سورہ فاتحہ پڑھے' پھر نبی ﷺ پر درود بھیجے اور پھر خالص ہو کر (تیسری) تکبیر میں جنازے کے لیے دعا کرے۔" (۳)

③ **بروزِ جمعہ:**

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

(۱) [مسلم (٤٠٦) كتاب الصلاة : باب الصلاة على النبى بعد التشهد ' ابو داود (٩٧٦) كتاب الصلاة : باب الصلاة على النبى بعد التشهد ' ترمذى (٤٨٣) كتاب الصلاة : باب ما جاء فى صفة الصلاة على النبى ' ابن ماجه (٩٠٤) كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها : باب الصلاة على النبى ' نسائى (١٢٨٦) مسند احمد (١٨١٢٧) طبرانى كبير (١١٦/١٩) حميدى (٧١١) ابن الجارود (٢٠٦)]

(۲) [مسلم (٤٠٦) كتاب الصلاة : باب الصلاة على النبى بعد التشهد]

(۳) [الأم للشافعى (٢٣٩/١) بيهقى (٣٩/٤) ابن الجارود (٢٦٥) حاكم (٣٦٠/١)]

﴿إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ قُبِضَ وَفِيهِ النَّفْخَةُ وَفِيهِ الصَّعْقَةُ "فَأَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ" قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرِمْتَ يَقُولُونَ بَلِيتَ فَقَالَ "إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ"﴾

"تمہارے دنوں میں سے افضل دن جمعہ کا ہے' اس میں آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا' اس دن میں ان کی روح قبض ہوئی' اسی میں صور پھونکا جائے گا اور اسی میں بے ہوش کرنا ہے۔ اس دن مجھ پر کثرت کے ساتھ درود بھیجو اس لیے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ پر ہمارا درود کیسے پیش کیا جاتا ہے جبکہ آپ خستہ ہو چکے ہوں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین (کی مٹی) پر انبیاء کے جسموں کو حرام کر دیا ہے۔"(۱)

④ صبح وشام:

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿مَنْ صَلَّى عَلَيَّ حِينَ يُصْبِحُ عَشْرًا وَحِينَ يُمْسِي عَشْرًا أَدْرَكَتْهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾

"جس شخص نے صبح وشام دس دس مرتبہ مجھ پر درود بھیجا اسے بروز قیامت میری شفاعت نصیب ہو گی۔"(۲)

⑤ اذان کے بعد:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ ......﴾

"جب تم مؤذن کو (اذان کہتے ہوئے) سنو تو اس کی مثل کہو جو وہ کہتا ہے' پھر مجھ پر درود بھیجو۔"(۳)

---

(۱) [صحیح : صحیح ابو داود (۱۰٤۷) کتاب الصلاة : باب فضل یوم الجمعة ' صحیح الجامع الصغیر (۲۲۱۲) صحیح الترغیب والترهیب (۱٦۷٤) کتاب الذکر والدعاء : باب الترغیب فی اکثار الصلاة علی النبی ' ابن ماجه (۱۰۸٥) کتاب اقامة الصلاة والسنة فیها : باب فی فضل الجمعة ' نسائی (۳/۹۱-۹۲) دارمی (۱/۳٦۹) مسند احمد (٤/۸) مستدرك حاكم (۱/۲۷۸)]

(۲) [حسن : صحیح الجامع الصغیر (٦۳٥۷)]

(۳) [مسلم (۳۸٤) کتاب الصلاة : باب استحباب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه ' ابو داود (٥۲۳) کتاب الصلاة : باب ما یقول اذا سمع المؤذن ' ترمذی (۳٦۱٤) کتاب المناقب : باب فی فضل النبی ' مسند احمد (٦٥۷۹) نسائی (٦۷۷) ابن حبان (۱٦۹۰) ابن خزیمة (٤۱۸) ابو عوانة (۱/۳۳٦-۳۳۷) شرح السنة للبغوی (٤۲۱) بیهقی (۱/٤۰۹)]

☐ واضح رہے کہ اذان سے پہلے درود پڑھنا سنت سے ثابت نہیں۔

⑥ دعا سے پہلے:

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

﴿بَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَاعِدٌ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى فَقَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ "عَجِلْتَ أَيُّهَا الْمُصَلِّي إِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمَدِ اللّٰهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ وَصَلِّ عَلَيَّ ثُمَّ ادْعُهُ" قَالَ ثُمَّ صَلّٰى رَجُلٌ آخَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَصَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ "أَيُّهَا الْمُصَلِّي ادْعُ تُجَبْ"﴾

"ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی (مسجد میں) داخل ہوا، نماز شروع کی اور (نماز کے بعد) دعا کرنے لگا کہ اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اے نمازی! تو نے جلد بازی سے کام لیا۔ جب تم نماز پڑھو اور پھر دعا کے لیے بیٹھو تو (پہلے) اللہ کی شان کے مطابق اس کی حمد و ثناء بیان کرو اور مجھ پر درود بھیجو پھر دعا کرو۔ حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر اس کے بعد ایک دوسرے آدمی نے آکر نماز پڑھی (اور نماز سے فارغ ہو کر) اللہ کی حمد و ثناء بیان کی اور نبی کریم ﷺ پر درود بھیجا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے نمازی! دعا کر قبول کی جائے گی۔" (۱)

⑦ ہر مجلس میں نبی ﷺ پر درود پڑھنا چاہیے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جس مجلس میں بیٹھے ہوئے لوگ اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کریں اور نبی کریم ﷺ پر درود نہ بھیجیں تو وہ مجلس روزِ قیامت ان پر باعثِ حسرت ہو گی خواہ وہ اپنے نیک اعمال کے بدلے جنت میں داخل ہی ہو جائیں۔ (۲)

⑧ جب بھی کوئی نبی کریم ﷺ کا نام سنے:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، وہ شخص بخیل ہے جس کے پاس میرا

---

(۱) [صحیح : صحیح الترغیب والترهیب (۱٦٤٣) كتاب الذكر والدعاء : باب الترغیب فی كلمات یستفتح بها الدعاء، ترمذی (۳٤٧٦) كتاب الدعوات : باب ما جاء فی جامع الدعوات عن النبی ﷺ، ابو داود (۱٤٨١) كتاب الصلاة : باب الدعاء، نسائی (٤٤/۳) مسند احمد (۱۸/٦) ابن حبان (۱۹٦۰) ابن خزیمة (۷۱۰) اس حدیث کو امام ترمذیؒ نے حسن کہا ہے۔]

(۲) [صحیح : السلسلة الصحیحة (۷٦)]

(نام) ذکر کیا گیا اور اس نے مجھ پر درود نہ بھیجا۔(۱)

درود کے متعلق چند ضعیف روایات

(1) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ لَا وُضُوءَ لِمَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ ﴾

"جس نے نبی پر درود نہ بھیجا اس کا وضوء نہیں ہوا۔"(۲)

(2) ایک روایت میں یہ لفظ ہیں:

﴿ مَنْ حَجَّ حَجَّةَ الْإِسْلَامِ وَزَارَ قَبْرِيْ وَغَزَا غَزْوَةً وَصَلّٰى عَلَيَّ فِي الْقُدْسِ لَمْ يَسْأَلْهُ اللّٰهُ فِيْمَا افْتَرَضَ عَلَيْهِ ﴾

"جس نے اسلام کا حج کیا، میری قبر کی زیارت کی، جہاد کیا اور بیت المقدس میں مجھ پر درود بھیجا تو اللہ تعالیٰ اس سے اپنے فرض کردہ کاموں کے بارے میں سوال نہیں کرے گا۔"(۳)

(3) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثَمَانِيْنَ مَرَّةً غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ ذُنُوْبَ ثَمَانِيْنَ عَامًا ﴾

"جس نے بروز جمعہ اسی (80) مرتبہ مجھ پر درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس کے اسی (80) سال کے گناہ معاف فرمادیں گے۔"(٤)

(4) ایک روایت میں یہ لفظ ہیں:

﴿ الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَفْضَلُ مِنْ عِتْقِ الرِّقَابِ ﴾

"نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنا غلام آزاد کرنے سے افضل ہے۔"(٥)

---

(١) [صحيح : صحيح الترغيب والترهيب (١٦٨٣) كتاب الذكر والدعاء : باب الترغيب في اكثار الصلاة على النبي ' ترمذى (٣٥٤٦)]

(٢) [ضعيف : ضعيف الجامع الصغير (٦٣١٦) السلسلة الضعيفة (٢١٦٧)]

(٣) [موضوع : السلسلة الضعيفة (٢٠٤)]

(٤) [موضوع : السلسلة الضعيفة (٢١٥)]

(٥) [موضوع : المقاصد الحسنة (٦٣٠)]

باب ادعية الليل والنهار — دن رات کی دعاؤں کا بیان

فصل اول :

صبح وشام کی دعائیں

صبح وشام کے اذکار کی ترغیب

کتاب و سنت میں متعدد مقامات پر صبح وشام کے اذکار کی ترغیب دلائی گئی ہے جیسا کہ چند ایک دلائل حسب ذیل ہیں:

(1) ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

﴿ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ ﴾ [غافر : ٥٥]

''اور صبح وشام اپنے رب کی تسبیح اور حمد بیان کیا کر۔''

(2) ایک دوسرے مقام پر فرمایا کہ

﴿ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا ﴾ [طه : ١٣٠]

''اور اپنے رب کی تسبیح اور حمد بیان کرتا رہ سورج نکلنے سے پہلے اور سورج ڈوبنے سے پہلے۔''

(3) سورۂ احزاب میں ہے کہ

﴿ وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ﴾ [الأحزاب : ٤٢]

''اور صبح وشام اس (اللہ) کی پاکیزگی بیان کرو۔''

(4) سورۂ روم میں ہے کہ

﴿ فَسُبْحَانَ اللَّهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ ﴾ [الروم : ١٧]

''اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرو جب تم شام کرو اور جب تم صبح کرو۔''

(5) سورۂ اعراف میں ہے کہ

﴿ وَاذْكُر رَّبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعاً وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ

وَلَا تَكُن مِّنَ الْغَافِلِينَ ﴾ [الأعراف: ٢٠٥]

”(اے شخص!) اپنے رب کا ذکر کر اپنے دل میں عاجزی کے ساتھ اور خوف کے ساتھ اور زور کی آواز کی نسبت کم آواز کے ساتھ صبح اور شام اور اہل غفلت میں سے مت ہونا۔“

(6) سورۂ انعام میں ارشاد ہے کہ

﴿ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُم بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ ﴾ [الأنعام: ٥٢]

”اور ان لوگوں کو مت نکالیے جو صبح و شام اپنے رب کو پکارتے ہیں' خاص اس کی رضامندی کا قصد وارادہ رکھتے ہیں۔“

(7) سورۂ نور میں ہے کہ

﴿ فِي بُيُوتٍ أَذِنَ اللَّهُ أَن تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ يُسَبِّحُ لَهُ فِيهَا بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللَّهِ ﴾ [النور: ٣٦-٣٧]

”ان گھروں (یعنی مساجد) میں جن کے بلند کرنے اور جن میں اپنے نام کی یاد کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے وہاں صبح و شام اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے ہیں۔ ایسے لوگ جنہیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل نہیں کرتی۔“

(8) سورۂ ص میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

﴿ إِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهُ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِشْرَاقِ ﴾ [ص: ١٨]

”ہم نے پہاڑوں کو اس (یعنی حضرت داود علیہ السلام) کے تابع کر رکھا تھا کہ اس کے ساتھ شام اور صبح کو تسبیح خوانی کیا کریں۔“

(9) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿ لَأَنْ أَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ يَذْكُرُونَ اللَّهَ تَعَالَى مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ أَرْبَعَةً مِنْ وَلَدِ إِسْمَعِيلَ وَلَأَنْ أَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ يَذْكُرُونَ اللَّهَ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ أَرْبَعَةً ﴾

”میں ایسے لوگوں کے ساتھ صبح کی نماز سے سورج نکلنے تک بیٹھوں جو ذکر الٰہی میں مصروف رہتے ہیں یہ مجھے زیادہ محبوب ہے کہ میں اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے چار غلام آزاد کروں اور میں ایسے لوگوں کے ساتھ بیٹھوں جو ذکر الٰہی میں عصر کی نماز سے سورج کے غروب ہونے تک مصروف رہتے ہیں یہ مجھے زیادہ محبوب

ہے کہ میں اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے چار غلام آزاد کروں۔"(۱)

(10) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿مَنْ صَلَّى الْغَدَاةَ فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللّٰهَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهُ كَأَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَامَّةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ﴾

"جس شخص نے فجر کی نماز باجماعت ادا کی' اس کے بعد سورج نکلنے تک بیٹھا' اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہا' پھر دو رکعت (نفل) ادا کیے تو اس کو مکمل حج اور عمرہ کے ثواب کے برابر اجر حاصل ہو گا۔ آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا کہ مکمل (حج و عمرہ کا ثواب ہو گا)۔"(۲)

صبح و شام کی مسنون دعائیں

(1) صبح کے وقت (ایک مرتبہ) یہ دعا پڑھنی چاہیے:

﴿ أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ رَبِّ أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِي هٰذَا النَّهَارِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِي هٰذَا النَّهَارِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوءِ الْكِبَرِ رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ ﴾

"ہم نے صبح کی اور اللہ کے ملک نے صبح کی اور تمام تعریف اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ اکیلا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کے لیے بادشاہی اور اسی کے لیے حمد و ثناء ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے میرے رب! اس دن میں جو خیر ہے اور جو اس کے بعد میں خیر ہے' میں تجھ سے اس کا سوال کرتا ہوں اور اس دن کے شر سے اور اس کے بعد والے دن کے شر سے تیری

---

(۱) [حسن : صحيح ابو داود ' ابو داود (٣٦٦٧) كتاب العلم : باب فى القصص ' هداية الرواة (٩٣٠) ' (٤٣٣/١) صحيح الترغيب والترهيب (٤٦٥) كتاب الصلاة : باب الترغيب فى جلوس المرء فى مصلاه بعد صلاة الصبح وصلاة العصر ' صحيح الجامع الصغير (٥٠٣٦) السلسلة الصحيحة (٢٩١٦)]

(٢) [حسن لغيره : هداية الرواة (٩٣١) ' (٤٣٤/١) صحيح الترغيب والترهيب (٤٦٤) كتاب الصلاة : باب الترغيب فى جلوس المرء فى مصلاه بعد صلاة الصبح وصلاة العصر ' ترمذى (٥٨٦) كتاب الجمعة : باب ذكر ما يستحب من الجلوس فى المسجد بعد صلاة]

پناہ چاہتا ہوں۔ اے میرے رب! میں سستی اور بڑھاپے کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے میرے رب! میں عذابِ جہنم اور عذابِ قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔"

اور شام کے وقت (ایک مرتبہ) یہ دعا پڑھنی چاہیے:

﴿ اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ رَبِّ اَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوءِ الْكِبَرِ رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ ﴾

"ہم نے شام کی اور اللہ کے ملک نے شام کی اور تمام تعریف اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ اکیلا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کے لیے بادشاہی اور اسی کے لیے حمد و ثناء ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے میرے رب! اس رات میں جو خیر ہے اور جو اس کے بعد میں خیر ہے' میں تجھ سے اس کا سوال کرتا ہوں اور اس رات کے شر سے اور اس کے بعد والی رات کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے میرے رب! میں سستی اور بڑھاپے کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے میرے رب! میں عذابِ جہنم اور عذابِ قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔"

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح و شام یہ دعائیں پڑھا کرتے تھے۔(۱)

(2) صبح کے وقت (ایک مرتبہ) یہ دعا پڑھنی چاہیے:

﴿ اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ﴾

"اے اللہ! تیرے نام کے ساتھ ہم نے صبح کی اور تیرے نام کے ساتھ ہم نے شام کی اور تیرے ہی نام کے ساتھ ہم زندہ ہیں اور تیرے ہی نام کے ساتھ ہم مریں گے اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے۔"

اور شام کے وقت (ایک مرتبہ) یہ دعا پڑھنی چاہیے:

﴿ اَللّٰهُمَّ بِكَ اَمْسَيْنَا وَ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ النُّشُورُ ﴾

---

(۱) [مسلم (۲۷۲۳) کتاب الذکر والدعاء : باب التعوذ من شر ما عمل ومن شر ما لم یعمل ' ترمذی (۳۳۹۰) کتاب الدعوات : باب ما جاء فی الدعاء اذا أصبح واذا أمسى ' ابو داود (۵۰۷۱) کتاب الأدب : باب ما يقول اذا أصبح ' نسائی فی السنن الکبری (۹۸۵۱/٤) وفی عمل الیوم واللیلة (۵۷۸) مسند احمد (٤١٩٢) ابن السنی فی عمل الیوم واللیلة (۳٦) ابن ابی شیبة (۲۳۸/۱۰) ابن حبان (۹٦۳) أبو يعلى (٥٠١٤)]

"اے اللہ! تیرے نام کے ساتھ ہم نے شام کی اور تیرے نام کے ساتھ ہم نے صبح کی اور تیرے ہی نام کے ساتھ ہم زندہ ہیں اور تیرے ہی نام کے ساتھ ہم مریں گے اور تیری ہی طرف اٹھ کر جانا ہے۔"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام کو صبح وشام پڑھنے کے لیے ان دعاؤں کی تلقین فرمایا کرتے تھے۔(۱)

(3) صبح (ایک مرتبہ) اور شام (ایک مرتبہ) یہ دعا پڑھنی چاہیے:

﴿ اللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ لَكَ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ ﴾

"اے اللہ! تو ہی میرا رب ہے' تیرے سوا کوئی معبود نہیں' تو نے مجھے پیدا فرمایا اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں اپنی طاقت کے مطابق تیرے عہد اور تیرے وعدے پر قائم ہوں' میں تیرے ذریعے سے اس چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جس کا میں نے ارتکاب کیا' میں تیرے سامنے تیرے انعام کا اقرار کرتا ہوں اور میں اپنے گناہوں کا بھی اقرار کرتا ہوں لہٰذا تو مجھے معاف کر دے' حقیقت یہ ہے کہ گناہوں کو تیرے سوا کوئی بھی معاف نہیں کر سکتا۔"

اس دعا کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ

﴿ مَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ قَبْلَ أَنْ يُمْسِيَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوقِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ﴾

"جو شخص یقین کی حالت میں دن کو یہ دعا پڑھے گا اور اسی دن شام سے پہلے فوت ہو گیا تو وہ جنت میں جائے گا اور جو شخص یقین کی حالت میں رات کو یہ دعا پڑھے گا اور پھر اسی رات صبح سے پہلے فوت ہو گیا تو جنت

(۱) [صحیح : صحیح ترمذی' ترمذی (۳۳۹۱) کتاب الدعوات : باب ما جاء فی الدعاء اذا أصبح واذا أمسی' ابو داود (۵۰۶۸) کتاب الأدب : باب ما یقول اذا أصبح' ابن ماجه (۳۸۶۸) کتاب الدعاء : باب ما یدعو به الرجل اذا أصبح واذا أمسی' الأدب المفرد للبخاری (۱۱۹۹) نسائی فی عمل الیوم واللیلة (۵٦٤/۸) مسند احمد (۳٥٤/۲) ابن حبان (۲۳٥٤) ابن أبی شیبة (۲٤٤/۱۰) حافظ ابن حجرؒ نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح غریب ہے۔[نتائج الأفکار (۸۳)] شیخ سلیم ہلالی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ [التعلیق علی الأذکار للنووی (۱۹٦/۱)]

میں جائے گا۔''(۱)

(4) صبح (ایک مرتبہ) اور شام (ایک مرتبہ) آیت الکرسی پڑھنی چاہیے:

﴿ اللَّهُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لاَ تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلاَ نَوْمٌ ، لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الأَرْضِ مَن ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلاَّ بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلاَ يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلاَّ بِمَا شَاء وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضَ وَلاَ يَؤُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ﴾ [البقرة : ٢٥٥]

''اللہ (وہ ہے کہ) اس کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں' وہ زندہ اور نگران ہے' نہ اسے اونگھ آتی ہے اور نہ نیند' اسی کے لیے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں' کون ہے جو اس کے ہاں سفارش کر سکے مگر اس کی اجازت کے ساتھ' وہ علم رکھتا ہے اُن چیزوں کا جو ان کے سامنے ہیں اور جو ان کے پیچھے ہیں اور وہ لوگ اس کے علم میں سے کسی چیز کا بھی احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنا کہ وہ خود چاہے' اس کی کرسی نے آسمانوں اور زمین کو گھیر رکھا ہے' ان دونوں کی حفاظت اسے نہیں تھکاتی اور وہ بلند ہے اور عظمت والا ہے۔''

جو شخص صبح کے وقت یہ آیت پڑھتا ہے وہ شام تک اور جو شام کے وقت پڑھتا ہے وہ صبح تک جنات کے حملے سے محفوظ ہو جاتا ہے۔(۲)

(5) صبح (ایک مرتبہ) اور شام (ایک مرتبہ) یہ دعا پڑھنی چاہیے:

﴿اَللّٰهُمَّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ ﴾

''اے اللہ! اے غیب اور حاضر کو جاننے والے! آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے! ہر چیز کے پروردگار اور مالک! میں شہادت دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں۔ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اپنے نفس کے شر سے اور شیطان کے شر اور اس کی شراکت سے۔''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا' اے اللہ کے

---

(۱) [بخاری (٦٣٠٦) كتاب الدعوات : باب أفضل الاستغفار' ترمذی (٢٢٩/٤) كتاب الدعوات : باب منه ' مسند احمد (١٢٢/٤) مستدرك حاكم (٤٥٨/٢) شرح السنة للبغوی (١٣٠٨) طبرانی (٧١٧٢-٧١٧٤)]

(۲) [صحيح : صحيح الترغيب والترهيب (٦٦٢) كتاب النوافل : باب الترغيب فی آيات وأذكار يقولها اذا أصبح واذا أمسى ' نسائی فی عمل اليوم والليلة (٩٦٠)]

رسول! مجھے کوئی ایسے کلمات سکھایئے جو میں صبح کے وقت اور شام کے وقت پڑھا کروں تو آپ ﷺ نے انہیں یہ کلمات سکھائے اور فرمایا کہ صبح و شام اور سوتے وقت یہ کلمات پڑھا کرو۔(۱)

(6) صبح (ایک مرتبہ) اور شام (ایک مرتبہ) یہ دعا پڑھنی چاہیے:

﴿ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي وَآمِنْ رَوْعَاتِي اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ فَوْقِي وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي ﴾

”اے اللہ! بے شک میں تجھ سے دنیا و آخرت میں عافیت کا سوال کرتا ہوں‘ اے اللہ! بے شک میں تجھ سے اپنے دین‘ اپنی دنیا‘ اپنے اہل و عیال اور اپنے مال میں معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں‘ اے اللہ! میرے عیبوں پر پردہ ڈال دے اور میری گھبراہٹوں کو امن دے‘ اے اللہ! میرے سامنے سے‘ میرے پیچھے سے‘ میری دائیں طرف سے‘ میری بائیں طرف سے اور میرے اوپر سے میری حفاظت فرما‘ اور میں تیری عظمت کے ساتھ اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ میں اپنے نیچے سے اچانک ہلاک کر دیا جاؤں۔“

اس دعا کے متعلق حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا صبح کے وقت اور شام کے وقت (کبھی) نہیں چھوڑا کرتے تھے۔(۲)

(7) صبح و شام میں سو مرتبہ یا دس مرتبہ اور (اگر انسان سستی کا شکار ہو تو) ایک مرتبہ ہی یہ دعا پڑھے:

---

(۱) [صحیح : صحیح ترمذی ‘ ترمذی (۳۳۹۲) کتاب الدعوات : باب منه ‘ ابو داود (۵۰۶۷) کتاب الأدب : باب ما یقول اذا أصبح ‘ الأدب المفرد للبخاری (۱۲۰۲) مسند احمد (۱۰/۱) نسائی فی عمل الیوم واللیلة (۱۱) دارمی (۲۹۲/۲) ابن حبان (۱۵۵/۲) حاکم (۵۱۳/۱) صحیح الجامع الصغیر (۴۴۰۲) صحیح الترغیب (۶۰۸) السلسلة الصحیحة (۲۷۵۳) امام ترمذیؒ نے اس روایت کو حسن صحیح کہا ہے۔ امام حاکمؒ نے اسے صحیح کہا ہے اور امام ذہبیؒ نے ان کی موافقت کی ہے۔ امام نوویؒ نے اسے صحیح کہا ہے۔[الأذکار (۱۹۸/۱) شیخ سلیم ہلالی نے بھی اس روایت کو صحیح کہا ہے۔[أیضا]

(۲) [صحیح : صحیح ابو داود ‘ ابو داود (۵۰۷۴) کتاب الأدب : باب ما یقول اذا أصبح ‘ ابن ماجه (۳۸۷۱) کتاب الدعاء : باب ما یدعو به الرجل اذا أصبح واذا أمسی ‘ نسائی فی عمل الیوم واللیلة (۵۶۶) ابن حبان (۲۳۶۵۔الموارد) مستدرک حاکم (۵۱۷/۱) ابن أبی شیبة (۲۳۹/۱۰) امام حاکمؒ نے اس روایت کو صحیح کہا اور امام ذہبیؒ نے ان کی موافقت کی ہے۔ امام نوویؒ نے بھی اسے صحیح کہا ہے۔[الأذکار (۲۰۶/۱)]

﴿ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴾

''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں' وہ اکیلا ہے' کوئی اس کا شریک نہیں' اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔''(۱)

(8) صبح (ایک مرتبہ) اور شام ایک مرتبہ یہ دعا پڑھنی چاہیے:

﴿ أَصْبَحْنَا عَلَى فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ وَعَلَى كَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ وَعَلَى دِينِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى مِلَّةِ أَبِينَا إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴾

''ہم نے فطرتِ اسلام' کلمہ اخلاص' اپنے نبی محمد ﷺ کے دین اور اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام حنیف کی ملت پر صبح کی اور وہ مشرک نہیں تھے۔''

حضرت عبدالرحمٰن بن ابزی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صبح کے وقت اور شام کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے (البتہ اتنا یاد رہے کہ یہ دعا شام کو پڑھتے وقت أَصْبَحْنَا کی جگہ أَمْسَيْنَا کہنا چاہیے)۔(۲)

(9) سورۃ الاخلاص اور معوذتین صبح و شام تین تین مرتبہ پڑھنی چاہئیں:

﴿ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ اللَّهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ ۝ وَلَمْ يُولَدْ ۝ وَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ ۝ ﴾

''آپ کہہ دیجئے کہ وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد۔ اور نہ ہی کوئی اس کا ہمسر ہے۔''

---

(۱) [100 مرتبہ کے لیے دیکھئے: بخاری (۶۴۰۳) کتاب الدعوات : باب فضل التهليل ' مسلم (۲۶۹۱) کتاب الذکر والدعاء : باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء ' مؤطا (۴۸۶) کتاب القرآن : باب ما جاء فی ذکر الله ' مسند احمد (۸۰۱۴) ترمذی (۳۴۶۸) ۔ 10 مرتبہ کے لیے دیکھئے: صحیح الترغیب والترهیب (۴۷۲) کتاب الصلاة : باب الترغیب فی أذکار یقولها بعد الصبح والعصر والمغرب ' ترمذی (۳۵۵۳) اور 1 مرتبہ کے لیے دیکھئے: صحیح ابو داود ' ابو داود (۵۰۷۷) کتاب الأدب : باب ما یقول اذا أصبح ' ابن ماجه (۳۸۶۷) کتاب الدعاء : باب ما یدعو به الرجل اذا أصبح ' مسند احمد (۶۰/۴) نسائی فی عمل الیوم واللیلة (۲۷) طبرانی کبیر (۲۴۸/۵) ابن أبی شیبة (۲۴۴/۱۰)]

(۲) [صحیح : مسند احمد (۴۰۶/۳) نسائی فی عمل الیوم واللیلة (۳۴۳) ابن السنی فی عمل الیوم واللیلة (۳۳) دارمی (۲۹۲/۲) طبرانی فی الدعاء (۲۹۴) شیخ سلیم ہلالی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ [التعلیق علی الأذکار للنووی (۲۱۱/۱)]

﴿ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ○ مِن شَرِّ مَا خَلَقَ ○ وَمِن شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ○ وَمِن شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ ○ وَمِن شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ﴾

”آپ کہہ دیجئے کہ میں صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں۔ ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے۔اور اندھیری رات کی تاریکی کے شر سے جب اس کا اندھیرا پھیل جائے۔اور گرہ (لگا کران) میں پھونکنے والیوں کے شر سے بھی۔اور حسد کرنے والے کی برائی سے بھی جب وہ حسد کرے۔“

﴿ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ○ مَلِكِ النَّاسِ ○ إِلَهِ النَّاسِ ○ مِن شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ○ الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ ○ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ ﴾

”آپ کہہ دیجئے کہ میں لوگوں کے پروردگار کی پناہ میں آتا ہوں‘لوگوں کے مالک کی (اور) لوگوں کے معبود کی (پناہ میں)‘وسوسہ ڈالنے والے پیچھے ہٹ جانے والے کے شر سے‘جو لوگوں کے سینوں میں وسوسہ ڈالتا ہے‘(خواہ) وہ جنوں میں سے ہو یا انسانوں میں سے۔“

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے‘جو شخص یہ سورتیں صبح وشام تین تین مرتبہ پڑھے گا تو یہ اسے دنیا کی ہر چیز سے کافی ہو جائیں گی۔(۱)

(10) صبح وشام تین تین مرتبہ یہ دعا پڑھنی چاہیے:

﴿ اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي بَدَنِي اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي سَمْعِي اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي بَصَرِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنتَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنتَ ﴾

”اے اللہ! مجھے میرے جسم میں عافیت دے ‘اے اللہ! مجھے میرے کانوں میں عافیت دے ‘اے اللہ! مجھے میری آنکھوں میں عافیت دے ‘ تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں ‘اے اللہ! میں کفر اور تنگدستی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور عذابِ قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں‘تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں۔“(۲)

(11) صبح وشام ایک ایک مرتبہ یہ دعا پڑھنی چاہیے:

---

(۱) [حسن صحیح : صحیح الترغیب (٦٤٩) کتاب النوافل : باب الترغیب فی آیات وأذکار یقولها اذا أصبح واذا أمسی ‘ ابو داود (٥٠٨٢) کتاب الأدب : باب ما یقول اذا أصبح]

(۲) [حسن : صحیح ابو داود ‘ ابو داود (٥٠٩٠) کتاب الأدب : باب ما یقول اذا أصبح ‘ الأدب المفرد (٧٠١)]

﴿يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ أَصْلِحْ لِيْ شَأْنِيْ كُلَّهُ وَلَا تَكِلْنِيْ إِلَى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ﴾

"اے زندہ و جاوید! اے قائم رہنے والے! تیری رحمت کے ذریعے سے میں مدد مانگتا ہوں۔ میرے کام درست فرمادے اور آنکھ جھپکنے کے برابر بھی مجھے میرے نفس کے سپرد نہ کرنا۔"

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو یہ دعا صبح وشام پڑھنے کی نصیحت فرمائی تھی۔(۱)

(12) صبح وشام تین تین مرتبہ یہ دعا پڑھنی چاہیے:

﴿ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ ﴾

"اللہ تعالیٰ اپنی تعریف سمیت پاک ہے۔ اپنی مخلوق کی گنتی کے برابر' اپنے نفس کی رضامندی کے برابر' اپنے عرش کے وزن کے برابر اور اپنے کلمات کی روشنائی کے برابر۔"

صبح کی نماز سے لے کر اشراق تک مسلسل ذکر کرتے رہنے سے یہ دعا صرف تین مرتبہ پڑھنا زیادہ افضل ہے۔(۲)

(13) صبح سو مرتبہ اور شام سو مرتبہ یہ دعا پڑھنی چاہیے:

﴿ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ ﴾

"اللہ تعالیٰ اپنی تعریف سمیت پاک ہے۔"

فرمانِ نبوی ہے کہ جو شخص صبح وشام سو(100) مرتبہ یہ دعا پڑھتا ہے تو قیامت کے دن کوئی شخص اس

---

(۱) [حسن : صحيح الترغيب والترهيب (٦٦١) كتاب النوافل : باب الترغيب فى آيات وأذكار يقولها اذا أصبح واذا أمسى ' السلسلة الصحيحة (٢٢٧) صحيح الجامع الصغير (٥٨٢٠) نسائى فى عمل اليوم والليلة (٥٧٠) بزار فى كشف الأستار (٣١٠٧) حاكم (٥٤٥/١) امام حاکمؒ نے اس روایت کو شیخین کی شرط پر صحیح کہا ہے۔ امام ذہبیؒ نے بھی ان کی موافقت کی ہے۔ حافظ ابن حجرؒ نے اس روایت کو حسن کہا ہے۔[نتائج الأفكار (٨٧٨)] شیخ سلیم ہلالی نے کہا ہے کہ یہ روایت شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔[التعليق على الأذكار للنووى (٢١٣/١)]

(۲) [مسلم (٢٧٢٦) كتاب الذكر والدعاء : باب التسبيح أول النهار وعند النوم ' ترمذى (٣٥٥٥) كتاب الدعوات : باب فى دعاء النبى ' ابو داود (١٥٠٣) كتاب الصلاة : باب التسبيح بالحصى ' ابن ماجه (٣٨٠٨) كتاب الأدب : باب فضل التسبيح ' نسائى (١٣٥١) وفى السنن الكبرى (٩٩٨٩/٦) مسند احمد (٢٣٣٤) ابن حبان (٨٢٨) بغوى (١٢٩٧)]

سے افضل کلمات نہیں لائے گا البتہ وہ شخص جس نے اس طرح کلمات کہے یا اس سے زائد کلمات کہے۔(۱)
نیز اس کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔(۲)

(14) روزانہ ستر (70) سے سو (100) مرتبہ یہ دعا پڑھنی چاہیے:

﴿ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ ﴾

”میں اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگتا ہوں اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں روزانہ 70 مرتبہ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہوں۔(۳) ایک دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' میں روزانہ 100 مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔(٤)

(15) صبح وشام تین تین مرتبہ یہ دعا پڑھنی چاہیے:

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴾

”(میں شروع کرتا ہوں) اس اللہ کے نام سے جس کے نام کے ساتھ زمین و آسمان میں کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہی خوب سننے والا' خوب جاننے والا ہے۔“

---

(۱) [مسلم (٢٦٩٢) كتاب الذكر والدعاء : باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء ' مسند احمد (٨٨٤٤) ابو داود (٥٠٩١) كتاب الأدب : باب ما يقول اذا أصبح ' ترمذى (٣٤٦٩) كتاب الدعوات : باب ما جاء فى فضل التسبيح والتكبير والتهليل والتحميد ' نسائى فى عمل اليوم والليلة (٥٧٣) وفى السنن الكبرى (١٠٦٠٣)]

(۲) [بخارى (٦٤٠٥) كتاب الدعوات : باب فضل التسبيح ' مسلم (٢٦٩١) كتاب الذكر والدعاء : باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء ' مؤطا (٤٨٦) كتاب القرآن : باب ما جاء فى ذكر الله ' مسند احمد (٨٠١٤) ترمذى (٣٤٦٨) كتاب الدعوات : باب ما جاء فى فضل التسبيح والتكبير والتهليل والتحميد' ابن ماجه (٣٨١٢) كتاب الأدب : باب فضل التسبيح ' ابن حبان (٨٤٩) بغوى (١٢٧٢)]

(۳) [بخارى (٦٣٠٧) كتاب الدعوات : باب استغفار النبى فى اليوم والليلة ' ترمذى (٣٢٥٩) كتاب تفسير القرآن : باب ومن سورة محمد]

(٤) [مسلم (٢٧٠٢) كتاب الذكر والدعاء : باب استحباب الاستغفار والاستكثار منه ' ابو داود (١٥١٥) كتاب الصلاة : باب فى الاستغفار ' مسند احمد (١٨٣١٩) نسائى فى السنن الكبرى (١٠٢٧٦/٦) وفى عمل اليوم والليلة (٤٤٦) ابن حبان (٩٣١) بغوى (١٢٨٧)]

اس دعا کے متعلق فرمانِ نبوی ہے کہ

﴿مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُولُ فِي صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ وَمَسَاءِ كُلِّ لَيْلَةٍ...... ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَمْ يَضُرُّهُ شَيْءٌ﴾

جو شخص روزانہ صبح و شام تین تین مرتبہ یہ دعا پڑھے گا اُسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔(۱)

(16) شام کے وقت تین مرتبہ یہ دعا پڑھنی چاہیے:

﴿أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ﴾

"میں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کی پناہ پکڑتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی۔"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جو شخص یہ دعا شام کے وقت تین مرتبہ پڑھے اسے اس رات کسی بھی زہریلے جانور کا ڈسنا نقصان نہیں پہنچائے گا۔(۲) ایک روایت میں ہے ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! گزشتہ شب مجھے بچھو نے کاٹ لیا ہے' آپ ﷺ نے فرمایا تو نے شام کے وقت یہ دعا کیوں نہ پڑھی (اگر تو پڑھتا تو تجھے کوئی زہریلا جانور نقصان نہ پہنچاتا)۔(۳)'

(17) صبح و شام سات سات مرتبہ یہ دعا پڑھنی چاہیے:

﴿حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ﴾

"مجھے اللہ ہی کافی ہے' نہیں ہے کوئی معبودِ برحق مگر وہی' میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور وہ عرشِ عظیم کا رب ہے۔"

فرمانِ نبوی ہے کہ جو شخص صبح و شام سات مرتبہ یہ دعا پڑھے گا اللہ تعالیٰ اسے دنیاوی و اُخروی تمام

---

(۱) [حسن صحیح : صحیح ترمذی ' ترمذی (۳۳۸۸) کتاب الدعوات : باب ما جاء فی الدعاء اذا أصبح واذا أمسی ' ابو داود (۵۰۸۸) کتاب الأدب : باب ما یقول اذا أصبح ' ابن ماجه (۳۸۶۹) کتاب الدعاء : باب ما یدعو به الرجل اذا أصبح واذا أمسی ' مسند احمد (۴۱۸) صحیح الجامع الصغیر (۵۷۴۵) الأدب المفرد (۶۶۰) الکلم الطیب (۲۳)]

(۲) [صحیح : صحیح الترغیب (۶۵۲) کتاب النوافل : باب الترغیب فی آیات وأذکار یقولها اذا أصبح واذا أمسی ' ترمذی (۳۶۰۴) کتاب الدعوات : باب فی الاستعاذة ' مسند احمد (۲۹۰/۲)]

(۳) [مسلم (۲۷۰۹) کتاب الذکر والدعاء : باب فی التعوذ من سوء القضاء ودرك الشقاء وغیره ' ابو داود (۳۸۹۸) کتاب الطب : باب کیف الرقی ' ابن ماجه (۳۵۱۸) کتاب الطب : باب رقیة الحیة والعقرب' مسند احمد (۸۸۸۹) نسائی فی السنن الکبری (۱۰۳۹۷/۶) وفی عمل الیوم واللیلة (۵۶۷)]

فکروں سے کافی ہو جائے گا۔(۱)

(18) صبح وشام تین تین مرتبہ یہ دعا پڑھنی چاہیے:

﴿ رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا ﴾

''میں اللہ کے ساتھ راضی ہو گیا (اس کے) رب ہونے پر' اور اسلام کے ساتھ (اس کے) دین ہونے پر اور محمد ﷺ کے ساتھ (ان کے) نبی ہونے پر۔''

جو شخص صبح وشام یہ دعا پڑھے گا فرمانِ نبوی کے مطابق اللہ تعالیٰ پر قیامت کے روز حق ہوگا کہ اسے خوش کر دیں۔(۲) ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص یہ دعا صبح کے وقت پڑھے گا تو میں ضمانت دیتا ہوں کہ میں (روزِ قیامت) اس کا ہاتھ پکڑے رکھوں گا حتیٰ کہ اسے جنت میں داخل کر دوں گا۔(۳)

---

(۱) [حسن : ابن السنی فی عمل الیوم واللیلة (۷۱) ابو داود (۵۰۸۱) کتاب الأدب : باب ما یقول اذا أصبح ' طبرانی فی الدعاء (۱۰۳۸) شیخ سلیم ہلالی نے [التعلیق علی الأذکار للنووی (۲۱۷/۱)] میں اس روایت کو حسن کہا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ہمارے شیخ (علامہ البانیؒ) نے اس روایت کو ضعیف تو کہا ہے مگر زیادہ درست بات یہ ہے کہ یہ موقوفاً صحیح ہے کیونکہ اس کے تمام راوی ثقہ ہیں' البتہ سنن ابی داود کے یہ الفاظ "صادقا کان أو کاذبا" منکر ہیں جیسا کہ ہمارے شیخ نے اس کی وضاحت فرمائی ہے۔[السلسلة الضعیفة (۵۲۸۷)] علاوہ ازیں اگرچہ یہ روایت موقوف (یعنی صحابی کا قول) ہے مگر مرفوع (رسول اللہ ﷺ کے فرمان) کے حکم میں ہے کیونکہ اس طرح کی بات محض رائے واجتہاد سے نہیں کہی جا سکتی جیسا کہ امام منذریؒ نے بھی فرمایا ہے۔ [الترغیب والترهیب (۹۵۷)]

(۲) [حسن بشواهده : ابن ماجه (۳۸۷۰) کتاب الدعاء : باب ما یدعو به الرجل اذا أصبح واذا أمسی ' ابو داود (۵۰۷۲) کتاب الأدب : باب ما یقول اذا أصبح ' ترمذی (۳۳۸۹) کتاب الدعوات : باب ما جاء فی الدعاء اذا أصبح واذا أمسی ' نسائی فی عمل الیوم واللیلة (۵۶۵) ابن السنی فی عمل الیوم واللیلة (۶۸) مستدرك حاکم (۵۱۸/۱) امام ترمذیؒ نے اس روایت کو حسن کہا ہے۔ امام حاکمؒ نے اس روایت کو صحیح کہا ہے اور امام ذہبیؒ نے ان کی موافقت کی ہے۔ حافظ ابن حجرؒ نے اس روایت کو حسن کہا ہے۔[کما فی الفتوحات الربانیة (۱۰۲/۳)] امام نوویؒ نے اس روایت کو قابلِ حجت قرار دیا ہے۔[الأذکار للنووی (۲۱/۱-۲)] شیخ سلیم ہلالی نے اسے شواہد کی بنا پر حسن کہا ہے۔[أیضا] شیخ ابن بازؒ نے بھی اس روایت کو حسن کہا ہے۔[تحفة الأخیار (۳۹/۱)] البتہ علامہ البانیؒ کے نزدیک یہ روایت ضعیف ہے۔[ضعیف الجامع الصغیر (۵۷۳۴) السلسلة الضعیفة (۵۰۲۰)]

(۳) [حسن لغیره : صحیح الترغیب (۶۵۷) کتاب النوافل : باب الترغیب فی آیات وأذکار یقولها اذا أصبح واذا أمسی ' امام منذریؒ فرماتے ہیں کہ اس روایت کو طبرانی نے حسن سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔]

(19) صبح کے وقت ایک مرتبہ یہ دعا پڑھنی چاہیے:

﴿ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا طَيِّبًا وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا ﴾

''اے اللہ! میں تجھ سے نفع دینے والا علم، پاکیزہ رزق اور مقبول ہونے والا عمل مانگتا ہوں۔''

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب صبح کی نماز سے سلام پھیرتے تو یہ دعا پڑھتے۔(۱)

(20) صبح و شام دس مرتبہ نبی کریم ﷺ پر درود پڑھنا چاہیے، درود کے الفاظ یہ ہیں:

﴿ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ ﴾

فرمانِ نبوی ہے کہ جو شخص مجھ پر صبح دس مرتبہ اور شام دس مرتبہ درود بھیجے گا اسے میری شفاعت نصیب ہو گی۔(۲) نیز یہ بھی یاد رہے کہ چونکہ صبح و شام کے اذکار میں کسی خاص درود کا ذکر نہیں اس لیے جو درود بھی سنت سے ثابت ہیں ان میں سے کوئی بھی پڑھا جا سکتا ہے (واللہ اعلم)۔ جو درود سنت سے ثابت ہیں ان کی تفصیل کے لیے گزشتہ باب ''نبی کریم ﷺ پر درود کا بیان'' ملاحظہ فرمائیے۔

صبح و شام کی چند ایسی دعائیں جو صحیح احادیث سے ثابت نہیں

(1) ﴿ اَللّٰهُمَّ مَا أَصْبَحَ بِي مِنْ نِعْمَةٍ أَوْ بِأَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ ﴾

''اے اللہ! صبح کے وقت مجھ پر یا تیری مخلوق میں سے کسی پر جو بھی انعام ہوا ہے تو وہ تیری طرف سے

---

(۱) [صحيح : صحيح ابن ماجة ، ابن ماجه (۹۲۵) كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها : باب ما يقال بعد التسليم ، نسائي في عمل اليوم والليلة (۱۰۲) مسند احمد (۲۹۴/٦) طبراني كبير (۳۰۵/۲۳) ابو داود طيالسي (٤٨٠) ابن ابي شيبة (۲۳٤/۱۰) عبد الرزاق (۳۱۹۱) ابن السني في عمل اليوم والليلة (۱۰۹) شیخ شعیب ارناؤوط اور شیخ عبد القادر ارناؤوط نے اس کی سند کو حسن کہا ہے۔[التعليق على زاد المعاد (۳۷۵/۲)] حافظ بوصیریؒ کا کہنا ہے کہ اس سند کے تمام راوی ثقہ ہیں سوائے مولیٰ اُم سلمہ کے اس کا حال میں نہیں جانتا۔ شیخ سلیم ہلالی نے بھی مولیٰ اُم سلمہ کے مجہول ہونے کی بنا پر اس روایت کو ضعیف کہا ہے۔[التعليق على الأذكار للنووي (۱۹۲/۱)]

(۲) [حسن : صحيح الجامع الصغير (٦٢٥٧)]

ہے' تو اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہیں' پس تیرے لیے ہی ساری تعریف ہے اور تیرے لیے ہی شکر ہے۔"

حضرت عبد اللہ بن غنام بیاضی رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے صبح کے وقت یہ دعا پڑھی اس نے اس دن کا شکر ادا کر دیا اور جس نے شام کے وقت اسے پڑھا اس نے رات کا شکر ادا کر دیا۔ لیکن یہ روایت کمزور ہونے کی بنا پر قابل حجت نہیں۔(۱)

(2) ﴿ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَصْبَحْتُ أُشْهِدُكَ وَأُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ وَجَمِيعَ خَلْقِكَ أَنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ ﴾

"اے اللہ! یقیناً میں نے ایسی حالت میں صبح کی کہ تجھے گواہ بناتا ہوں اور تیرا عرش اٹھانے والے فرشتوں' تیرے دیگر فرشتوں اور تیری تمام مخلوق کو اس بات پر گواہ بناتا ہوں کہ تو ہی اللہ ہے' تیرے سوا کوئی معبود نہیں' تو اکیلا ہے' تیرا کوئی شریک نہیں اور بلاشبہ محمد ﷺ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں۔"

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جو شخص صبح یا شام کے وقت ایک مرتبہ یہ دعا پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کا چوتھا حصہ جہنم سے آزاد کر دیں گے' جو شخص یہ دعا دو مرتبہ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کا نصف حصہ جہنم سے آزاد کر دیں گے اور جو تین مرتبہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کا تین چوتھائی حصہ آزاد کر دیں گے اور اگر کوئی چار مرتبہ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اسے (مکمل طور پر) جہنم سے آزاد کر دیں گے۔ مگر یہ روایت ثابت نہیں۔(۲)

(3) ﴿ فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ ٥ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَحِينَ تُظْهِرُونَ ٥ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ

---

(۱) [ضعیف : صعيف الجامع الصغير (٥٧٣٠) ضعيف الترغيب والترهيب : كتاب النوافل : باب الترغيب في آيات وأذكار يقولها اذا أصبح واذا أمسى ' الكلم الطيب للألباني (٢٦) ابو داود (٥٠٧٣) كتاب الأدب : باب ما يقول اذا أصبح ' نسائي في عمل اليوم والليلة (٧) ابن حبان (٢٣٦١_الموارد) شیخ سلیم ہلالی نے اس روایت کی سند کو ضعیف کہا ہے اور کہا ہے کہ اس کی سند میں عبد اللہ بن عنبسہ راوی مجہول ہے۔ [التعليق على الأذكار للنووي (٢٠٥/١)]

(۲) [ضعیف : ضعيف الجامع الصغير (٥٧٣١) ضعيف الترغيب (٣٨٣) كتاب النوافل : باب الترغيب في آيات وأذكار يقولها اذا أصبح واذا أمسى ' السلسلة الضعيفة (١٠٤١) ضعيف ابو داود ' ابو داود (٥٠٦٩) كتاب الأدب : باب ما يقول اذا أصبح ' اس روایت کی سند میں عبد الرحمن بن عبد المجید راوی مجہول ہے۔ امام ذہبیؒ نے اس کے متعلق کہا ہے کہ " لا يعرف " [ميزان (٥٧٧/١)] اور حافظ ابن حجرؒ نے اسے مجہول کہا ہے۔ [تقريب (٤٨٩/١)] شیخ سلیم ہلالی نے اس روایت کو ضعیف کہا ہے۔ [التعليق على الأذكار للنووي (٢٠٣/١)]

وَيُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذَٰلِكَ تُخْرَجُونَ ﴾ [الروم: ١٧-١٩]

"پس اللہ تعالیٰ کی تسبیح پڑھا کرو جب کہ تم شام کرو اور جب صبح کرو۔ تمام تعریفوں کے لائق آسمان و زمین میں صرف وہی ہے' تیسرے پہر کو اور ظہر کے وقت بھی (اس کی پاکیزگی بیان کیا کرو)۔ وہی زندہ کو مردہ سے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے اور وہی زمین کو اس کی موت (یعنی بنجر ہونے) کے بعد زندہ کرتا ہے' اسی طرح تم بھی نکالے جاؤ گے۔"

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص صبح کے وقت ان آیات کو پڑھے گا تو جو خیر و برکت اس سے اس دن فوت ہو چکی ہے وہ اس کو پالے گا اور جو شخص ان آیات کو شام کے وقت پڑھے گا تو وہ خیر و برکت جو اس سے فوت ہو چکی ہے اس کو پالے گا۔ لیکن یہ روایت شدید کمزور ہے' جیسا کہ علامہ البانی اور دیگر محققین کی اس کے متعلق یہی رائے ہے۔(۱)

(4) ﴿ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ مَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ ﴾

"اللہ پاک ہے اپنی تعریف سمیت' کچھ کرنے کی طاقت نہیں مگر اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہی' جو اللہ چاہے گا وہی ہو گا اور جو نہیں چاہے گا نہیں ہو گا۔"

ایک روایت میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو یہ دعا سکھائی اور فرمایا کہ جو شخص یہ دعا صبح کو پڑھے گا تو شام تک محفوظ ہو جائے گا اور جو شام کو پڑھے وہ صبح تک محفوظ ہو جائے گا۔ لیکن یہ روایت ضعیف ہے۔(۲)

---

(۱) [ضعيف جدا : ضعيف ابو داود ' ابو داود (٥٠٧٦) كتاب الأدب : باب ما يقول اذا أصبح ' هداية الرواة (٢٣٣١) ' (٤٧٢/٢) اس روایت کی سند میں محمد بن عبدالرحمٰن البیلمانی راوی کمزور ہے۔ جیسا کہ حافظ ابن حجرؒ نے اسے ضعیف کہا ہے۔ امام ابن معینؒ نے کہا ہے یہ کچھ حیثیت نہیں رکھتا۔ امام بخاریؒ، امام نسائیؒ اور امام ابو حاتمؒ نے کہا ہے کہ یہ منکر الحدیث ہے۔ امام ابن حبانؒ نے کہا ہے کہ اس سے حجت لینا جائز نہیں۔ [دیکھئے: تقريب التهذيب (٦٨٢٦) تاريخ الدارمي (٧٤٠) التاريخ الكبير (١٦٣/١) الجرح والتعديل (٣١١/٧) الضعفاء (٥٢٦) المجروحين (٢٦٤/٢)] شیخ سلیم ہلالی نے اس روایت کو نہایت ضعیف قرار دیا ہے۔ [التعليق على الأذكار للنووي (٢٠٩/١)]

(۲) [ضعيف : ضعيف ابو داود ' ابو داود (٥٠٧٥) كتاب الأدب : باب ما يقول اذا أصبح ' نسائي في عمل اليوم والليلة (١٢) ابن السني في عمل اليوم والليلة (٤٦) حافظ ابن حجرؒ نے کہا ہے' یہ حدیث غریب ہے۔ [نتائج الأفكار (٣٧٤/٢)] اس روایت کے ضعف کا سبب یہ ہے کہ اس میں دو راوی مجہول ہیں: ایک عبدالحمید مولیٰ بنی ہاشم اور دوسرا اس کی والدہ۔ امام ذہبیؒ نے ان دونوں کے متعلق یہی فرمایا ہے۔ [دیکھئے : هداية الرواة (٤٧١/٢)] شیخ سلیم ہلالی نے بھی اس روایت کو ضعیف کہا ہے۔ [التعليق على الأذكار للنووي (٢١٠/١)]

(5) حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا' جو شخص صبح کے وقت تین مرتبہ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پڑھ کر سورۃ الحشر کی آخری تین آیات تلاوت کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ستر ہزار (70,000) فرشتے مقرر فرما دے گا جو اس کے لیے شام تک دعا کرتے رہیں گے اور اگر وہ اس دن میں فوت ہو گیا تو اسے شہادت کا درجہ نصیب ہوگا اور جو شخص اسی طرح شام کو کہے گا تو (صبح تک) اس کے ساتھ اسی طرح کیا جائے گا۔" (۱)

(6) حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جس دن بھی بندے صبح کرتے ہیں ایک (اللہ تعالیٰ کا) منادی بلند آواز سے کہتا ہے کہ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ہر صبح ایک آواز لگانے والا آواز لگاتا ہے کہ اے تمام مخلوقات! (اللہ) الملک القدوس کی تسبیح بیان کرو۔ (۲)

(7) حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ صبح کے وقت یہ کلمات کہا کرتے تھے أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالْكِبْرِيَاءُ وَالْعَظَمَةُ لِلّٰهِ وَالْخَلْقُ وَالْأَمْرُ وَاللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَمَا سَكَنَ فِيْهِمَا لِلّٰهِ ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ أَوَّلَ هٰذَا النَّهَارِ صَلَاحًا وَ أَوْسَطَهُ نَجَاحًا وَ آخِرَهُ فَلَاحًا ، يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ! ۔ (۳)

(8) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ صبح و شام یہ دعا پڑھا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ

---

(۱) [ضعیف : ضعیف ترمذی ' ترمذی (۲۹۲۲) کتاب فضائل القرآن : باب ما جاء فیمن قرأ حرفا من القرآن ماله من الأجر ' ضعیف الجامع الصغیر (۵۷۳۲) ضعیف الترغیب (۳۷۹) ارواء الغلیل (۵۸۳/۲) دارمی (۴۵۸/۲) مسند احمد (۲۶/۵) ابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ (۸۰) حافظ ابن حجرؒ نے اس روایت کو ضعیف کہا ہے۔ [نتائج الأفکار (۱۷۷)] شیخ سلیم ہلالی نے بھی اس روایت کو ضعیف کہا ہے۔ [التعلیق علی الأذکار للنووی (۲۱۲/۱)]

(۲) [ضعیف : ضعیف ترمذی ' ترمذی (۳۵۶۹) کتاب الدعوات : باب فی دعاء النبی وتعوذہ فی دبر کل صلاۃ ' ضعیف الجامع الصغیر (۵۱۹۰) السلسلۃ الضعیفۃ (۴۴۹۶) ابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ (۶۲) اس روایت میں موسیٰ بن عبیدہ راوی کو اہل علم نے ضعیف قرار دیا ہے۔ شیخ سلیم ہلالی نے بھی اس روایت کو ضعیف کہا ہے۔ [التعلیق علی الأذکار للنووی (۲۱۵/۱)]

(۳) [ضعیف جدا : السلسلۃ الضعیفۃ (۲۰۴۸) ابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ (۳۸) اس روایت کی سند میں ابو الورقاء العطار فائد بن عبدالرحمٰن کوفی راوی متروک ہے۔ حافظ ابن حجرؒ نے اسے شدید ضعیف کہا ہے۔ [نتائج الأفکار (۳۸۱/۲)] اور امام ہیثمیؒ نے بھی اسے بہت زیادہ ضعیف قرار دیا ہے۔ [مجمع الزوائد (۱۱۴/۱۰)]

أَسْأَلُكَ مِنْ فَجْأَةِ الْخَيْرِ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ فَجْأَةِ الشَّرِّ ۔(۱)

(9) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ سے شکایت کی کہ اسے آفات و مصیبتیں پہنچتی ہیں تو آپ ﷺ نے اسے صبح کے وقت یہ دعا پڑھنے کی تلقین فرمائی بِاسْمِ اللّٰهِ عَلٰی نَفْسِیْ وَأَهْلِیْ وَمَالِیْ فَإِنَّهُ لَا يَذْهَبُ لَكَ شَيْءٌ ۔اس نے یہ دعا پڑھی تو اس سے آفات دور ہو گئیں۔(۲)

(10) جس روایت میں صبح وشام تین تین مرتبہ یہ دعا پڑھنے کا ذکر ہے اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَصْبَحْتُ مِنْكَ فِیْ نِعْمَةٍ وَعَافِيَةٍ وَسَتْرٍ ، فَأَتِمَّ نِعْمَتَكَ عَلَیَّ وَعَافِيَتَكَ وَسَتْرَكَ فِی الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وہ بھی ضعیف ہے۔(۳)

(11) ایک روایت میں ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن کی صبح نماز فجر سے پہلے تین مرتبہ یہ دعا پڑھے گا اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ تو اس کے تمام گناہ بخش دیے جائیں گے خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔(٤)

---

(۱) [ضعيف جدا : أبو يعلى (۳۳۷۱)۔ حافظ ابن حجرؒ نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے اور (اس کا ایک راوی) یوسف بن عطیہ بہت زیادہ ضعیف ہے۔[نتائج الأفكار (۳۸٦/۲)] اسی راوی کی وجہ سے امام ہیثمیؒ نے [مجمع الزوائد (۱۱۵/۱۰)] میں اور حافظ بوصیریؒ نے [اتحاف الخيرة المهرة (۳٤٥/۸)] میں اس روایت کو ضعیف کہا ہے۔ شیخ سلیم ہلالی نے بھی اس روایت کو بہت زیادہ ضعیف کہا ہے۔[التعليق على الأذكار للنووی (۲۱۳/۱)]

(۲) [ضعيف : ابن السنی فی عمل اليوم والليلة (٥۱) الأذكار للنووی (۲۲٦) اس روایت کو امام نوویؒ نے نقل کرنے کے بعد خود ضعیف کہا ہے۔ شیخ سلیم ہلالی نے بھی اسے ضعیف کہا ہے۔[التعليق على الأذكار للنووی (۲۱٤/۱)]

(۳) [ضعيف جدا : ابن السنی فی عمل اليوم والليلة (٥٥) الأذكار للنووی (۲۲۸) اس روایت کی سند میں عمرو بن حصین راوی متروک ہے۔ شیخ سلیم ہلالی نے اس روایت کو بہت زیادہ کمزور کہا ہے۔[التعليق على الأذكار للنووی (۲۱٤/۱)]

(٤) [ضعيف جدا : تمام المنة (ص / ۲۳۸۔۲۳۹) طبرانی اوسط (۷۷۱۷) عمل اليوم والليلة لابن السنی (۸۳) حافظ ابن حجرؒ نے اس کی سند کو ضعیف کہا ہے۔[نتائج الأفكار (۳۸٥/۱)]

فصل دوم :

سونے جاگنے کی دعائیں

اندھیرے منہ بیدار ہونے اور پھر اللہ کا ذکر کرنے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ كُلَّ عُقْدَةٍ عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ فَارْقُدْ فَإِنْ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ﴾

”شیطان آدمی کے سر کے پیچھے رات میں سوتے وقت تین گرہیں لگا دیتا ہے اور ہر گرہ پر یہ افسوں پھونک دیتا ہے کہ سو جا ابھی رات بہت باقی ہے‘ پھر اگر کوئی بیدار ہو کر اللہ کا ذکر کرنے لگے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے‘ پھر جب وضو کرتا ہے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے اور پھر اگر نماز (فرض یا نفل) پڑھے تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے۔اس طرح صبح کے وقت آدمی چاق و چوبند خوش مزاج رہتا ہے۔ورنہ سست اور بد باطن رہتا ہے۔“ (۱)

صبح بیدار ہونے کے بعد یہ دعائیں پڑھنی چاہئیں

(1) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ ﴾

”تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں مار دینے (یعنی سُلا دینے) کے بعد زندہ کیا اور اسی کی

---

(۱) [بخاری (۱۱۴۲) کتاب الجمعة : باب عقد الشيطان على قافية الرأس اذا لم يصل بالليل ‘ مسلم (۷۷٦) كتاب صلاة المسافرين وقصرها : باب ما روى فيمن نام الليل أجمع حتى أصبح ‘ موطا (٤٢٦) كتاب قصر الصلاة في السفر : باب جامع الترغيب في الصلاة ‘ ابو داود (۱۳۰٦) كتاب الصلاة : باب قيام الليل ‘ مسند احمد (۷۳۱۲) نسائي في السنن الكبرى (۱/۱۰۲) ابن حبان (۲۵۵٤) ابن خزيمة (۱۱۳۱) بيهقي (۳/۱۵)]

طرف اُٹھ کر جاتا ہے۔" (۱)

(2) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی (نیند سے) بیدار ہو تو یہ دعا پڑھے:

﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَافَانِي فِي جَسَدِي وَرَدَّ عَلَيَّ رُوحِي وَأَذِنَ لِي بِذِكْرِهِ ﴾

"تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے میری جسم میں عافیت دی' مجھ پر میری روح کو لوٹایا اور مجھے اپنے ذکر کی اجازت دی۔" (۲)

❑ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی جس روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا' جب اللہ تعالیٰ (صبح کے وقت) بندے میں روح لوٹاتے ہیں' پھر وہ یہ دعا پڑھتا ہے۔ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ بخش دیتے ہیں' خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔ وہ روایت ضعیف ہے۔ (۳)

اسی طرح جس روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جو شخص نیند سے بیدار ہوتے وقت یہ دعا پڑھتا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي خَلَقَ النَّوْمَ وَ الْيَقْظَةَ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي بَعَثَنِي سَالِمًا سَوِيًّا ، أَشْهَدُ أَنَّ اللّٰهَ يُحْيِ الْمَوْتَىٰ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ تو اللہ تعالیٰ اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ میرے بندے

---

(۱) [بخاری (٦٣١٢) کتاب الدعوات : باب ما يقول اذا نام ' ابو داود (٥٠٤٩) کتاب الأدب : باب ما يقال عند النوم ' ابن ماجه (٣٨٨٠) کتاب الدعاء : باب ما يدعو به اذا انتبه من الليل ' شرح السنة للبغوی (١٣١٢)]

(۲) [حسن : صحيح ترمذي ' ترمذي (٣٤٠١) کتاب الدعوات : باب ' نسائی فی عمل اليوم والليلة (٨٦٦) ابن السني في عمل اليوم والليلة (٩) الأذكار للنووي (٣٩) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن کہا ہے۔ شیخ سلیم ہلالی نے بھی اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔ [التعليق على الأذكار للنووي (٧٦/١)] اسی طرح شیخ محمد بن ریاض السلفی العباسی نے بھی اس حدیث کو حسن کہا ہے۔ [التعليق على عمل اليوم والليلة لابن السني (ص / ١١)]

(۳) [ضعيف جدا : ابن السني في عمل اليوم والليلة (١٠) الأذكار للنووي (٤٠) حافظ ابن حجرؒ نے کہا ہے کہ یہ حدیث بہت زیادہ ضعیف ہے۔ [نتائج الأفكار (١٠١/٢)] شیخ سلیم ہلالی نے بھی اسے ضعیف کہا ہے۔ [التعليق على الأذكار للنووي (٧٦/١)] اسی طرح شیخ محمد بن ریاض السلفی العباسی نے بھی اس حدیث کو ضعیف کہا ہے۔ [التعليق على عمل اليوم والليلة لابن السني (ص / ١٢)]

نے سچ کہا۔ وہ بھی ضعیف ہے۔(۱)

ذکر کیے بغیر سونا مکروہ ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ مَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ فِيهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللّٰهِ تِرَةٌ وَمَنْ ا ضْطَجَعَ مَضْجَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللّٰهِ تِرَةٌ ﴾

"جو شخص کسی ایسی جگہ بیٹھا جس میں اس نے اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا تو وہ جگہ اس کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے باعثِ نقصان ہو گی اور جو شخص کسی ایسی جگہ لیٹا جہاں اس نے اللہ تعالیٰ کو یاد نہ کیا تو وہ لیٹنا اس کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے باعثِ نقصان ہو گا۔"(۲)

سوتے وقت کی دعائیں

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے متعدد مقامات پر ذکر فرمایا ہے کہ آسمان، زمین کی پیدائش اور دن ورات کی تبدیلی وغیرہ میں عقلمندوں کے لیے نشانیاں ہیں۔ ایک مقام پر اللہ تعالیٰ نے انہی عقلمند لوگوں کی ایک صفت یہ بیان فرمائی ہے کہ عقلمند لوگ وہ ہیں جو اٹھتے بیٹھتے اور اپنے پہلوؤں کے بل لیٹے ہوئے اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔[آل عمران : ۱۹۰۔۱۹۱] اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سمجھدار لوگ وہ ہیں جو لیٹتے وقت بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں۔ اس لیے بہتر یہ ہے کہ ان سمجھدار لوگوں میں شامل ہونے کے لیے اُن مسنون اذکار کو اپنا معمول بنالیا جائے جن کا پڑھنا سوتے وقت نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے۔ ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:

---

(۱) [ضعیف جدا : الكلم الطيب للألباني (۱۳) الأذكار للنووى (٤١) ابن السنى (۱۳) شیخ سلیم ہلالی نے اسے بہت زیادہ ضعیف کہا ہے۔[التعليق على الأذكار للنووى (۷۷/۱)] اسی طرح شیخ محمد بن ریاض اللبابیدی نے بھی اسے ضعیف کہا ہے۔[التعليق على عمل اليوم والليلة لابن السنى (ص / ۱۳)] اس روایت کی سند میں محمد بن عبید اللہ راوی متروک ہے۔ حافظ ابن حجرؒ نے اسے متروک کہا ہے۔ امام احمدؒ نے کہا ہے کہ لوگوں نے اس کی حدیث کو ترک کر دیا تھا۔ امام ابن معینؒ نے کہا ہے کہ اس کی حدیث نہیں لکھی جاتی۔ امام نسائیؒ نے اسے غیر ثقہ قرار دیا ہے۔ امام دار قطنیؒ نے اسے ضعیف الحدیث کہا ہے۔[دیکھئے: التقريب (٦٨٧٧) العلل (۹۰/۱) تاريخ الدورى (۵۲۹/۲) الضعفاء (۵۲۱) المجروحين (۲٤٦/۲) الجرح والتعديل (۱/۸)]

(۲) [حسن صحیح : السلسلة الصحيحة (۷۸) صحيح ابو داود ' ابو داود (٤٨٥٦) كتاب الأدب : باب كراهية أن يقوم الرجل من مجلسه ولا يذكر الله ' نسائى فى عمل اليوم والليلة (٤٠٤) مسند حميدى (۱۱۵۸)]

(1) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب رات کو بستر پر لیٹتے تو اپنا (دایاں) ہاتھ اپنے (دائیں) رخسار کے نیچے رکھتے پھر یہ دعا پڑھتے:

﴿ اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيَا ﴾

"اے اللہ! تیرے نام کے ساتھ ہی میں مرتا (یعنی سوتا) ہوں اور زندہ (یعنی بیدار) ہوتا ہوں۔"

(2) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں' وہ آپ ﷺ سے خادم کا مطالبہ کر رہی تھیں۔ آپ ﷺ نے جواب دیا' کیا میں تمہیں خادم سے بہتر چیز نہ بتاؤں:

﴿ تُسَبِّحِيْنَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَتَحْمَدِيْنَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَتُكَبِّرِيْنَ اَرْبَعًا وَّثَلَاثِيْنَ حِيْنَ تَاْخُذِيْنَ مَضْجَعَكِ ﴾

"جب تم اپنے بستر پر لیٹو تو 33 مرتبہ سبحان اللہ' 33 مرتبہ الحمد للہ اور 34 مرتبہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو۔" (۱)

(3) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص بستر پر لیٹے تو پہلے اپنا بستر اپنے ازار کے کنارے کے ساتھ جھاڑ لے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کی بے خبری میں کیا چیز اس پر آگئی ہے۔ پھر یہ دعا پڑھے:

﴿ بِاسْمِكَ رَبِّ وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ اَرْفَعُهُ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ ﴾

"اے میرے پروردگار! تیرے نام سے میں نے اپنا پہلو رکھا ہے اور تیرے ہی نام سے اٹھاؤں گا' اگر تو نے میری جان کو روک لیا تو اس پر رحم کرنا اور اگر چھوڑ دیا (یعنی میں زندہ رہا) تو اس کی اس طرح حفاظت کرنا جس طرح تو صالحین (نیک بندوں) کی حفاظت کرتا ہے۔" (۲)

(4) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہر رات جب بستر پر آرام فرماتے تو اپنی دونوں

---

(۱) [مسلم (۲۷۲۸) کتاب الذکر والدعاء : باب التسبیح أول النهار وعند النوم ' بخاری (۳۱۱۳) کتاب فرض الخمس : باب الدلیل علی أن الخمس لنوائب رسول الله ' مسند احمد (۱۰۴/۱) نسائی فی السنن الکبری (۱۰٦۵۰) حمیدی (٤۳) ابن حبان (٥٤۹۹)]

(۲) [بخاری (٦۳۲۰) کتاب الدعوات : باب التعوذ والقراءة عند المنام ' مسلم (۲۷۱٤) کتاب الذکر والدعاء : باب ما یقول عند النوم وأخذ المضجع ' ابو داؤد (٥۰٥۰) کتاب الأدب : باب ما یقال عند النوم ' نسائی فی عمل الیوم واللیلة (۷۹۱) مسند احمد (٤۳۲/۲)]

ہتھیلیوں کو ملا کر قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ، قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ (تینوں سورتیں مکمل) پڑھتے' پھر ان پر پھونکتے اور پھر دونوں ہتھیلیوں کو جہاں تک ممکن ہوتا اپنے جسم پر پھیرتے تھے' پہلے سر اور چہرے پر ہاتھ پھیرتے اور پھر جسم کے سامنے حصے پر۔ یہ عمل آپ ﷺ تین مرتبہ کرتے تھے۔(۱)

(5) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ جو شخص سوتے وقت آیت الکرسی (یعنی اَللّٰهُ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ...... آخر آیت تک) پڑھے گا تو ساری رات اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک محافظ (فرشتہ) اس کی حفاظت کرے گا اور صبح تک شیطان اس کے قریب بھی نہیں آئے گا۔(۲)

(6) حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں جو شخص رات کے وقت پڑھے گا تو وہ اسے (تمام مشکلات، پریشانیوں' غموں اور آفات و مصائب سے) کافی ہو جائیں گی۔(۳) وہ دو آیتیں یہ ہیں:

﴿آمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِن رَّبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ كُلٌّ آمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلَآئِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لاَ نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّن رُّسُلِهِ وَقَالُواْ سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ۝ لاَ يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلاَّ وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لاَ تُؤَاخِذْنَا إِن نَّسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلاَ تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلاَ تُحَمِّلْنَا مَا لاَ طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَآ أَنتَ مَوْلاَنَا فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ﴾ [البقرة: ۲۸۵-۲۸۶]

''رسول ایمان لایا اس چیز پر جو اس کی طرف اللہ تعالیٰ کی جانب سے اتری اور مومن بھی ایمان لائے' یہ سب اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے' اس کے رسولوں میں سے کسی میں ہم تفریق نہیں کرتے' انہوں نے کہہ دیا کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی' ہم تیری

(۱) [بخاری (۵۰۱۷) کتاب فضائل القرآن : باب فضل المعوذات]

(۲) [بخاری (۳۲۷۵)' (۲۳۱۱) کتاب بدء الخلق : باب صفة إبليس وجنوده' نسائی فی السنن الکبری (۱۰۷۹۵)]

(۳) [مسلم (۸۰۷) کتاب صلاة المسافرين وقصرها : باب فضل الفاتحة وخواتيم سورة البقرة والحث على قراءة الآيتين من آخر البقرة' بخاری (۴۰۰۸) ابو داود (۱۳۹۷) ترمذی (۲۸۸۱) نسائی فی السنن الکبری (۸۰۰۳/۵) ابن ماجۃ (۱۳۶۸)' (۱۳۶۹) دارمی (۱۴۸۷) ابن حبان (۷۸۱) شرح السنة للبغوی (۱۱۹۹) احمد (۱۷۰۶۷)]

بخشش طلب کرتے ہیں اے ہمارے رب! اور ہمیں تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی جان کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا' جو نیکی وہ کرے وہ اس کے لیے اور جو برائی وہ کرے وہ اس پر ہے' اے ہمارے رب! اگر ہم بھول گئے ہوں یا خطا کی ہو تو ہمیں نہ پکڑنا' اے ہمارے رب! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جو ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا' اے ہمارے رب! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کی ہمیں طاقت نہ ہو اور ہم سے درگزر فرما اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر' تو ہی ہمارا مالک ہے' ہمیں کافروں کی قوم پر غلبہ عطا فرما۔"

(7) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے لیے فرمایا' جب تم اپنے بستر پر (سونے کی غرض سے) آنے کا ارادہ کرو تو نماز کے وضوء کی طرح وضوء کرو پھر اپنے دائیں پہلو پر لیٹو اور پھر یہ دعا پڑھو:

﴿ اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَهْبَةً وَرَغْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ ﴾

"اے اللہ! میں نے اپنے نفس کو تیرے تابع کر دیا اور اپنا معاملہ تجھے سونپ دیا اور میں نے اپنا چہرہ تیری طرف متوجہ کیا اور اپنی پشت تیری طرف جھکائی (ثواب میں) رغبت کرتے ہوئے اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہوئے' تیری بارگاہ کے علاوہ تجھ سے نہ تو کوئی جائے پناہ ہے اور نہ ہی کوئی نجات کی جگہ' میں ایمان لایا تیری اس کتاب پر جسے تو نے نازل فرمایا اور تیرے اس نبی پر جسے تو نے (ہماری طرف) بھیجا۔"

پھر اگر (رات سوتے ہوئے) تم فوت ہو گئے تو تم فطرت (یعنی فطرتِ اسلام) پر فوت ہو گے۔(۱)

(8) اُم المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سونے کا ارادہ فرماتے تو اپنا دایاں ہاتھ اپنے دائیں رخسار کے نیچے رکھتے' پھر تین مرتبہ کہتے:

﴿ اَللّٰهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ ﴾

---

(۱) [بخاری (۶۳۱۱) کتاب الدعوات : باب اذا بات طاهرا وفضله' مسلم (۲۷۱۰) کتاب الذکر والدعاء : باب ما يقول عند النوم وأخذ المضجع ' مسند احمد (۱۸۵۸۵) ابو داود (۵۰۴۷) کتاب الأدب : باب ما يقال عند النوم' ترمذی (۳۳۹٤) کتاب الدعوات : باب ما جاء فی الدعاء اذا أوى الى فراشه ' ابن ماجه (۳۸۷٦) کتاب الدعاء : باب ما يدعو به اذا أوى الى فراشه ' نسائی فی السنن الکبری (۱۰٦۱۰) ابن أبی شيبة (۷۱/۹) ابن حبان (۵۵۲۷) عبد الرزاق (۱۹۸۲۹) طيالسی (۷۰۸) حميدی (۷۲۳) بغوی فی شرح السنة (۱۳۱٦)]

"اے اللہ! مجھے اپنے عذاب سے بچا لینا جس دن تو اپنے بندوں کو (حساب کے لیے) اٹھائے گا۔" (۱)

(9) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بستر پر لیٹتے تو یہ دعا پڑھتے:

﴿ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ وَرَبَّ الْأَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوَى وَمُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْفُرْقَانِ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ اللّٰهُمَّ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ اقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَأَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ ﴾

"اے اللہ! ساتوں آسمانوں کے رب اور عرشِ عظیم کے رب! اے ہمارے اور ہر چیز کے رب! اے دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والے! اے نازل کرنے والے تورات وانجیل اور فرقان (یعنی قرآن) کے! میں تیرے ذریعے سے ہر اس چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں کہ تو پکڑے ہوئے ہے پیشانی اس کی۔ اے اللہ! تو ہی اول ہے' پس نہیں ہے تجھ سے پہلے کوئی چیز اور تو ہی آخر ہے' پس نہیں ہے تیرے بعد کوئی چیز اور تو ہی غالب ہے' پس نہیں ہے تیرے اوپر کوئی چیز اور تو ہی باطن ہے' پس نہیں ہے تجھ سے پوشیدہ کوئی چیز' ادا کر دے ہم سے ہمارا قرض اور ہمیں فقر سے نکال کر غنی بنا دے۔" (۲)

(10) سوتے وقت ایک مرتبہ یہ دعا پڑھنی چاہیے:

﴿ اَللّٰهُمَّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ ﴾(۳)

(11) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے بستر پر لیٹتے وقت یہ دعا پڑھتے تھے:

---

(۱) [**صحیح** : صحیح ابو داود ' ابو داود (۵۰۴۵) کتاب الأدب : باب ما یقال عند النوم ' ترمذی (۳۳۹۸) کتاب الدعوات : باب منه ' ابن ماجه (۳۸۷۷) کتاب الدعاء : باب ما یدعو به اذا أوی الی فراشه ' شیخ سلیم ہلالی نے اس روایت کو صحیح کہا ہے۔ [التعلیق علی الأذکار للنووی (۲۳۲/۱)]

(۲) [مسلم (۲۷۱۳) کتاب الذکر والدعاء : باب ما یقول عند النوم وأخذ المضجع ' ابو داود (۵۰۵۱) کتاب الأدب : باب ما یقال عند النوم ' ابن ماجه (۳۸۷۳) کتاب الدعاء : باب ما یدعو به اذا أوی الی فراشه ' ترمذی (۳۴۰۰) کتاب الدعوات : باب ' نسائی فی السنن الکبری (۱۰۶۲۶) مسند احمد (۸۹۶۹) ابن أبی شیبة (۲۵۱/۱۰) ابن حبان (۵۵۲۷)]

(۳) [اس دعا کا ترجمہ دحوالہ گزشتہ عنوان صبح وشام کی دعاؤں کے ضمن میں گزر چکا ہے' ملاحظہ فرمائیے۔]

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَآوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤْوِيَ﴾

"تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور ہمیں کافی ہو گیا اور ہمیں ٹھکانہ د (ورنہ) کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جن کی نہ کوئی کفایت کرنے والا ہے اور نہ کوئی ٹھکانہ دینے والا۔" (۱)

(12) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ وہ جب اپنے بستر پر (سونے کے لیے) لیٹے تو یہ دعا پڑھے:

﴿اَللّٰهُمَّ خَلَقْتَ نَفْسِي وَأَنْتَ تَوَفَّاهَا لَكَ مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَا إِنْ أَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا وَإِنْ أَمَتَّهَا فَاغْفِرْ لَهَا اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ﴾

"اے اللہ! تو نے میری روح کو پیدا کیا اور تو ہی اسے فوت کرے گا' تیرے ہی قبضۂ قدرت میں اس کی موت وحیات ہے' اگر تو اسے زندہ رکھے تو اس کی حفاظت فرمانا اور اگر تو اسے موت دے تو اسے معاف کر دینا۔ اے اللہ! میں تجھ سے عافیت کا سوال کرتا ہوں۔" (۲)

(13) حضرت نوفل اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ قُلْ يٰأَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ پڑھو اور اس سورت کو مکمل کر کے سو جاؤ بلاشبہ یہ سورت شرک سے براءت (کا ذریعہ) ہے۔ (۳)

(14) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس وقت تک اپنے بستر پر نہیں سوتے تھے جب تک "سورۂ بنی اسرائیل" اور "سورۂ زمر" نہیں پڑھ لیتے تھے۔ (٤)

---

(۱) [مسلم (۲۷۱۵) كتاب الذكر والدعاء : باب الدعاء عند النوم ' ابو داود (۵۰۵۳) كتاب الأدب : باب ما يقال عند النوم ' ترمذی (۳۳۹٦) كتاب الدعوات : باب ما جاء في الدعاء اذا أوى الى فراشه ' نسائی فی السنن الكبرى (۱۰٦۳۵) ابن حبان (۵۵٤۰) مسند احمد (۱۲۵۵۳)]

(۲) [مسلم (۲۷۱۲) كتاب الذكر والدعاء : باب ما يقول عند النوم وأخذ المضجع ' نسائی فی السنن الكبرى (۱۰٦۳۲) وفي عمل اليوم والليلة (۸۰۱) وابن السني في عمل اليوم والليلة (۷۲۱) صحيح ابن حبان (۵۵٤۱)]

(۳) [صحيح : صحيح ابو داود ' ابو داود (۵۰۵۵) كتاب الأدب : باب ما يقال عند النوم ' ترمذی (۳٤۰۳) كتاب الدعوات : باب ' نسائي في عمل اليوم والليلة (۸۰۱) دارمي (۳٤۲۷) مسند احمد (٤۵٦/۵) مستدرك حاكم (۵٦۵/۱) ابن حبان (۲۳٦۳) صحيح الجامع الصغير (۱۱٦۱) صحيح الترغيب (٦۰۵) كتاب النوافل : باب الترغيب في كلمات يقولهن حين يأوى الى فراشه]

(٤) [صحيح : صحيح ترمذی ' ترمذی (۲۹۲۰) كتاب فضائل القرآن : باب ' صحيح ابن خزيمة (۱۹۱/۲) مسند احمد (٦۸/٦) صحيح الجامع الصغير (٤۸۷٤) السلسلة الصحيحة (٦٤۱)]

(15) حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب تک الم تنزيل السّجده اور تبَارَكَ الَّذِی (دونوں مکمل سورتیں) نہیں پڑھتے تھے سوتے نہیں تھے۔(۱)

ایک روایت میں ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں 'جو شخص ہر رات تبَارَكَ الَّذِی بِيَدِهِ الْمُلْكُ (مکمل سورت) پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اسے اس کے بدلے میں عذابِ قبر سے بچالیں گے۔(۲)

(16) سوتے وقت یہ دعا پڑھنا بھی مسنون ہے:

﴿ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ﴾

"میں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کی پناہ پکڑتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی۔"(۳)

☐ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی جس روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو وصیت کی کہ جب وہ بستر پر (سونے کے لیے) لیٹے تو "سورۃ الحشر" پڑھ لیا کرے اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر (تو یہ سورت پڑھ کر سویا اور) فوت ہو گیا تو شہادت کی موت حاصل کرے گا یا آپ ﷺ نے فرمایا کہ اہل جنت میں سے ہو گا، وہ ضعیف ہے۔(٤)

☐ امام نوویؒ فرماتے ہیں 'بہتر یہ ہے کہ انسان اس باب (یعنی سونے کے اذکار) میں مذکور تمام دعاؤں کو پڑھے لیکن اگر یہ ممکن نہ ہو تو جتنی پڑھ سکتا ہو اتنی ضرور پڑھے۔(٥)

---

(۱) [صحيح : صحيح ترمذی ' ترمذی (٣٤٠٤) كتاب الدعوات : باب منه]

(۲) [حسن : صحيح الترغيب (١٥٨٩) كتاب الذكر والدعاء : باب الترغيب فی أذكار تقال بالليل والنهار غير مختصة ' نسائی فی عمل اليوم والليلة (٧١١) حاكم (٤٩٨/٢) امام حاکمؒ نے اسے صحیح کہا ہے۔]

(۳) [صحيح : صحيح الترغيب (٦٥٢) كتاب النوافل : باب الترغيب فی آيات وأذكار يقولها اذا أصبح واذا أمسى ' مسلم (٢٧٠٩) كتاب الذكر والدعاء : باب فی التعوذ من سوء القضاء ودرك الشقاء وغيره]

(٤) [ضعيف جدا : الأذكار للنووی (٢٦٧) ابن السنی فی عمل اليوم والليلة (٧١٦) شیخ سلیم ہلالی نے اس روایت کو بہت زیادہ ضعیف قرار دیا ہے۔[التعليق على الأذكار للنووی (٢٣٨/١)] شیخ محمد بن ریاض الملابیدی نے بھی اسے بہت زیادہ ضعیف کہا ہے۔[التعليق على عمل اليوم والليلة لابن السنی (ص ٢١٤)] اس روایت کی سند میں یزید بن ابان الرقاشی راوی متروک ہے۔]

(٥) [الأذكار للنووی (٢٤٤/١)]



فصل سوم :

رات اور خواب سے متعلقہ دعائیں

جو شخص رات کو نیند سے بیدار ہو جائے وہ یہ دعا پڑھے

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا' جو شخص رات کو بیدار ہوا اور پھر اس نے یہ دعا پڑھی:

﴿ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ﴾

''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں' وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں' اسی کے لیے بادشاہت ہے اور اسی کے لیے تمام تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے' تمام تعریف اللہ ہی کے لیے ہے' اللہ پاک ہے' اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں' اللہ سب سے بڑا ہے' نہ کسی چیز سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ کچھ کرنے کی طاقت ہے مگر اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہی۔''

اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے بخشش کا سوال کیا یا کوئی اور دعا کی تو وہ قبول کی جائے گی اور اگر اس نے وضو کیا (اور نماز ادا کی) تو اس کی نماز بھی مقبول ہو گی۔(1)

نیند میں گھبراہٹ ہو تو یہ دعا پڑھے

عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام کو (نیند میں) گھبراہٹ کے وقت یہ کلمات سکھایا کرتے تھے:

﴿ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ ﴾

''میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کے ذریعے سے اس کی ناراضی اور اس کی سزا سے اور اس کے بندوں کے شر اور شیطانوں کے وسوسہ ڈالنے' گناہوں پر اُبھارنے اور اُکسانے سے اور اس بات سے

(1) [بخاری (١١٥٤) كتاب الجمعة : باب فضل من تعار من الليل فصلى]

کہ وہ (شیطان) میرے پاس آئیں (اور مجھے بہکائیں)۔" (۱)

رات کو نیند نہ آئے تو یہ دعا پڑھے

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے نیند نہ آنے کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے انہیں سوتے وقت یہ کلمات کہنے کی نصیحت فرمائی:

﴿أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ ﴾(۲)

☐ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی جس روایت میں ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے بے خوابی کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے انہیں یہ دعا سکھائی اَللّٰهُمَّ غَارَتِ النُّجُوْمُ وَهَدَاتِ الْعُيُوْنُ وَأَنْتَ حَيٌّ قَيُّوْمٌ لَا تَأْخُذُكَ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اَهْدِءْ لَيْلِيْ وَأَنِمْ عَيْنِيْ ۔وہ ضعیف ہے۔(۳)

رات کے آخری حصے میں کثرت کے ساتھ دعائیں کرنی چاہئیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' ہمارا پروردگار (بلند برکت والا) ہر رات کو اس وقت آسمانِ دنیا پر آتا ہے جب رات کا آخری تہائی حصہ رہ جاتا ہے۔ وہ کہتا ہے کوئی مجھ سے دعا کرنے والا ہے میں اس کی دعا قبول کروں' کوئی مجھ سے مانگنے والا ہے کہ میں اسے دوں' کوئی مجھ سے بخشش

---

(۱) [حسن : السلسلة الصحيحة (٢٦٤) صحيح ابو داود ' ابو داود (٣٨٩٣) كتاب الطب : باب كيف الرقى ' نسائى فى عمل اليوم والليلة (٧٦٥) مسند احمد (١٨١/٢) ابن السنى فى عمل اليوم والليلة (٧٤٦) مستدرك حاكم (٥٤٨/١)]

(۲) [حسن : السلسلة الصحيحة (٢٦٤) مسند احمد (٥٧/٤) ابن أبى شيبة (٦٠/٨) ابن السنى فى عمل اليوم والليلة (٦٣٨) شیخ سلیم ہلالی نے اس کی سند کو حسن کہا ہے ۔[التعليق على الأذكار للنووى (٢٤٨/١)]

(۳) [ضعيف جدا : ابن السنى فى عمل اليوم والليلة (٧٤٩) الأذكار للنووى (٢٨٧) ابن عدى فى الكامل (١٧٩٩/٥) طبرانى كبير (٤٨١٧) شیخ سلیم ہلالی نے اس روایت کو بہت زیادہ ضعیف کہا ہے۔[التعليق على الأذكار للنووى (٢٤٨/١)] شیخ محمد بن ریاض اللابیدی نے بھی اسے بہت زیادہ ضعیف کہا ہے۔[التعليق على عمل اليوم والليلة لابن السنى (ص / ٢٢٢)] اس روایت کی سند میں عمرو بن حصین راوی متروک ہے۔ حافظ ابن حجرؒ نے [الفتوحات الربانية (١٧٧/٣)] میں اور امام ہیثمیؒ نے [مجمع الزوائد (١٢٨/١٠)] اسے ضعیف کہا ہے۔]

طلب کرنے والا ہے کہ میں اسے بخش دوں۔(۱)

اس نیت سے ساری رات دعا کرنا کہ قبولیت کی گھڑی مل جائے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿إِنَّ فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللّٰهَ خَيْرًا مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ﴾

”بلاشبہ رات میں ایک ایسی گھڑی ہوتی ہے کہ جو مسلمان بندہ بھی اسے حاصل کر لے اور پھر دنیا و آخرت کے اُمور میں سے کسی بھی خیر و بھلائی کا سوال کرے تو اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز عطا کر دیتے ہیں اور ایسا ہر رات ہوتا ہے۔“(۲)

ہر رات کم از کم دس آیات ضرور تلاوت کرنی چاہییں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿مَنْ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ فِيْ لَيْلَةٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ﴾

”جسے نے رات میں دس آیات تلاوت کیں وہ غافلوں میں نہیں لکھا جائے گا۔“(۳)

اگر کوئی اچھا خواب دیکھے تو کیا کرے؟

- اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔
- خواب دیکھنے والے کو چاہیے کہ اچھے خواب پر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرے۔
- اس خواب کو صرف اس کے سامنے بیان کرے جس سے محبت کرتا ہو۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿إِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يُحِبُّهَا فَإِنَّهَا مِنَ اللّٰهِ فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ عَلَيْهَا وَلْيُحَدِّثْ بِهَا

---

(۱) [بخاري (١١٤٥) كتاب الجمعة : باب الدعاء في الصلاة من آخر الليل ' مسلم (٧٥٨) كتاب صلاة المسافرين وقصرها : باب الترغيب في الدعاء والذكر في آخر الليل والاجابة ' ترمذي (٤٤٦)]

(۲) [مسلم (٧٥٧) كتاب صلاة المسافرين وقصرها : باب في الليل ساعة مستجاب فيها الدعاء ' مسند احمد (١٤٣٦١) أبو يعلى (١٩١١) ابن حبان (٢٥٦١) أبو عوانة (٢٨٩/٢)]

(۳) [صحيح لغيره : صحيح الترغيب (١٥٨٧) كتاب الذكر والدعاء : باب الترغيب في أذكار تقال بالليل والنهار ' حاكم (٥٥٥/١) امام حاکمؒ نے اسے مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے۔]

وَإِذَا رَأَى غَيْرَ ذَلِكَ مِمَّا يَكْرَهُ فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلْيَسْتَعِذْ مِنْ شَرِّهَا وَلَا يَذْكُرْهَا لِأَحَدٍ فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ ﴾

''جب تم میں سے کوئی خواب دیکھے جسے وہ پسند کرتا ہو تو یقیناً وہ خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے' اسے اس پر اللہ کی حمد بیان کرنی چاہیے اور اس خواب کو بیان بھی کرنا چاہیے اور جب کوئی اس کے علاوہ ایسا خواب دیکھے جسے وہ ناپسند کرتا ہو تو بلاشبہ وہ خواب شیطان کی طرف سے ہے' اسے اس کے شر سے پناہ مانگنی چاہیے اور وہ خواب کسی کے سامنے ذکر بھی نہیں کرنا چاہیے' اس طرح وہ اسے کچھ نقصان نہیں پہنچائے گا۔''(۱)

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ فَإِنْ رَأَى رُؤْيَا حَسَنَةً فَلْيُبْشِرْ وَلَا يُخْبِرْ إِلَّا مَنْ يُحِبُّ ﴾

''اگر کوئی اچھا خواب دیکھے تو خوش ہو اور صرف اسے (اس کی) خبر دے جسے محبت کرتا ہو۔''(۲)

اگر کوئی برا خواب دیکھے تو کیا کرے؟

- براخواب شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔
- براخواب کسی سے بیان نہیں کرنا چاہیے۔
- جسے براخواب آئے وہ تین مرتبہ اپنی بائیں جانب تھوکے۔
- پھر تین مرتبہ شیطان اور اس برے خواب کے شر سے پناہ مانگے۔
- جس پہلو پر لیٹا ہوا سے بدل لے۔
- اور اگر چاہے تو اٹھ کر نماز پڑھ لے۔

(1) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ ......وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ ﴾

''جب تم میں سے کوئی ایسی چیز (یعنی خواب میں) دیکھے جسے وہ ناپسند کرتا ہو تو اپنی بائیں جانب تین مرتبہ پھونکے اور اس خواب کے شر سے اللہ کی پناہ پکڑے تو وہ اسے نقصان نہیں دے گا......اور اپنا وہ پہلو

---

(۱) [بخاری (۷۰۴۵) کتاب التعبیر : باب إذا رأى ما يكره فلا يخبر بها ولا يذكرها ' ابن حبان (٦٠٥٨) ابن أبي شيبة (۱۱/۷۰)]

(۲) [مسلم (۲۲٦۱) کتاب الرؤیا : باب]

تبدیل کرلے جس پر (پہلے) تھا۔"

ایک روایت میں یہ لفظ بھی ہیں:

﴿ وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشَرِّهَا وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا أَحَدًا ﴾

"(برا خواب دیکھنے والا) شیطان اور اس خواب کے شر سے اللہ کی پناہ پکڑے اور وہ خواب کسی کو بھی بیان نہ کرے۔"(۱)

(2) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلَاثًا وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ ﴾

"جب تم میں سے کوئی ایسا خواب دیکھے جسے وہ ناپسند کرتا ہو تو وہ اپنی بائیں جانب تین مرتبہ تھوک پھینکے اور تین مرتبہ شیطان سے اللہ کی پناہ میں آئے اور اپنا وہ پہلو بدل لے جس پر وہ تھا۔"(۲)

(3) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ فَمَنْ رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلَا يَقُصَّهُ عَلَى أَحَدٍ وَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ ﴾

"جو شخص (خواب میں) کوئی ایسی چیز دیکھے جسے ناپسند کرتا ہو تو اسے کسی کو بیان نہ کرے اور اسے چاہیے کہ اٹھے اور نماز پڑھے۔"(۳)

---

(۱) [بخاری (۶۹۹۵) کتاب التعبیر : باب من رأی النبی فی المنام ' مسلم (۲۲۶۱) کتاب الرؤیا : باب ' مؤطا (۱۷۸۴) کتاب الرؤیا : باب ما جاء فی الرؤیا ' مسند احمد (۲۲۵۸۸) ابو داؤد (۵۰۲۱) کتاب الأدب : باب ما جاء فی الرؤیا ' ترمذی (۲۲۷۷) کتاب الرؤیا : باب اذا رأی فی المنام ما یکره ما یصنع ' ابن ماجه (۳۹۰۹) کتاب تعبیر الرؤیا : باب من رأی رؤیا یکرهها ' حمیدی (۴۱۸) دارمی (۲۱۴۱) ابن حبان (۶۰۵۸)]

(۲) [مسلم (۲۲۶۲) کتاب الرؤیا : باب ' ابو داود (۵۰۲۲) کتاب الأدب : باب ما جاء فی الرؤیا ' ابن ماجه (۳۹۰۸) کتاب تعبیر الرؤیا : باب من رأی رؤیا یکرهها ' مسند احمد (۱۴۷۸۶) ابن أبی شیبة (۷۰/۱۱) مستدرك حاكم (۸۱۸۱/۴)]

(۳) [بخاری (۷۰۱۷) کتاب التعبیر : باب القید فی المنام ' مسلم (۲۲۶۳) کتاب الرؤیا ' ابو داود (۵۰۱۹) کتاب الأدب : باب ما جاء فی الرؤیا ' ترمذی (۲۲۷۰) کتاب الرؤیا : باب أن رؤیا المؤمن جزء من ستة وأربعين جزءا ' مسند احمد (۷۱۸۶) نسائی فی السنن الکبری (۱۰۷۴۶) ابن ماجه (۳۸۹۴) دارمی (۲۱۴۳) حاكم (۸۱۷۴/۴) ابن حبان (۶۰۴۰) ابن أبی شیبة (۵۰/۱۱)]

باب الادعیة للطھارۃ — طہارت سے متعلقہ دعاؤں کا بیان

فصل اول :

بیت الخلاء سے متعلقہ دعائیں

بیت الخلاء میں داخلے کی دعا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے:

﴿ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ ﴾

''اے اللہ میں خبیث جنوں اور خبیث چڑیلوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔''(۱)

اس دعا سے پہلے '' بِسْمِ اللّٰهِ '' بھی کہنا چاہیے کیونکہ ایک صحیح حدیث میں ہے کہ

﴿ سَتْرُ مَا بَيْنَ أَعْيُنِ الْجِنِّ وَعَوْرَاتِ بَنِيْ آدَمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُهُمُ الْخَلَاءَ أَنْ يَقُوْلَ بِسْمِ اللّٰهِ ﴾

''بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت اگر کوئی بسم اللہ پڑھ لے تو جنوں کی آنکھوں اور اولادِ آدم کے ستروں کے مابین پردہ حائل ہو جاتا ہے۔''(۲)

(نوویؒ) ہمارے اصحاب کا کہنا ہے کہ یہ ذکر (یعنی مذکورہ بالا دعا) ہر جگہ مستحب ہے خواہ (قضائے حاجت کی جگہ) عمارت ہو یا صحراء۔(۳)

☐ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی جس روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء میں داخل ہوتے

---

(۱) [بخاری (۱٤۲) کتاب الصلاۃ : باب ما یقول عندالخلاء' الأدب المفرد (٦۹۲) مسلم (۳۷٥) کتاب الحیض : باب ما یقول اذا أراد دخول الخلاء ' أبو داود (٤) کتاب الطھارۃ : باب ما یقول الرجل اذا دخل الخلاء ' نسائی (۲۰/۱) ترمذی (٦'٥) کتاب الطھارۃ : باب ما یقول اذا دخل الخلاء ' ابن ماجۃ (۲۹۸) کتاب الطھارۃ وسننھا : باب ما یقول الرجل اذا دخل الخلاء ' دارمی (۱۷۱/۱) ابن أبی شیبۃ (۱/۱) أبو یعلی (۳۹۰۲) ابن حبان (۱٤۰٤) بیھقی (۹٥/۱)]

(۲) [صحیح : إرواء الغلیل (٥۰) تمام المنۃ (ص/٥۸) صحیح الجامع الصغیر (۳٦۱۱) ترمذی (٦۰٦) کتاب الجمعۃ : باب ما ذکر من التسمیۃ عند دخول الخلاء ' شیخ سلیم ہلالی نے اس روایت کو شواہد کے ساتھ حسن قرار دیا ہے۔[التعلیق علی الأذکار للنووی (۸۹/۱)]

(۳) [الأذکار للنووی (۸۹/۱)]

وقت یہ دعا پڑھتے تھے اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الرِّجْسِ النَّجِسِ الْخَبِيْثِ الْمُخْبِثِ : الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ۔وہ ضعیف ہے۔(١)

اسی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی جس روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو کہتے "يَا ذَا الْجَلَالِ" وہ بھی ضعیف ہے۔(٢)

دورانِ قضائے حاجت ذکر اور کلام مکروہ ہے:

(1) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿ لَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ عَلَى غَائِطِهِمَا فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَمْقُتُ عَلَى ذٰلِكَ ﴾

"دورانِ قضائے حاجت دو شخص باہم گفتگو نہ کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ اس فعل پر ناراض ہوتے ہیں۔"(٣)

(2) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب کر رہے تھے کہ ایک آدمی نے گزرتے ہوئے سلام کہا تو آپ نے اسے جواب نہ دیا۔(٤) ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیمم کر کے اسے جواب دیا۔(٥) حضرت مہاجر بن قنفذ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب نہ دینے کا یہ سبب مذکور ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا﴿ إِنِّيْ كَرِهْتُ أَنْ أَذْكُرَ اللّٰهَ إِلَّا عَلَى طُهْرٍ ﴾"(میں نے

---

(١) [ضعيف جدا : السلسلة الضعيفة (٤١٨٩) ضعيف الجامع الصغير (٦٣٥٤) ضعيف ابن ماجه (٥٩) طبرانی كبير (٧٨٤٩) طبرانی أوسط (١٢٦/٢) حافظ ابن حجرؒ نے کہا ہے کہ یہ روایت اس سند کے ساتھ غریب ہے اور اس کا مدار اسماعیل بن مسلم کی پر ہے اور وہ ضعیف ہے۔[نتائج الأفكار (١٩٩/١)] شیخ سلیم ہلالی نے اس روایت کو بہت زیادہ ضعیف کہا ہے۔[التعليق على الأذكار للنووی (٨٩/١)] اور شیخ محمد بن ریاض اللبابیدی نے بھی اس کی سند کو ضعیف کہا ہے۔[التعليق على عمل اليوم والليلة لابن السنی (ص/١٤٠)]

(٢) [ضعيف : ضعيف الجامع الصغير (٤٣٨٩)]

(٣) [صحيح لغيره : السلسلة الصحيحة (٣١٢٠) صحيح الترغيب والترهيب (١٠٠) أبو داود : كتاب الطهارة : باب كراهية الكلام عندالخلاء' أحمد (٣٦/٣) ابن ماجة (٣٤٢) حاكم (١٥٧/١) ابن خزيمة (٣٩/١)]

(٤) [مسلم (٣٧٠) كتاب الحيض : باب التيمم' أبو داود (١٦) كتاب الطهارة : باب أيرد السلام وهو يبول' ترمذی (٩٠) كتاب الطهارة : باب فی كراهة رد السلام غير متوضئ' ابن ماجة (٣٥٣) كتاب الطهارة وسننها : باب الرجل يسلم عليه وهو يبول' نسائی (٣٥/١) أبو عوانة (٢١٦/١)]

(٥) [صحيح : صحيح أبو داود (٣١٩) كتاب الطهارة : باب التيمم فی الحضر' أبو داود (٣٢٩) دار قطنی (١٧٧/١) شرح معانی الآثار (٨٥/١) بيهقی (٢٠٦/١)]

جواب اس لیے نہیں دیا کیونکہ) میں نے حالتِ طہارت کے سوا ذکر الٰہی کرنا پسند نہیں کیا۔''(۱)

بیت الخلاء سے نکلنے کی دعا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء سے خارج ہوتے تو کہتے:

﴿ غُفْرَانَكَ ﴾ ''اے باری تعالیٰ! تیری بخشش مطلوب ہے۔''(۲)

- جس روایت میں ہے کہ نبی ﷺ بیت الخلاء سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھتے تھے:

﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذَی وَعَافَانِیْ ﴾ ''تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھ سے تکلیف دور کر دی اور مجھے عافیت دی۔'' وہ ضعیف ہے۔(۳)

اسی طرح وہ روایت بھی ضعیف ہے جس میں مذکور ہے کہ رسول اللہ ﷺ بیت الخلاء سے خارج ہوتے وقت یہ دعا پڑھتے تھے:

﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذَاقَنِیْ لَذَّتَهُ وَ اَبْقَى فِیَّ قُوَّتَهُ وَدَفَعَ عَنِّیْ اَذَاهُ ﴾ ''تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے اس کی لذت چکھائی' اس کی قوت مجھ میں باقی رکھی اور مجھ سے اس کی گندگی دور کر دی۔''(٤)

---

(۱) [صحیح : صحیح أبو داود (۱۳) کتاب الطهارة : باب فی الرجل یرد السلام وهو یبول ' أبو داود (۱۷) ابن ماجة (۳۵۰) کتاب الطهارة وسننها : باب الرجل یسلم علیه وهو یبول ' نسائی (۳۷/۱) أحمد (۳۵٤/٤) ابن خزیمة (۲۰٦) طبرانی کبیر (۳۲۹/۲۰) بیهقی (۹۰/۱) شرح السنة (۳٦۱/۱)]

(۲) [صحیح : إرواء الغلیل (۵۲) أبو داود (۳۰) کتاب الطهارة : باب ما یقول الرجل إذا خرج من الخلاء' ترمذی (۷) نسائی (۲٤/٦) ابن ماجة (۳۰۰) أحمد (۱۵۵/٦) دارمی (۱۷٤/۱) الأدب المفرد (٦۹۳) ابن خزیمة (٤۸/۱) حاکم (۱۵۸/۱) ابن الجارود (٤۲) بیهقی (۹۷/۱)] امام نوویؒ نے اسے صحیح کہا ہے۔[المجموع (۹۰/۲) الأذکار (ص/٥٦)]

(۳) [ضعیف : إرواء الغلیل (۵۳) تخریج الأذکار (۲۱۸/۱) ابن ماجة (۳۰۱) کتاب الطهارة : باب ما یقول إذا خرج من الخلاء' نتائج الأفکار (۲۱۹/۱)] حافظ بوصیریؒ نے اسے ضعیف کہا ہے۔[الزوائد (۱۲۹/۱)] اس روایت کو امام نوویؒ نے ضعیف قرار دیا ہے۔[المجموع (۷۵/۲)] اس روایت کو امام ابو داودؒ، امام دارقطنیؒ اور امام مناویؒ وغیرہ نے ضعیف کہا ہے۔ شیخ سلیم ہلالی نے بھی اسے ضعیف کہا ہے۔[التعلیق علی الأذکار للنووی (۹۱/۱)] اس روایت کی سند میں اسماعیل بن مسلم کی راوی ضعیف ہے۔]

(٤) [ضعیف : ابن السنی فی عمل الیوم واللیلة (۲۵) الأذکار للنووی (۷٤) طبرانی فی الدعاء (۳٦۷) شیخ سلیم ہلالی نے اس روایت کو بہت زیادہ ضعیف قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ اس کی سند میں دو راوی ضعیف ہیں: ایک حبان بن علی اور دوسرا اسماعیل بن رافع۔[التعلیق علی الأذکار للنووی (۹۱/۱)]

☐ بالاختصار چند آداب قضائے حاجت حسب ذیل ہیں:

① قضائے حاجت کے وقت اپنے آپ کو چھپایا جائے اور اپنے ستر کی حفاظت کی جائے (۱)

② دورانِ قضائے حاجت باتیں نہ کی جائیں۔(۲)

③ راستے میں، سائے کے نیچے اور لوگوں کے جمع ہونے کی کسی جگہ پر قضائے حاجت نہ کی جائے۔(۳)

④ کھڑے پانی میں پیشاب نہ کیا جائے۔(٤)

⑤ قبلہ رخ ہو کر پیشاب نہ کیا جائے (البتہ اگر کوئی شخص تعمیر شدہ بیت الخلاء یا کسی عمارت میں ہو اور قضائے حاجت کی جگہ قبلہ رخ بنی ہوئی ہو تو پھر ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ ممانعت صرف فضاء وصحراء میں ہے عمارتوں میں نہیں۔ مزید تفصیل کے لیے راقم الحروف کی کتاب **فقه الحديث : كتاب الطهارة : باب قضاء الحاجة** ملاحظہ فرمائیے)۔(٥)

⑥ پیشاب کے قطروں سے اجتناب کیا جائے۔(٦)

⑦ دائیں ہاتھ سے استنجاء نہ کیا جائے۔(۷)

---

(۱) [صحيح: صحيح أبو داود (۱۱) كتاب الطهارة : باب كيف التكشف عند الحاجة ' ترمذی (١٤)] امام ترمذیؒ نے اسے مرسل کہا ہے۔ جبکہ شیخ مناویؒ بیان کرتے ہیں کہ اس کی بعض سندیں صحیح بھی ہیں۔[فیض القدیر (٩٢/٥)]

(۲) [صحيح لغيره : الصحيحة (۳۱۲۰) صحيح الترغيب (۱۰۰) أبو داود : كتاب الطهارة : باب كراهية الكلام عندالخلاء' أحمد (٣٦/٣) ابن ماجة (٣٤٢) حاكم (١٥٧/١) ابن خزيمة (٣٩/١)]

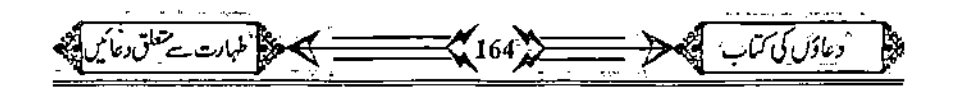
(۳) [مسلم (٢٦٩) كتاب الطهارة : باب النهى عن التخلى فى الطرق والظلال' أبو داود (٢٥) أبو عوانة (١٩٤/١) ابن خزيمة (٦٧) ابن حبان (١٤١٥) حاكم (١٨٥/١) بيهقى (٩٧/١) أحمد (٣٧٢/٢)]

(٤) [مسلم (٢٨١) كتاب الطهارة : باب النهى عن البول فى الماء الراكد ' ابن ماجة (٣٤٣) أبو عوانة (٢١٦/١) أحمد (٣٥٠/٣) نسائى (٣٤/١) ابن حبان (١٢٤٧) بيهقى (٩٧/١)]

(٥) [بخارى (٣٩٤) كتاب الصلاة : باب قبلة أهل المدينة وأهل الشام والمشرق ' مسلم (٢٦٤) أبو داود (٩) ترمذى (٨) ابن ماجة (٣١٨) نسائى (٢٣/١) أبو عوانة (١٩٩/١) ابن خزيمة (٥٧) ابن حبان (١٤١٤) حميدى (٣٧٨) ابن أبى شيبة (١٥٠/١)]

(٦) [صحيح : صحيح ابن ماجة (٢٧٨) كتاب الطهارة وسننها : باب التشديد فى البول' إرواء الغليل (٢٨٠) بيهقى (٤١٢/٢)] حافظ بوصیریؒ نے اسے صحیح کہا ہے۔[الزوائد (١٤٦/١)]

(۷) [صحيح : صحيح أبو داود (٦) كتاب الطهارة : باب كراهية استقبال القبلة عند قضاء الحاجة ' أبو داود (٨) ابن ماجة (٣١٣) نسائى (٤٠) أحمد (٢٤٧/٢) أبو عوانة (٢٠٠/١)]



فصل دوم :

وضوء سے متعلقہ دعائیں

وضوء سے پہلے بسم اللہ پڑھنا ضروری ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ لَا وُضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ ﴾

''جو شخص وضو کے وقت بسم اللہ نہیں پڑھتا اس کا وضو نہیں ہوتا۔''(۱)

واضح رہے کہ بِسْمِ اللّٰهِ کے ساتھ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کے الفاظ کسی صحیح اور صریح حدیث سے ثابت نہیں۔ اس لیے صرف بسم اللہ کہنا ہی کافی ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ایک طویل روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ سے فرمایا﴿ تَوَضَّئُوْا بِسْمِ اللّٰهِ ﴾ ''بسم اللہ کہتے ہوئے وضو شروع کرو۔''(۲)

(نوویؒ) اگر کوئی (وضوء سے پہلے) صرف بِسْمِ اللّٰهِ کہے تو کافی ہے۔(۳)

وضو کے بعد کی دعائیں

(1) حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جو شخص بھی مکمل وضوء کرے اور پھر (وضوء سے فارغ ہونے کے بعد) یہ دعا پڑھے:

﴿ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ﴾

''میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں' وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں شہادت دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔''

---

(۱) [صحيح : صحيح أبو داود (۹۲) كتاب الطهارة : باب في التسمية على الوضوء' أبو داود (۱۰۱) أحمد (۴۱۸/۲) ابن ماجة (۳۹۹) دار قطني (۷۲/۱) بيهقي (۴۳/۱)]

(۲) [عبدالرزاق (۲۷۶/۱۱) أحمد (۱۶۵/۳) نسائي (۷۸)]

(۳) [الأذكار للنووي (۹۲/۱)]

تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں تاکہ جس سے چاہے داخل ہو۔(۱)

(2) جامع ترمذی کی روایت میں مذکورہ بالا دعا کے ساتھ ان الفاظ کا بھی اضافہ ہے:

﴿ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ ﴾

''اے اللہ! مجھے بہت زیادہ توبہ کرنے والوں اور پاک صاف رہنے والوں میں سے بنا۔''(۲)

(3) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں یہ دعا مذکور ہے:

﴿ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ ﴾

''اے اللہ! تو پاک ہے اپنی تعریفوں کے ساتھ' میں شہادت دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں' میں تجھ سے معافی مانگتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔''(۳)

❑ جس روایت میں ہے کہ وضوء سے فارغ ہو کر آسمان کی نظر اٹھا کر یہ دعا پڑھنی چاہیے:

﴿ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ﴾

وہ ضعیف ہونے کی بنا پر قابل حجت نہیں۔(٤)

دورانِ وضو ہر عضو کے ساتھ دعا پڑھنا مسنون نہیں

جیسا کہ بعض فقہاء نے بیان کیا ہے کہ وضوء کرنے والا بسم اللہ کہنے کے بعد کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ الْمَاءَ طَهُوْرًا ۔ کلی کرتے وقت کہے اَللّٰهُمَّ اسْقِنِیْ مِنْ حَوْضِ نَبِيِّكَ كَأْسًا لَا أَظْمَأُ بَعْدَهُ أَبَدًا۔ ناک میں پانی چڑھاتے وقت کہے اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنِیْ رَائِحَةَ نَعِيْمِكَ وَجَنَّاتِكَ ۔ چہرہ دھوتے وقت کہے

---

(۱) [مسلم (٢٣٤) كتاب الطهارة : باب الذكر المستحب عقب الوضوء' أحمد (١٩/١) أبو داود (١٦٩) كتاب الطهارة : باب ما يقول الرجل اذا توضأ ' نسائی (٩٢/١) دارمی (١٨٢/١) أبو يعلى (١٨٠)]

(۲) [صحيح : تمام المنة (ص/٩٧) ترمذی (٥٥) كتاب الطهارة : باب فيما يقال بعد الوضوء ' شیخ احمد شاکرؒ نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور امام ابن قیمؒ نے بھی بالجزم اس زیادتی کے اثبات کو ہی ترجیح دی ہے۔[التعليق على الترمذی للشاكر (٧٧/١) زاد المعاد (٦٩/١)]

(۳) [صحيح : السلسلة الصحيحة (٢٣٣٣) صحيح الجامع الصغير (٦١٧٠) صحيح الترغيب (٢٢٥) كتاب الطهارة : باب الترغيب فى كلمات يقولهن بعد الوضوء ' نسائی (٢٥/٦)]

(٤) [ضعيف : ارواء الغليل (١٣٥/١) ضعيف أبو داود (٣١) كتاب الطهارة : باب ما يقول الرجل إذا توضأ' أبو داود (١٧٠) ابن السنی (٣١) أحمد (١٥٠/٤) دارمی (١٤٨٣١) ابن أبی شيبة (٩٩٤٥) أبو يعلى فی المسند (١٨٠) حافظ ابن حجرؒ نے اسے ضعیف کہا ہے۔[تلخيص الحبير (١٢٠/١)]

اَللّٰهُمَّ بَيِّضْ وَجْهِيْ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ۔ دونوں بازو دھوتے وقت کہے اَللّٰهُمَّ أَعْطِنِيْ كِتَابِيْ بِيَمِيْنِيْ ، اَللّٰهُمَّ لَا تُعْطِنِيْ كِتَابِيْ بِشِمَالِيْ ۔ سر کا مسح کرتے وقت کہے اَللّٰهُمَّ حَرِّمْ شَعْرِيْ وَبَشَرِيْ عَلَى النَّارِ وَأَظِلَّنِيْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّكَ ۔ کانوں کا مسح کرتے وقت کہے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ أَحْسَنَهُ ۔ اور اپنے دونوں پاؤں دھوتے وقت کہے اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قَدَمَيَّ عَلَى الصِّرَاطِ ۔(۱)

یہ اور اس طرح کی تمام دعائیں سنت سے ثابت نہیں۔ اس لیے ان سے بچنا ضروری ہے۔

- ❑ غسل کرنے سے پہلے یا بعد میں کوئی خاص دعا سنت سے ثابت نہیں۔ البتہ اگر کوئی شخص غسل سے پہلے وضوء کرے تو وضوء کی دعائیں پڑھ سکتا ہے۔
- ❑ جو شخص پانی نہ ہونے کی صورت میں تیمم کرتے وہ وضوء کی طرح تیمم سے پہلے بسم اللہ پڑھ سکتا ہے کیونکہ تیمم وضوء کا بدل ہے۔

---

(۱) [مزید دیکھئے: الأذکار للنووی (۹۸/۱)]

باب الادعیة للعبادات
عبادات سے متعلقہ دعاؤں کا بیان

فصل اول :

اذان سے متعلقہ دعائیں

اذان کی فضیلت

(1) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر لوگوں کو اذان کہنے کے ثواب کا علم ہو جائے تو پھر انہیں یہ قرعہ ڈال کر بھی حاصل ہو تو وہ قرعہ بھی ڈالیں۔(۱)

(2) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اذان سن کر شیطان بھاگ اٹھتا ہے۔(۲)

(3) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' روزِ قیامت لوگوں میں مؤذنوں کی گردنیں سب سے لمبی ہوں گی۔(۳)

(4) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جنات اور ہر وہ چیز جو مؤذن کی آواز سنتی ہے روزِ قیامت اس کے حق میں شہادت دے گی۔(۴)

اذان کے الفاظ

﴿ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ﴾

''اللہ سب سے بڑا ہے' اللہ سب سے بڑا ہے' اللہ سب سے بڑا ہے' اللہ سب سے بڑا ہے' میں شہادت

---

(۱) [بخاری (٦١٥) كتاب الأذان : باب الاستهام في الأذان ' مسلم (٤٣٧) كتاب الصلاة : باب تسوية الصفوف واقامتها وفضل الأول فالأول]

(۲) [بخاری (٦٠٨) كتاب الأذان : باب فضل التأذين ' مسلم (٣٨٩) كتاب الصلاة : باب فضل الأذان وهرب الشيطان عند سماعه]

(۳) [مسلم (٣٨٧) كتاب الصلاة : باب فضل الأذان وهرب الشيطان عند سماعه]

(٤) [بخاری (٦٠٩) كتاب الأذان : باب رفع الصوت بالنداء]

دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں' میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں' میں شہادت دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں' میں شہادت دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں' آؤ نماز کی طرف' آؤ نماز کی طرف' آؤ کامیابی کی طرف' آؤ کامیابی کی طرف' اللہ سب سے بڑا ہے' اللہ سب سے بڑا ہے' اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں۔" (۱)

☐ ترجیع والی اذان بھی ثابت ہے۔ ترجیع والی اذان سے مراد ایسی اذان ہے جس میں کلمہ شہادتین کو دو دو مرتبہ دہرایا گیا ہو۔ پہلی دو مرتبہ ہلکی آواز سے اور دوسری دو مرتبہ اونچی آواز سے۔ یہ اذان رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کو سکھائی تھی۔ (۲)

اقامت کے الفاظ

﴿ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتُ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتَ الصَّلٰوةُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ﴾

"اللہ سب سے بڑا ہے' اللہ سب سے بڑا ہے' میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں' میں شہادت دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں' آؤ نماز کی طرف' آؤ کامیابی کی طرف' یقیناً نماز قائم ہو گئی' یقیناً نماز قائم ہو گئی' اللہ سب سے بڑا ہے' اللہ سب سے بڑا ہے' اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔" (۳)

اذان کا جواب

اذان سننے والے کو چاہیے کہ اذان کے جواب میں وہی الفاظ کہے جو مؤذن کہتا ہے' البتہ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کے جواب میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہے۔ (٤)

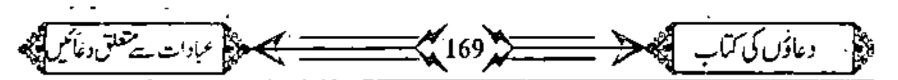
---

(۱) [صحيح : صحيح أبو داود (٤٦٩) كتاب الصلاة : باب كيف الأذان ' أبو داود (٤٩٩) ابن ماجة (٧٠٦) أحمد (٤٢/٤) بيهقى (٣٩٠/١) دارمى (٢٦٨/١) دارقطنى (٢٤١/١) عبدالرزاق (١٧٨٧) ابن خزيمة (٣٧١) بيهقى (٢٤١/١)]

(۲) [مسلم (٣٧٩) كتاب الصلاة : باب صفة الأذان ' ترمذى (١٧٦) ابن ماجة (٧٠١)]

(۳) [صحيح : صحيح أبو داود (٤٦٩) كتاب الصلاة : باب كيف الأذان ' أبو داود (٤٩٩)]

(٤) [بخارى (٦١١) كتاب الأذان : باب ما يقول إذا سمع المنادى ' مسلم (٣٨٣) موطا (٦٧/١) أحمد (٦/٣) دارمى (٢٧٢٣١) أبو داود (٥٢٢) ترمذى (٢٠٨) نسائى (٢٣/٢) ابن ماجة (٧٢٠) عبدالرزاق (١٨٤٢) ابن خزيمة (٤١١)] مزید دیکھئے: أحمد (٩١/٤) بخارى (٦١٣) أيضا ' نسائى (٦٧٧)]



□ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص اذان کا جواب دے حتی کہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ سے لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰہُ تک دل سے کہے تو وہ جنت میں داخل ہو گا۔(۱)

□ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی جس روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مؤذن کو یہ کہتے ہوئے سنتے حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ یعنی آؤ کامیابی کی طرف۔ تو کہتے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مُفْلِحِيْنَ ''اے اللہ! ہمیں کامیاب ہونے والے بنا دے۔'' وہ روایت من گھڑت ہے۔(۲)

اقامت کا جواب

اقامت کا بھی جواب دینا چاہیے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے' جب تم نداء سنو تو اسی طرح کہو جیسے مؤذن کہتا ہے۔(۳) لفظِ نداء میں اذان اور اقامت دونوں شامل ہیں۔ اقامت کا جواب دینے کے لیے وہی الفاظ دہرانے چاہئیں جو مؤذن اقامت کے لیے کہتا ہے اور جس روایت میں ہے کہ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کے جواب میں أَقَامَهَا اللّٰهُ وَأَدَامَهَا کہنا چاہیے' وہ ضعیف ہے۔(٤)

□ امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص اذان یا اقامت سنے اور نماز پڑھ رہا ہو تو نماز میں اس کا جواب نہ دے' جب نماز سے سلام پھیر دے تو پھر اس طرح (اذان و اقامت کا) جواب دے جیسے وہ جواب دیتا ہے جو

---

(۱) [مسلم (۳۸۵) كتاب الصلاة : باب استحباب القول مثل قول المؤذن ' أبو داود (٥٢٧) كتاب الصلاة : باب ما يقول اذا سمع المؤذن ' أبو عوانة (٣٣٩/١) شرح معانى الآثار (٨٦/١) بيهقى (٤٠٩/١)]

(۲) [موضوع : السلسلة الضعيفة (٧٠٦) عجالة الراغب المتمنى (١٤٣/١) ابن السني فى عمل اليوم والليلة (٩١) الأذكار للنووى (١٠٧) حافظ ابن حجرؒ نے کہا ہے کہ اس روایت کی سند میں نصر بن طریف راوی ہے' اسے اہل علم نے متروک کہا ہے۔[نتائج الأفكار (٣٦٧/١)] شیخ سلیم ہلالی نے اسے من گھڑت کہا ہے اور کہا ہے کہ اس کی سند میں عبد اللہ بن واقد راوی بہت زیادہ ضعیف ہے اور نصر بن طریف پر حدیثیں گھڑنے کی تہمت ہے۔[التعليق على الأذكار للنووى (١١٤/١)] شیخ محمد بن ریاض اللبابیدی نے کہا ہے کہ اس کی سند من گھڑت ہے۔[التعليق على عمل اليوم والليلة لابن السني (ص / ٣٧)]

(۳) [بخارى (٦١١) كتاب الأذان : باب ما يقول إذا سمع المنادى ' مسلم (٣٨٣)].

(٤) [ضعيف : ضعيف أبو داود (١٠٤) إرواء الغليل (٢٤١) أبو داود (٥٢٨) كتاب الصلاة : باب ما يقول إذا سمع الإقامة ' بيهقى (٤١١/١) الحلية لأبى نعيم (٨١/٧)] حافظ ابن حجرؒ نے اسے ضعیف کہا ہے۔ [تلخيص الحبير (٣٧٨/١)] شیخ سلیم ہلالی کہتے ہیں کہ یہ روایت ضعیف ہے اور اس کے ضعف کی تین علتیں ہیں؛ ایک یہ کہ اس میں ایک راوی مجہول ہے' دوسری یہ کہ اس میں شہر بن حوشب راوی ضعیف ہے اور تیسری یہ کہ اس میں ایک اور راوی محمد بن ثابت ضعیف ہے۔[التعليق على الأذكار للنووى (١١٤/١)]

نماز میں نہیں، لیکن اگر اس نے نماز میں ہی جواب دے دیا تو یہ مکروہ ہے مگر اس سے نماز باطل نہیں ہو گی۔ اسی طرح اگر کوئی شخص بیت الخلاء میں اذان یا اقامت سنے تو اس حالت میں جواب نہ دے، مگر جب بیت الخلاء سے باہر نکل آئے تو جواب دے۔

تاہم اگر کوئی شخص تلاوتِ قرآن یا تسبیح یا قراءتِ حدیث یا کسی اور علم کے حصول (یا کام) میں مصروف ہو تو تمام کام منقطع کر کے اذان کا جواب دے۔ جواب دینے کے بعد پھر وہ کام کرے جو کر رہا تھا۔(۱)

اذان کے بعد کی دعائیں

(1) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جس نے اذان سن کر یہ کلمات کہے:

﴿ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَبِالْاِسْلَامِ دِينًا ﴾

"میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ میں اللہ کے رب ہونے پر، محمد ﷺ کے رسول ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہو گیا۔"

اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔(۲)

(2) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جس نے اذان سن کر کہا:

﴿ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ ﴾

"اے اللہ! اس دعوتِ کامل اور قائم ہونے والی نماز کے رب! محمد ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور انہیں اس مقامِ محمود پر فائز کر دے جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے۔"

---

(۱) [دیکھئے: الأذکار للنووی (۱۱۵/۱)]

(۲) [مسلم (۳۸٦) کتاب الصلاة : باب استحباب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه، ابو داود (۵۲۵) کتاب الصلاة : باب ما یقول اذا سمع المؤذن، ترمذی (۲۱۰) کتاب الصلاة : باب ما یقول الرجل اذا أذن المؤذن من الدعاء، نسائی (۲٦/۲) وفی السنن الکبری (۱٦٤۳) مسند احمد (۱۸۱/۱) ابن حبان (۱٦۹۳۔ احسان) مستدرک حاکم (۲۱۳/۱)]

اسے روزِ قیامت میری شفاعت نصیب ہو گی۔(۱)

واضح رہے کہ اس دعا میں ان الفاظ کی زیادتی " وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ " اور " وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ " اور " إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَاد " کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔(۲)

(3) اذان کے بعد نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنا چاہیے' جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللَّهَ لِي الْوَسِيلَةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ فَمَنْ سَأَلَ لِي الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ﴾

"جب تم مؤذن کو (اذان کہتے ہوئے) سنو تو اس طرح کہو جیسے وہ کہتا ہے" پھر مجھ پر درود بھیجو" یقیناً جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرمائے گا' پھر اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ مانگو' وسیلہ جنت میں ایک مقام ہے جو اللہ کے بندوں میں سے صرف ایک بندے کو دیا جائے گا اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہوں گا' پس جس نے میرے لیے وسیلہ مانگا اسے میری شفاعت نصیب ہو گی۔"(۳)

☐ یاد رہے کہ اذان کے بعد اقامت تک قبولیتِ دعا کا وقت ہے' جیسا کہ فرمانِ نبوی ہے کہ اذان اور اقامت کے درمیان دعا رد نہیں کی جاتی۔(٤) اس لیے اس وقت میں دنیا و آخرت کی بھلائی کے لیے بکثرت دعائیں کرنی چاہئیں۔

---

(۱) [بخاری (٦١٤) كتاب الأذان : باب الدعاء عند النداء ' أبو داود (٥٢٩) كتاب الصلاة : باب ما جاء فی الدعاء عند الأذان ' ترمذی (٢١١) كتاب الصلاة : باب منه آخر ' نسائی (٢٦/٢) ابن ماجة (٧٢٢) كتاب الأذان والسنة فيه : باب ما يقال اذا أذن المؤذن ' أحمد (٣٥٤/٣) بيهقی (٤١٠/١) شرح السنة (٧٣/٢)]

(۲) [تلخيص الحبير (٢١٠/١) المقاصد الحسنة (ص/٢١٢) إرواء الغليل (٢٦١/١) المصنوع فی معرفة الحديث الموضوع (١٣٢) فتح الباری (٩٤/١) القول المبين فی أخطاء المصلين (ص/١٨٣)]

(۳) [مسلم (٣٨٤) كتاب الصلاة : باب استحباب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه ' أبو داود (٥٢٣) كتاب الصلاة : باب ما يقول اذا سمع المؤذن ' ترمذی (٣٦١٤) كتاب المناقب : باب فی فضل النبی ' نسائی (٢٥/٢) أحمد (١٦٨/٢) أبو عوانة (٣٣٧/١) شرح معانی الآثار (٨٥/١) بيهقی (٤٠٩/١)]

(٤) [صحيح : صحيح ترمذی (١٧٥) كتاب الصلاة : باب ماجاء فی أن الدعاء لايرد بين الأذان والإقامة ' المشكاة (٦٧١) إرواء الغليل (٢٤٤) صحيح أبو داود (٥٣٤) أبو داود (٥٢١)]

فصل دوم :

مسجد سے متعلقہ دعائیں

مسجد کی طرف جانے کی دعا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے نکلے تو یہ دعا پڑھ رہے تھے:

﴿اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي لِسَانِي نُورًا وَاجْعَلْ فِي سَمْعِي نُورًا وَاجْعَلْ فِي بَصَرِي نُورًا وَاجْعَلْ مِنْ خَلْفِي نُورًا وَمِنْ اَمَامِي نُورًا وَاجْعَلْ مِنْ فَوْقِي نُورًا وَمِنْ تَحْتِي نُورًا اللّٰهُمَّ أَعْطِنِي نُورًا﴾

''اے اللہ! میرے دل میں' میری زبان میں' میرے کانوں میں' میری آنکھوں میں' میرے پیچھے' میرے آگے' میرے اوپر اور میرے نیچے نور پیدا فرما' اے اللہ مجھے نور عطا فرما۔''(۱)

مسجد میں داخلے کی دعا

(1) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے:

﴿ أَعُوذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ﴾

''میں شیطان مردود سے عظمت والے اللہ کی اس کے کریم چہرے کی اور قدیم سلطنت کی پناہ میں آتا ہوں۔''

اور پھر فرماتے کہ جب کوئی شخص یہ دعا پڑھتا ہے تو شیطان کہتا ہے یہ شخص سارا دن مجھ سے محفوظ ہو گیا ہے۔(۲)

(2) اس دعا کے علاوہ مسجد میں داخلے کی درج ذیل دعائیں مسنون ہیں:

✧ ﴿ بِسْمِ اللّٰهِ ﴾ ''اللہ کے نام کے ساتھ (میں داخل ہوتا ہوں)۔''

✧ ﴿ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﴾ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلاۃ وسلام ہو۔''

---

(۱) [مسلم (۷٦۳) كتاب صلاة المسافرين وقصرها : باب الدعاء فى صلاة الليل وقيامه ' نسائى فى السنن الكبرى (۱۳۳۷) حميدى (٤٧٢) طبرانى كبير (۱۲٦۷۲) أبو عوانة (۳۱۷/۲) ابن حبان (٢٤٢٤) ابن خزيمة (٤٨٤)]

(۲) [صحيح : صحيح ابو داود ' ابو داود (٤٦٦) كتاب الصلاة : باب فيما يقوله الرجل عند دخوله المسجد]

✧ ﴿اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ﴾ "اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔"

جیسا کہ اس کے دلائل حسب ذیل ہیں:

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ

﴿كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَقُوْلُ "بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ "﴾

"رسول اللہ ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو کہتے 'اللہ کے نام کے ساتھ داخل ہوتا ہوں اور سلامتی ہو اللہ کے رسول پر۔ اے اللہ! میرے گناہ بخش دے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔"(۱)

ایک دوسری روایت میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ

﴿كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ "صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ "﴾

"رسول اللہ ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو محمد ﷺ پر درود و سلام بھیجتے۔"(۲)

حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلْ "اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ "﴾

"جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو کہے 'اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔"(۳)

مسجد میں بکثرت ذکر واذکار نفل ونوافل اور تلاوت قرآن کرنی چاہیے

(1) ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

﴿فِي بُيُوتٍ أَذِنَ اللّٰهُ أَن تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ يُسَبِّحُ لَهُ فِيهَا بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ﴾

[النور: ۳۶-۳۷]

---

(۱) [صحیح: صحیح ابن ماجه (۶۲۵) کتاب المساجد: باب الدعاء عند دخول المسجد، ابن ماجه (۷۷۱)]

(۲) [صحیح: صحیح ترمذی، ترمذی (۳۱۴) کتاب الصلاة: باب ما جاء ما يقول عند دخول المسجد]

(۳) [مسلم (۷۱۳) کتاب صلاة المسافرین: باب ما یقول إذا دخل المسجد، ابو داود (۴۶۵) کتاب الصلاة: باب فيما يقوله الرجل عند دخوله المسجد، ابن ماجه (۷۷۲) کتاب المساجد والجماعات: باب الدعاء عند دخول المسجد، مسند احمد (۱۶۰۵۷) دارمی (۱۳۹۴) ابن حبان (۲۰۴۸) أبو عوانة (۴۱۴/۱) عبد الرزاق (۱۶۶۵)]

"ان گھروں (یعنی مساجد) میں جن کے بلند کرنے 'اور جن میں اپنے نام کا ذکر کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے وہاں صبح وشام اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے ہیں (ایسے لوگ جنہیں تجارت اور خرید وفروخت اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل نہیں کرتی)۔"

آیت کے ان الفاظ "جن میں اپنے نام کا ذکر کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے" سے معلوم ہوتا ہے کہ مساجد میں ذکر واذکار کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم ارشاد فرمایا ہے۔ اس لیے مساجد میں یہی کام کرنا چاہیے۔

(2) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ ایک دیہاتی نے مسجد نے پیشاب شروع کر دیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا:

﴿ إِنَّ هَذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَيْءٍ مِنْ هَذَا الْبَوْلِ وَلَا الْقَذَرِ إِنَّمَا هِيَ لِذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالصَّلَاةِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ ﴾

"بلاشبہ یہ مساجد نہ تو پیشاب کے لیے درست ہیں اور نہ ہی کسی گندگی کے لیے' یہ تو صرف اللہ تعالیٰ کے ذکر' نماز اور تلاوتِ قرآن کے لیے ہیں۔"(۱)

مسجد میں تجارت یا گمشدہ چیز کا اعلان کرنے والے کو کیا کہا جائے؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿ إِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَبِيعُ أَوْ يَبْتَاعُ فِي الْمَسْجِدِ فَقُولُوا لَا أَرْبَحَ اللَّهُ تِجَارَتَكَ وَإِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَنْشُدُ فِيهِ ضَالَّةً فَقُولُوا لَا رَدَّ اللَّهُ عَلَيْكَ ﴾

"جب تم مسجد میں خرید وفروخت کرنے والے کو دیکھو تو کہو" لَا أَرْبَحَ اللَّهُ تِجَارَتَكَ " یعنی اللہ تیری تجارت میں فائدہ نہ دے' اور جب تم مسجد میں کسی گمشدہ چیز کا اعلان کرنے والے کو دیکھو تو کہو" لَا رَدَّ اللَّهُ عَلَيْكَ " یعنی اللہ تجھ پر (گمشدہ چیز) نہ لوٹائے۔"(۲)

---

(۱) [مسلم (۲۸۵) کتاب الطھارۃ : باب وجوب غسل البول وغیرہ من النجاسات ' مسند احمد (۱۲۹۸۳) أبو عوانة (۲۱٤/۱) ابن حبان (۱٤۰۱) ابن خزیمة (۲۹۳) بیہقی (٤۱۲/۲)]

(۲) [صحیح : ارواء الغلیل (۱۳٥/٥) ترمذی (۱۳۲۱) کتاب البیوع : باب النھی عن البیع فی المسجد ' دارمی (۳۲٦/۱) مستدرک حاکم (٥٦/۲) ابن السنی (۱٥٤) صحیح الترغیب والترھیب (۲۹۱) کتاب الصلاۃ : باب الترھیب من البصاق فی المسجد والی القبلة ومن انشاد ' صحیح الجامع الصغیر (٥۷۳) امام حاکمؒ نے اسے صحیح کہا ہے اور امام ذہبیؒ نے ان کی موافقت کی ہے۔]

☐ جس روایت میں ہے کہ جسے تم مسجد میں شعر پڑھتے دیکھو اسے تین مرتبہ کہو" فَضَّ اللّٰهُ فَاكَ " یعنی اللہ تیرا منہ توڑے۔ وہ ضعیف ہے۔(۱)

مسجد سے نکلنے کی دعا

✧ ﴿ بِسْمِ اللّٰهِ ﴾ "اللہ کے نام کے ساتھ (میں مسجد سے نکلتا ہوں)۔"

✧ ﴿ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﴾ "رسول اللہ ﷺ پر صلاۃ وسلام ہو۔"

✧ ﴿ اَللّٰهُمَّ إِنِّي اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ ﴾ "اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔"

✧ ﴿ اَللّٰهُمَّ اَعْصِمْنِيْ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ﴾ "اے اللہ! مجھے شیطان مردود سے محفوظ رکھ۔"

اس کے دلائل حسب ذیل ہیں:

(1) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مسجد سے نکلتے تو " بِسْمِ اللّٰهِ " کہتے۔(۲)

(2) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ایک دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مسجد سے نکلتے تو:

﴿ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ "رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ" ﴾

"محمد ﷺ پر صلاۃ وسلام بھیجتے اور کہتے اے پروردگار! میرے گناہوں کو بخش دے اور میرے لیے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔"(۳)

(3) حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد سے نکلے تو کہے:

﴿ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ ﴾

"اے اللہ! بے شک میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔"(٤)

(4) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد سے نکلے

---

(۱) [ضعيف جداً : طبراني كبير (١٤٥٤) ابن السني في عمل اليوم والليلة (١٥٤) الأذكار للنووي (٩٦) اس روایت کی سند میں عباد بن کثیر راوی متروک ہے۔[السلسلة الضعيفة (٢١٣١) عجالة الراغب المتمنى (٢٠٩/١)] شیخ سلیم ہلالی نے اس روایت کو بہت زیادہ کمزور کہا ہے۔[التعليق على الأذكار للنووي (١٠٧/١)]

(۲) [صحيح : صحيح ابن ماجه ' ابن ماجه (٧٧١) كتاب المساجد والجماعات : باب الدعاء عند دخول المسجد]

(۳) [صحيح : صحيح ترمذي ' ترمذي (٣١٤) كتاب الصلاة : باب ما جاء ما يقول عند دخول المسجد]

(٤) [مسلم (٧١٣) كتاب صلاة المسافرين وقصرها : باب ما يقول اذا دخل المسجد]

درود بھیجے نبی ﷺ پر سلام بھیجے اور کہے:

﴿ اَللّٰهُمَّ اعْصِمْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ﴾

''اے اللہ! مجھے شیطان مردود سے محفوظ فرما۔'' (۱)

☐ جس روایت میں مسجد سے نکلتے وقت مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو کر شیطان اور اس کے لشکروں سے پناہ مانگنے کا ذکر ہے' وہ ضعیف ہے۔(۲)

فصل سوم :

نماز سے متعلقہ دعائیں

کن الفاظ کے ساتھ نماز شروع کرے؟

ان الفاظ '' اَللّٰهُ أَكْبَرُ '' کے ساتھ تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے نماز کی ابتداء کرے۔ جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تکبیر کے ساتھ نماز شروع کرتے تھے۔(۳)

تکبیر تحریمہ کے بعد کی دعائیں

(1) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب تکبیر تحریمہ کہتے تو قراءت سے پہلے کچھ دیر خاموش رہتے۔ میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' آپ جب خاموش ہوتے ہیں تو کیا پڑھتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا' میں یہ دعا پڑھتا ہوں:

﴿اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ﴾

---

(۱) [صحيح : صحيح ابن ماجه ' ابن ماجه (۷۷۳) كتاب المساجد والجماعات : باب الدعاء عند دخول المسجد]

(۲) [ضعيف : ضعيف الجامع الصغير (۱۳٦۹) دارمی فی مسند الفردوس (۲٦۸/۱) عمل اليوم والليلة لابن السنی (۱۵۵) حافظ ابن حجرؒ نے اسے ضعیف کہا ہے۔ [نتائج الأفكار (۲۸۸/۱)] شیخ سلیم ہلالی نے اسے بہت زیادہ ضعیف کہا ہے۔ [التعليق على الأذكار للنووی (۱۰٤/۱)]

(۳) [مسلم (٤۹۸) كتاب الصلاة : باب ما يجمع صفة الصلاة وما يفتتح به]

"اے اللہ میرے اور میرے گناہوں کے درمیان دوری ڈال دے جس طرح تو نے مشرق و مغرب کے درمیان دوری ڈالی ہے۔اے اللہ! مجھے میرے گناہوں سے اس طرح صاف کر دے جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے۔اے اللہ! مجھے میرے گناہوں سے پانی' برف اور اولوں کے ساتھ دھو ڈال۔"(۱)

(2) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ابتدائے نماز میں یوں کہتے تھے:

﴿ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ ﴾

"پاک ہے تو اے اللہ! اپنی تعریف کے ساتھ اور تیرا نام بابرکت ہے اور تیری شان بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔"(۲)

(3) حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

﴿وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ ﴾

"میں نے اپنے چہرے کو اس ذات کی طرف پھیرا جس نے یکسو ہو کر آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔بلاشبہ میری نماز' میری قربانی' میری زندگی اور میری موت اللہ رب العالمین کے لیے ہے' اس کا کوئی شریک نہیں اور اسی بات کا مجھے حکم ہوا ہے اور میں اللہ تعالیٰ کے

(۱) [بخاری (۷٤٤) کتاب الأذان : باب ما یقول بعد التکبیر' مسلم (۵۹۸) أحمد (۲۳۱/۲) ابن ماجة (۸۰۵) کتاب اقامة الصلاة والسنة فیها : باب افتتاح الصلاة' أبو داود (۷۸۱) کتاب الصلاة : باب السکتة عند الافتتاح' دارمی (۲۸۳/۱) نسائی (۱۲۸/۲) ابن خزیمة (٤٦٥)]

(۲) [صحیح : صحیح أبو داود (۷۰۲) کتاب الصلاة : باب من رأی الاستفتاح بسبحانك اللهم و بحمدك' أبو داود (۷۷٦) ترمذی (۲٤۳) کتاب الصلاة : باب ما یقول عند افتتاح الصلاة' ابن ماجة (۸۰٦) کتاب اقامة الصلاة والسنة فیها : باب افتتاح الصلاة]

فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ اے اللہ! تو ہی بادشاہ ہے' تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں' میں نے اپنے آپ پر ظلم کیا اور میں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کیا' پس تو میرے سارے گناہ معاف فرما دے اور فی الحقیقت تیرے سوا کوئی گناہ معاف نہیں کر سکتا' اور بہترین اخلاق کی طرف میری رہنمائی فرما' تیرے علاوہ کوئی بھی بہترین اخلاق کی طرف رہنمائی نہیں کر سکتا' اور مجھ سے سارے برے اخلاق ہٹا لے' صرف تو ہی برے اخلاق ہٹا سکتا ہے' میں حاضر ہوں اور تابعدار ہوں اور تمام تر خیر و بھلائی تیرے ہی ہاتھوں میں ہے اور برائی کی نسبت تیری طرف نہیں کی جا سکتی' میں تیری وجہ سے ہی (قائم) ہوں اور تجھ سے ہی التجاء کرتا ہوں۔ تو بہت بابرکت اور بڑا بلند ہے' میں تجھ سے بخشش کا طلبگار ہوں اور تیرے حضور توبہ کرتا ہوں۔"(۱)

(4) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو یہ دعا پڑھتے:

﴿ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيَّامُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ أَنْتَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَأَخَّرْتُ وَأَسْرَرْتُ وَأَعْلَنْتُ أَنْتَ إِلٰهِي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ ﴾

"اے اللہ تیرے لیے ہی تمام تعریف ہے' تو آسمانوں اور زمین کا نور ہے اور تیرے لیے ہی تمام تعریف ہے' تو آسمانوں اور زمین کو قائم رکھنے والا ہے اور تیرے لیے ہی تمام تعریف ہے' تو آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے (سب) کا پالنے والا ہے' تو حق ہے' تیرا قول حق ہے' تیرا وعدہ حق ہے' تیری ملاقات حق ہے' جنت حق ہے' جہنم حق ہے اور قیامت حق ہے۔ اے اللہ! تیرے لیے ہی میں مطیع ہوا اور تیرے ساتھ ہی میں ایمان لایا اور تجھ پر ہی میں نے توکل کیا اور تیری طرف ہی میں نے رجوع کیا اور تیری مدد کے ساتھ ہی میں نے (تیرے دشمنوں سے) لڑائی کی اور تیری طرف ہی میں فیصلہ لایا' پس تو میرے پہلے' بعد والے' پوشیدہ اور ظاہری سب گناہ معاف فرما' تو ہی میرا معبود ہے' تیرے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں۔"(۲)

---

(۱) [مسلم (۷۷۱) کتاب صلاۃ المسافرین وقصرها : باب الدعاء فی صلاۃ اللیل وقیامه]

(۲) [صحیح : صحیح أبو داود (٦٩٨) کتاب الصلاۃ : باب ما یستفتح به الصلاۃ من الدعاء' أبو داود (۷۷۱)]

(5) ابوسلمہ بن عبدالرحمن بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو قیام فرماتے تو اپنی نماز کن کلمات کے ساتھ شروع فرماتے؟ تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، آپ ﷺ جب رات کو قیام فرماتے تو ان الفاظ کے ساتھ اپنی نماز شروع کرتے:

﴿اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَائِيْلَ وَ مِيْكَائِيْلَ وَإِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اِهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ إِنَّكَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَاءُ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ﴾

"اے اللہ! جبرئیل، میکائیل اور اسرافیل کے پروردگار! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے! غیب اور حاضر کے جاننے والے! اپنے بندوں کے درمیان تو ہی فیصلہ فرمائے گا اس چیز کا جس میں وہ اختلاف کرتے رہے تھے۔ مجھے اپنے حکم کے ساتھ حق کی اُن باتوں کی رہنمائی فرما جن میں اختلاف ہو گیا ہے، یقیناً تو ہی جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی ہدایت دیتا ہے۔" (۱)

☐ واضح رہے کہ مذکورہ بالا دعاؤں میں سے کوئی ایک دعا پڑھ لی جائے تو کافی ہے۔

نماز کی ابتدائی دعا پڑھنے کے بعد تعوذ پڑھنا چاہیے

ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ

﴿فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ﴾ [النحل:۹۸]

"جب تم قرآن پڑھنے لگو تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ طلب کرو۔"

اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو دعائے استفتاح (یعنی نماز شروع کرنے کی دعا) پڑھتے، پھر کہتے ﴿أَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ مِنْ هَمْزِهِ وَنَفْخِهِ وَنَفْثِهِ﴾ "میں اللہ کی پناہ پکڑتا ہوں شیطان مردود سے، اس کی پھونک، اس کے تھوک اور اس کے چوکے سے۔" (۲)

تعوذ کے لیے یہ الفاظ بھی ثابت ہیں ﴿أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ﴾ "میں اللہ کی پناہ

(۱) [مسلم (۷۷۰) كتاب صلاة المسافرين وقصرها: باب الدعاء في صلاة الليل وقيامه]

(۲) [صحيح: صحيح ابو داود (۷۰۱) كتاب الصلاة: باب من رأى الاستفتاح بسبحانك اللهم، أبو داود (۷۷۵) ترمذى (۲۴۲) كتاب الصلاة: باب ما يقول عند افتتاح الصلاة، نسائى (۱۳۲/۲) ابن ماجة (۸۰۴) كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب افتتاح الصلاة، أحمد (۵۰/۳)]

مانگتا ہوں شیطان مردود سے۔" (۱)

□ یاد رہے کہ تعوذ صرف پہلی رکعت میں ہی پڑھا جائے گا کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا یہی عمل تھا۔ (۲)

تعوذ کے بعد بسم اللہ پڑھنی چاہیے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے امامت کرائی تو بسم اللہ پڑھ کر سورۂ فاتحہ پڑھی اور پھر نماز سے فراغت کے بعد کہا اللہ کی قسم! میں نماز کی ادائیگی میں تم میں رسول اللہ ﷺ کے بہت مشابہ ہوں۔ (۳)

بسم اللہ کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھنی چاہیے

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ﴾

"اس شخص کی کوئی نماز نہیں ہوتی جس نے سورۂ فاتحہ نہ پڑھی۔" (٤)

رکوع وسجود کی دعائیں

(1) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ ﷺ رکوع میں ﴿ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ﴾ "پاک ہے میرا رب عظمت والا" اور سجدے میں ﴿ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى ﴾ "پاک ہے میرا رب جو سب سے بلند ہے" کہتے تھے۔ (٥)

---

(۱) [دیکھئے: حجة البالغة (۸/۲) الروضة الندية (۲٦۹/۱) التعليق على السيل الجرار للشيخ محمد صبحى حلاق (٤۷۹/۱)]

(۲) [مسلم (۹٤۱) كتاب المساجد ومواضع الصلاة: باب ما يقال بين تكبيرة الإحرام والقراءة ' ابن ماجة (۸۰٦) كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها]

(۳) [نسائى (۹۰٥) ابن خزيمة (٤۹۹) شرح معانى الآثار (۱۹۹/۱) دارقطنى (۳۰٥/۱) بيهقى (٤٦/۲)] حافظ ابن حجرؒ رقمطراز ہیں کہ یہ حدیث اونچی آواز سے بسم اللہ کے متعلق وارد شدہ احادیث میں سے سب سے زیادہ صحیح ہے۔ [فتح البارى (۳۱۲/۲)] شیخ محمد صبحی حسن حلاق نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ [التعليق على السيل الجرار (٤۸٦/۱)]

(٤) [بخارى (۷٥٦) كتاب الأذان: باب وجوب القراءة للإمام والمأموم...... ' مسلم (۳۹٤) أبو داود (۸۲۲) ترمذى (۲٤۷) نسائى (۱۷۳/۲) ابن ماجة (۸۳۷) أبو عوانة (۱۲٤/۲)]

(٥) [مسلم (۷۷۲) كتاب صلاة المسافرين وقصرها: باب استحباب تطويل القراءة فى صلاة الليل ' ترمذى (۲٦۲) كتاب الصلاة: باب ما جاء فى التسبيح فى الركوع والسجود ' أبو داود (۸۷۱) كتاب الصلاة: باب ما يقول الرجل فى ركوعه وسجوده ' بيهقى (۸٥/۲) شرح معانى الآثار (۲۳٥۳۱) دارقطنى (۳۳٤/۱) ابن ماجة (۸۸۸) أحمد (۳۸۲/٥) ابن خزيمة (٦۰۳)]

واضح رہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی جس روایت میں " سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ " اور "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى" رکوع و سجدہ میں تین تین مرتبہ کہنے کا ذکر ہے وہ ضعیف ہے۔(۱) اس لیے عدد کی قید کے بغیر زیادہ سے زیادہ تسبیحات پڑھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

(2) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے رکوع اور سجدے میں یہ دعا پڑھتے تھے ﴿سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ ﴾ "بہت پاکیزہ و مقدس، رب فرشتوں اور روح (یعنی جبرئیل علیہ السلام) کا۔"(۲)

(3) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ رکوع اور سجدے میں یہ دعا بہت زیادہ پڑھا کرتے تھے ﴿ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ﴾ "پاک ہے تو اے اللہ! ہمارے رب! اپنی تعریف کے ساتھ اے اللہ! مجھے بخش دے۔"(۳)

(4) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ رکوع اور سجدے میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے ﴿ سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ ﴾ "پاک ہے (اللہ) بہت بڑی طاقت و بادشاہی والا اور بڑائی و عظمت والا۔"(٤)

(5) رسول اللہ ﷺ سے رکوع میں یہ دعا ﴿ اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَمُخِّيْ وَعَظْمِيْ وَعَصَبِيْ ﴾ "اے اللہ! تیرے لیے ہی میں نے رکوع کیا، تجھ پر ہی میں ایمان لایا، تیرے لیے ہی میں مطیع ہوا اور میرے کان، میری آنکھیں، میرا دماغ، میری ہڈیاں اور میرے پٹھے

(۱) [ضعیف : ضعیف أبو داود (۱۸۷) ضعیف ابن ماجة (۱۸۷) ضعیف ترمذی (۴۳) المشکاة (۸۸۰) ضعیف الجامع (۵۲۵) أبو داود (۸۸٦) ترمذی (۲٦۱) ابن ماجة (۸۹۰) بیهقی (۸٦/۲)] شیخ محمد صبحی حسن حلاق نے اسے ضعیف کہا ہے۔[التعلیق علی السیل الجرار (۱/۴۹۰)]

(۲) [مسلم (۴۸۷) کتاب الصلاة : باب ما یقال فی الرکوع والسجود ' أبو داود (۸۷۲) کتاب الصلاة : باب ما یقول الرجل فی رکوعه وسجوده ' نسائی (۲/۲۲۴) أحمد (٦/۳۴) ابن خزیمة (٦۰٦) بیهقی (۸۷/۲)]

(۳) [بخاری (۸۱۷) کتاب الأذان : باب التسبیح والدعاء فی السجود ' مسلم (۴۸۴) کتاب الصلاة : باب ما یقال فی الرکوع والسجود ' نسائی (۲/۱۹۰) ابن ماجة (۸۸۹) کتاب اقامة الصلاة والسنة فیها : باب التسبیح فی الرکوع والسجود ' بیهقی (۸٦/۲) أحمد (٦/۴۳)]

(٤) [صحیح : صحیح أبو داود (۷۷٦) کتاب الصلاة : باب ما یقول الرجل فی رکوعه وسجوده ' أبو داود (۸۷۳) نسائی (۲/۱۹۱) أحمد (٦/۲۴)]

تیرے لیے جھک گئے۔" اور سجدے میں یہ دعا ﴿ اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ ' سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ ﴾ "اے اللہ! میں نے تیرے لیے ہی سجدہ کیا' تجھ ہی پر ایمان لایا' تیرے لیے ہی مطیع ہوا' میرا چہرہ اس ذات کے لیے سجدہ ریز ہوا جس نے اسے پیدا کیا' اس کی صورت بنائی' اس کے کان اور آنکھیں بنائیں' اللہ تعالیٰ بابرکت ہے جو سب سے بہتر خالق ہے۔" بھی ثابت ہے۔(۱)

(6) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سجدے میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے ﴿ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ كُلَّهُ دِقَّهُ وَجِلَّهُ وَأَوَّلَهُ وَآخِرَهُ وَعَلَانِيَتَهُ وَسِرَّهُ ﴾ "اے اللہ! میرے چھوٹے بڑے' پہلے پچھلے اور ظاہر و پوشیدہ تمام گناہ معاف فرما۔"(۲)

(7) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ قیام اللیل کے سجدوں میں آپ ﷺ یہ دعا پڑھتے تھے ﴿ أَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ ' وَأَعُوْذُ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ ' وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ ' أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ ﴾ "اے اللہ! میں تیری رضا کے ذریعے تیری ناراضی سے پناہ مانگتا ہوں اور تیری معافی کے ذریعے تیری سزا سے اور میں پناہ مانگتا ہوں تیرے ذریعے سے تجھ سے' میں تیری مکمل تعریف نہیں کر سکتا تو اسی طرح ہے جیسے تو نے اپنی خود تعریف کی ہے۔"(۳)

☐ یاد رہے کہ رکوع و سجود کے دوران تلاوتِ قرآن سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔(۴) البتہ سجدوں میں بکثرت دعائیں کرنی چاہییں کیونکہ سجدے کی حالت میں دعا زیادہ قبول ہوتی ہے۔(۵)

---

(۱) [مسلم (۷۷۱) كتاب صلاة المسافرين وقصرها ' دارقطني (۲۹۷/۱) أبو عوانة (۱۰۲/۲) طحاوي (۱۶۰/۱)]

(۲) [مسلم (٤٨٣) كتاب الصلاة : باب ما يقال في الركوع والسجود ' أبو داود (٨٧٨)]

(۳) [مسلم (٤٨٦) كتاب الصلاة : باب ما يقال في الركوع والسجود ' أبو داود (٨٧٩) ابن ماجة (٣٨٤١) نسائي (٢٢٠/٢)]

(٤) [مسلم (٤٨٠) كتاب الصلاة : باب النهي عن قراءة القرآن في الركوع والسجود]

(٥) [صحيح : صحيح الجامع الصغير (١١٧٥) ضحيح الترغيب والترهيب (٣٨٧) كتاب الصلاة : باب الترغيب في الصلاة مطلقا ' ابو داود (٨٧٥) كتاب الصلاة : باب في الدعاء في الركوع والسجود ' نسائي (١١٣٧) كتاب التطبيق : باب أقرب ما يكون العبد من الله تعالى ' المشكاة (٨٩٤)]

رکوع سے اٹھنے کی دعائیں

(1) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رکوع سے اٹھتے تو کہتے ﴿ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ﴾ "اللہ نے اس کی سن لی جس نے اس کی تعریف کی" اور جب سیدھے کھڑے ہو جاتے تو کہتے ﴿رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ﴾ "اے ہمارے پروردگار! تیرے لیے ہی ساری تعریف ہے۔"(۱)

(2) رکوع سے سیدھے کھڑے ہو کر یہ دعا پڑھنا بھی ثابت ہے ﴿ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيهِ ﴾ "اے ہمارے پروردگار! تیرے لیے ہی تعریف ہے' بہت زیادہ اور پاکیزہ تعریف' جس میں برکت کی گئی ہے۔" جس صحابی نے رکوع سے کھڑے ہو کر یہ کلمات کہے تھے رسول اللہ ﷺ نے اس کے متعلق فرمایا کہ میں نے تیس سے زائد فرشتے دیکھے جو اس کام میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش میں تھے کہ ان کلمات کو پہلے کون تحریر کرتا ہے۔(۲)

(3) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ رکوع سے اٹھنے کے بعد یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

﴿رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ﴾

"اے ہمارے پروردگار! تیرے لیے ہی ہر قسم کی تعریف ہے اتنی کہ اس سے آسمان' زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے (سب) بھر جائے اور ہر وہ چیز بھر جائے جسے تو چاہے' اس کے بعد اے تعریف اور بزرگی والے! سب سے سچی بات جو بندے نے کہی اور ہم سب تیرے ہی بندے ہیں (یہ ہے کہ) اے اللہ! جو تو عطا کرتا ہے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روک لے اسے کوئی عطا کرنے والا نہیں۔"(۳)

---

(۱) [بخاری (۷۸۹) کتاب الأذان : باب التكبير إذا قام من السجود' مسلم (۲۸) کتاب الایمان : باب الدليل على أن من مات على التوحيد دخل الجنة' أبو داود (۷۳۸) کتاب الصلاة : باب افتتاح الصلاة' نسائی (۲۳۳/۲) ابن حبان (۱۷٦۷) بیهقی (٦۷/۲)]

(۲) [بخاری (۷۹۹) کتاب الأذان : باب فضل اللهم ربنا لك الحمد' أبو داود (۷۷۰) کتاب الصلاة : باب ما يستفتح به الصلاة من الدعاء' نسائی (۱۰٦۱)]

(۳) [مسلم (٤۷۷) کتاب الصلاة : باب ما يقول إذا رفع رأسه من الركوع' نسائی (۱۹۸/۲)]

دو سجدوں کی درمیانی دعائیں

(1) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ دو سجدوں کے درمیان یہ دعا پڑھتے تھے ﴿ رَبِّ اغْفِرْلِیْ ، رَبِّ اغْفِرْلِیْ ﴾ "اے میرے پروردگار مجھے بخش دے اے میرے پروردگار! مجھے بخش دے۔" (۱)

(2) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ دو سجدوں کے درمیان یہ دعا پڑھتے تھے ﴿ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَاهْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ ﴾ "اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، میرا نقصان پورا کر دے، مجھے ہدایت دے اور مجھے رزق عطا فرما۔" (۲)

سجدۂ تلاوت کی دعا

(1) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ رات کو قرآن کے سجدوں میں یہ دعا پڑھتے تھے:

﴿ سَجَدَ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ ﴾

"میرے چہرے نے اس ذات کے لیے سجدہ کیا جس نے اپنی قوت وطاقت کے ذریعے اسے پیدا کیا اور اس کے کان اور آنکھ کے سوراخ بنائے، بہت برکت والا ہے اللہ جو بہترین خالق ہے۔" (۳)

(2) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں یہ دعا مذکور ہے:

﴿ اَللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِي بِهَا عِنْدَكَ أَجْرًا وَضَعْ عَنِّي بِهَا وِزْرًا وَاجْعَلْهَا لِي عِنْدَكَ ذُخْرًا وَتَقَبَّلْهَا مِنِّي كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ ﴾

---

(۱) [صحیح : صحیح أبو داود (۷۷۷) کتاب الصلاة : باب ما یقول الرجل فی رکوعه وسجوده، أبو داود (۸۷٤)]

(۲) [حسن : صحیح أبو داود (۷٥٦) کتاب الصلاة : باب الدعاء بین السجدتین، أبو داود (۸٥۰)، کتاب الصلاة : باب الدعاء بین السجدتین، ترمذی (۲۸٤) کتاب الصلاة : باب ما جاء فی التجافی فی السجود، ابن ماجة (۸۹۸) کتاب اقامة الصلاة والسنة فیها : باب ما یقول بین السجدتین، أحمد (۳۷۱/۱) حاکم (۲٦۲/۱) بیهقی (۱۲۲/۲)] امام نوویؒ نے اس کی سند کو جید کہا ہے۔[المجموع (٤١٤/۳)] اور ایک دوسرے مقام پر اس کی سند کو حسن کہا ہے۔[الأذکار للنووی (۱٥۰)] شیخ محمد صبحی حسن حلاق نے اسے صحیح کہا ہے۔[التعلیق علی الروضة الندیة (۲۷۹/۱)]

(۳) [صحیح : صحیح أبو داود (۱۲٥٥) کتاب الصلاة : باب ما یقول إذا سجد، أبو داود (۱٤۱٤) ترمذی (٥۸۰) نسائی (۲۲۲/۲) أحمد (۳۰/٦) دارقطنی (٤۰٥/۱) حاکم (۲۲۰۳۱) بیهقی (۳۲٥/۲)] یہ لفظ " فتبارك الله أحسن الخالقین" مستدرک حاکم میں زائد ہیں۔[نیل الأوطار (۳٤۰/۲)]

”اے اللہ! اس (سجدے) کے بدلے اپنے ہاں میرے لیے اجر لکھ لے اور اس کے عوض مجھ سے (گناہوں کا) بوجھ اتار دے اور اسے میرے لیے اپنے ہاں ذخیرہ بنا لے اور اسے میری طرف سے اس طرح قبول فرما جیسے تو نے اپنے بندے داوٗد (علیہ السلام) سے قبول فرمایا تھا۔“ (۱)

پہلے تشہد کے الفاظ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تو ہم (قعدہ میں) یہ کہا کرتے تھے کہ اس کے بندوں کی طرف سے اللہ تعالیٰ کو سلام ہو اور فلاں فلاں پر سلام ہو۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ نہ کہو کہ اللہ پر سلام ہو کیونکہ اللہ تو خود سلام ہے 'بلکہ یہ کہو:

﴿ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ﴾

”(میری) قولی' فعلی اور مالی عبادتیں صرف اللہ ہی کے لیے ہیں' اے نبی! آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت و برکت ہو' ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی سلام ہو' میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں اور یقیناً محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔“ (۲)

دوسرے تشہد میں ان الفاظ کے بعد درودِ ابراہیمی پڑھنا چاہیے

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے' تو ہم (اپنی نمازوں میں) کس طرح آپ پر درود بھیجیں؟ کچھ توقف کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس طرح کہا کرو:

﴿ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ

(۱) [حسن : صحيح ترمذي ' ترمذي (٣٤٢٤) كتاب الدعوات : باب ما يقول في سجود القرآن]

(۲) [بخاري (٨٣١ ' ٨٣٥) كتاب الأذان : باب ما يتخير من الدعاء ' مسلم (٤٠٢) كتاب الصلاة : باب التشهد بعد الصلاة ' أبو داود (٩٦٨) كتاب الصلاة : باب التشهد ' ترمذي (٢٨٩) كتاب الصلاة : باب ما جاء في التشهد ' نسائي (٢٣٩/٢) ابن ماجة (٨٩٩) كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها : باب ما جاء في التشهد ' أحمد (٣٨٢/١) دارمي (٣٠٨/١) بيهقي (١٣٨/٢) دارقطني (٣٥٠/١) أبو عوانة (٢٩٩/٢)]

إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ ﴾

''اے اللہ! محمد ﷺ اور آلِ محمد (ﷺ) پر اسی طرح رحمت بھیج جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام اور آلِ ابراہیم (علیہ السلام) پر رحمت بھیجی' یقیناً تعریف اور بزرگی تیرے ہی لیے ہے۔ اے اللہ! محمد ﷺ اور آلِ محمد (ﷺ) پر اسی طرح برکت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام اور آلِ ابراہیم (علیہ السلام) پر برکت نازل فرمائی' یقیناً تعریف اور بزرگی تیرے ہی لیے ہے۔'' (۱)

☐ درود کے متعلق مزید تفصیل کے لیے گزشتہ باب ''نبی ﷺ پر درود کا بیان'' ملاحظہ فرمایئے۔

درود کے بعد کی دعائیں

درود شریف کے بعد کوئی بھی دعا اختیار کی جا سکتی ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ﴿ ثُمَّ لِيَتَخَيَّرْ مِنَ الدُّعَاءِ مَا أَعْجَبَهُ إِلَيْهِ فَيَدْعُوْ ﴾ ''(تشہد کے بعد) پھر اسے دعا کا انتخاب کرنا چاہیے کہ جو اسے سب سے زیادہ اچھی لگے وہ مانگے۔'' (۲) تاہم وہ دعا ضرور پڑھنی چاہیے جس میں چار چیزوں سے پناہ مانگنے کا ذکر ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ اس دعا کے پڑھنے کا حکم دیا ہے' آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿ إِذَا تَشَهَّدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنْ أَرْبَعٍ يَقُولُ "اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ" ﴾

''جب تم میں سے کوئی تشہد پڑھے تو چار اشیاء سے اللہ کی پناہ پکڑے۔ آپ ﷺ یوں کہا کرتے تھے' اے اللہ! میں عذابِ جہنم' عذابِ قبر' زندگی اور موت کے فتنے اور مسیح دجال کے فتنے کے شر سے تیری پناہ پکڑتا ہوں۔'' (۳)

---

(۱) [مسلم (٤٠٥) كتاب الصلاة : باب الصلاة على النبي بعد التشهد ' أبو داود (٩٨٠) كتاب الصلاة : باب الصلاة على النبي بعد التشهد ' أحمد (٢٧٣/٥) ترمذی (٣٢٢٠) كتاب تفسير القرآن : باب ومن سورة الأحزاب ' نسائی (٤٥/٣) مؤطا (١٦٥/١) دارقطنی (٣٥٤/١) حاكم (٢٦٨/١)]

(۲) [بخاری (٨٣٥) كتاب الأذان : باب ما يتخير من الدعاء بعد التشهد وليس بواجب ' ترمذی (٢٨٩) نسائی (٢٣٧/٢) شرح معانی الآثار (٢٦٣/١) طبرانی كبير (٩٩١٢)]

(۳) [مسلم (٥٨٨) كتاب المساجد ومواضع الصلاة : باب ما يستعاذ منه في الصلاة ' أحمد (٢٣٧/٢) دارمی (٣١/١) أبو داود (٩٨٣) نسائی (٥٨/٣) ابن ماجة (٩٠٩) بيهقی (١٥٤/٢) أبو يعلى (٦١٣٣) أبو عوانة (٢٣٥/٢) ابن حبان (١٩٥٨)]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی روایت میں اس دعا کے یہ لفظ ہیں:

﴿ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ ﴾

''اے اللہ! میں عذاب قبر سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور مسیح دجال کے فتنے سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور زندگی اور موت کے فتنے سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ اے اللہ! یقیناً میں گناہ اور قرض سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔''(۱)

علاوہ ازیں درود کے بعد پڑھی جانے والی چند ایسی مسنون دعائیں جن میں سے کسی کا بھی انتخاب کفایت کر جاتا ہے' حسب ذیل ہیں:

(1) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے درخواست کی کہ آپ انہیں ایسی دعا سکھائیں جسے وہ اپنی نماز میں پڑھیں تو آپ ﷺ نے انہیں یہ دعا سکھائی:

﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ﴾

''اے اللہ! بے شک میں نے اپنے نفس پر بہت زیادہ ظلم کیا اور تیرے سوا گناہوں کو کوئی بھی معاف نہیں کر سکتا' پس تو اپنی خاص بخشش سے مجھے معاف فرما اور مجھ پر رحم کر' یقیناً تو بہت بخشنے والا اور نہایت مہربان ہے۔''(۲)

(2) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ایک طویل روایت میں ہے کہ آپ ﷺ تشہد اور تسلیم کے مابین یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

﴿ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ ﴾

''اے اللہ! مجھے معاف فرما' جو میں نے پہلے کیا اور جو میں نے بعد میں کیا' جو میں نے چھپا کر کیا اور جو میں

(۱) [بخاری (۸۳۲) کتاب الأذان : باب الدعاء قبل السلام ' مسلم (۵۸۹) ابو داود (۸۸۰) ترمذی (۳٤۹۵) نسائی (۵٦/۳)]

(۲) [بخاری (۸۳٤ ' ٦۳۲٦) کتاب الأذان : باب الدعاء قبل السلام ' مسلم (۲۷۰۵) کتاب الذکر والدعاء : باب استحباب خفض الصوت بالذکر ' ترمذی (۳۵۳۱) کتاب الدعوات : باب منه ' نسائی (۵۳/۳) ابن ماجة (۳۸۳۵) کتاب الدعاء : باب دعاء رسول الله ' أحمد (۳/۱) ابن خزیمة (۸٤٦)]

نے اعلانیہ کیا' جو میں نے زیادتی کی اور جسے تو مجھ سے بھی زیادہ جانتا ہے' تو ہی (نیکیوں میں) آگے کرنے والا ہے اور تو ہی (ان سے) پیچھے کرنے والا ہے' تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں۔"(۱)

سلام کے الفاظ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دائیں اور بائیں جانب (ان الفاظ میں) سلام کہتے تھے " اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ "(۲)

☐ واضح رہے کہ ایک ہی سلام پر اکتفاء کرنا بھی جائز ہے۔(۳)

دورانِ نماز شیطان کے وسوسے سے بچنے کی دعا

تین مرتبہ یہ دعا پڑھے:

﴿ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ﴾ "میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ پکڑتا ہوں۔"

پھر اپنی بائیں جانب تین مرتبہ (ہلکا سا) تھوکے۔ حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دورانِ نماز شیطانی وساوس کے حل کے لیے اس طرح کیا تو اللہ تعالیٰ اسے مجھ سے لے گئے۔(٤)

سلام پھیرنے کے بعد کی دعائیں

(1) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

﴿ كُنْتُ أَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ بِالتَّكْبِيْرِ ﴾

"مجھے اَللّٰهُ أَكْبَرُ کے ساتھ علم ہوتا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ختم ہو گئی ہے۔"(٥)

---

(۱) [مسلم (۷۷۱) كتاب صلاة المسافرين وقصرها : باب الدعاء فى صلاة الليل و قيامه ' أبو داد (۷٦۰) كتاب الصلاة : باب ما يستفتح به الصلاة من الدعاء ' صفة صلاة النبى للألبانى (ص/۱۸۷)]

(۲) [صحيح : أبو داود (۹۹٦) كتاب الصلاة : باب فى السلام ' أحمد (٤٤٤/۱) ترمذى (۲۹٥) كتاب الصلاة : باب ما جاء فى التسليم فى الصلاة ' نسائى (٦۳/۳) ابن ماجة (۹۱٤) كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها : باب التسليم ' بيهقى (۱۷۷/۲) دارقطنى (۳٥٦/۱)]

(۳) [صحيح : صحيح ترمذى (۲٤۲) كتاب الصلاة : باب ما جآء فى التسليم فى الصلاة ' صحيح ابن ماجة (۷٥۰) ترمذى (۲۹٦) ابن ماجة (۹۱۹) ابن خزيمة (۷۲۹) ابن حبان (۱۹۹٥) دارقطنى (۳٥۸/۱) حاكم (۲۳۱/۱) بيهقى (۱۷۹/۲)]

(٤) [مسلم (۲۲۰۳) كتاب السلام : باب التعوذ من شيطان الوسوسة فى الصلاة]

(٥) [بخارى (۸٤۱ ' ۸٤۲) كتاب الأذان : باب الذكر بعد الصلاة ' مسلم (٥۸۳) كتاب المساجد ومواضع الصلاة : باب الذكر بعد الصلاة]

☐ واضح رہے کہ نماز کے فوراً بعد اونچی آواز سے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰه کا ورد کرنا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔

(2) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین مرتبہ " اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ " کہتے' پھر یہ دعا پڑھتے:

﴿ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ﴾

"اے اللہ! تو ہی سلامتی والا ہے اور تیری طرف سے ہی سلامتی ہے' تو بہت بابرکت ہے اے جلال واکرام والے۔"(۱)

یاد رہے کہ اس دعا میں ان الفاظ " وَإِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ حَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَأَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ" کا اضافہ کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔

(3) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہو کر یہ دعا پڑھتے:

﴿ رَبِّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ ﴾

"اے پروردگار! مجھے اپنے عذاب سے بچالینا جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا۔"(۲)

(4) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ نے یہ وصیت فرمائی کہ ہر نماز کے بعد یہ دعا ہرگز مت چھوڑنا:

﴿ اَللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ ﴾

"اے اللہ! مجھے اپنے ذکر' اپنے شکر اور اپنی اچھی عبادت کی توفیق عطا فرما۔"(۳)

(5) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ مَنْ قَرَأَ " آيَةَ الْكُرْسِيِّ " دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُولِ الْجَنَّةِ إِلَّا أَنْ يَمُوتَ ﴾

"جس شخص نے ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھی اسے جنت میں داخلے سے سوائے موت کے کسی چیز

---

(۱) [مسلم (۵۹۱) کتاب المساجد ومواضع الصلاة : باب استحباب الذکر بعد الصلاة ' أبو داود (۶۸/۲) ابن ماجة (۹۲۸) کتاب اقامة الصلاة والسنة فیها : باب ما یقال بعد التسلیم ' أحمد (۲۷۵/۵) أبو عوانة (۲۴۲/۲) دارمی (۳۱۱/۱) ابن خزیمة (۷۳۷) ابن حبان (۲۰۰۳)]

(۲) [مسلم (۷۰۹) کتاب صلاة المسافرین وقصرها : باب استحباب یمین الإمام ' ترمذی (۳۳۹۹) کتاب الدعوات : باب منه ' مسند احمد (۲۵۲۶۰)]

(۳) [صحیح : صحیح أبو داود (۱۳۴۷) کتاب الصلاة : باب فی الاستغفار' ابو داود (۱۵۲۲) نسائی (۵۳/۳) مسند احمد (۲۱۱۰۹) بخاری فی الأدب المفرد (۶۹۰) ابن حبان (۲۳۴۵۔الموارد) ابن خزیمة (۷۵۱) حاکم (۲۷۳/۱) عمل الیوم واللیلة لابن السنی (۱۱۷) امام حاکم ؒ نے اس حدیث کو شیخین کی شرط پر صحیح کہا ہے۔امام ذہبی ؒ نے ان کی موافقت کی ہے۔حافظ ابن حجر ؒ نے بھی اسے صحیح کہا ہے۔[نتائج الأفکار]

نے نہیں روکے رکھا۔"(۱)

☐ جس روایت میں یہ مذکور ہے کہ جس شخص نے فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھی وہ اگلی نماز تک اللہ کے ذمے میں ہو گا۔ وہ ضعیف ہے۔(۲)

(6) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

﴿ أَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ أَقْرَأَ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ﴾

"مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ میں ہر نماز کے بعد معوذتین (الفلق، الناس) سورتیں پڑھوں۔"

ایک روایت میں ﴿بِالْمُعَوِّذَاتِ﴾ کے لفظ ہیں اس لیے ہر نماز کے بعد تین سورتیں (سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس) پڑھنی چاہییں۔(۳)

(7) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہر فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے:

﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ﴾

"نہیں ہے کوئی معبودِ برحق مگر اللہ، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے بادشاہی ہے اور اسی کے لیے ساری تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! جو تو عطا کرے اسے روکنے والا کوئی نہیں اور جو تو روک لے اسے عطا کرنے والا کوئی نہیں اور کسی بھی صاحبِ حیثیت کو اس کی حیثیت تیرے ہاں کچھ فائدہ نہیں دے سکتی۔"(٤)

(8) حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے بعد یہ کلمات کہتے تھے:

---

(١) [صحيح : الصحيحة (٩٧٢) ' (٦٩٧/٢) نسائى فى عمل اليوم والليلة (١٠٠) طبرانى كبير (١٣٤/٨) مجمع الزوائد (١٤٨/٢)]

(٢) [ضعيف : السلسلة الضعيفة (٥١٣٥) تمام المنة (ص/٢٢٧)]

(٣) [صحيح : صحيح أبو داود (١٣٤٨) كتاب الصلاة : باب فى الاستغفار' ترمذى (٢٩٠٣) كتاب فضائل القرآن : باب ما جاء فى المعوذتين' نسائى (٦٨/٣) أحمد (١٥٥/٤) حاكم (٢٥٣/١)]

(٤) [بخارى (٨٤٤) كتاب الأذان : باب الذكر بعد الصلاة ' مسلم (٥٩٣) كتاب المساجد ومواضع الصلاة : باب استحباب الذكر بعد الصلاة وبيان صفته ' أبو داود (١٥٠٥) كتاب الصلاة : باب ما يقول الرجل إذا سلم ' نسائى (٧٠/٣) أبو عوانة (٢٤٣/٢) ابن أبى شيبة (٢٣١/١٠) دارمى (٣١١/١) ابن خزيمة (٧٤٢)]

﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ﴾

''اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں' وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں' اسی کے لیے بادشاہی ہے اور اسی کے لیے تمام تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ نہیں ہے (برائی سے) بچنے کی طاقت اور نہ نیکی کرنے کی طاقت مگر اللہ کی توفیق سے ہی' اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں اور ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں' اسی کی طرف سے نعمت ہے' اسی کے لیے فضل ہے اور اسی کے لیے بہترین تعریف ہے۔ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں' (ہم) اسی کے لیے خالص کرنے والے ہیں دین کو خواہ کافر اسے ناپسند ہی کریں۔''(۱)

(9) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿مَنْ سَبَّحَ اللَّهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَحَمِدَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبَّرَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَتِلْكَ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ وَقَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ﴾

''جس نے ہر نماز کے بعد 33 مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ، 33 مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور 33 مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہا تو یہ 99 مرتبہ ہوا اور پھر 100 کا عدد پورا کرنے کے لیے اس نے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ کہا' تو اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔''(۲)

ایک روایت میں 100 کا عدد پورا کرنے کے لیے 34 مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہنے کا ذکر ہے۔(۳)

اسی طرح ایک دوسری روایت میں ہر نماز کے بعد 10 مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ، 10 مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور

---

(۱) [مسلم (۵۹٤) كتاب المساجد ومواضع الصلاة : باب استحباب الذكر بعد الصلاة ' أبو داود (۱٤۷۱) نسائي (۳/۶۹) ابن أبي شيبة (۱۰/۲۳۲) أبو عوانة (۲/۲٤۶) ابن خزيمة (۷٤۱) بيهقي (۲/۱۸۵) ابن حبان (۲۰۰۸)]

(۲) [مسلم (۵۹۷) كتاب المساجد ومواضع الصلاة : باب استحباب الذكر بعد الصلاة وبيان صفته ' أحمد (۲/۳۷۱)]

(۳) [مسلم (۵۹۶) كتاب المساجد ومواضع الصلاة : باب استحباب الذكر بعد الصلاة وبيان صفته]

10 مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہنے کا ذکر بھی موجود ہے۔(۱)

(10) حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد ان اشیاء سے پناہ مانگا کرتے تھے:

﴿ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ أَنْ أُرَدَّ إِلٰى أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ﴾

"اے اللہ! بلاشبہ میں بخل سے تیری پناہ میں آتا ہوں' اور میں بزدلی سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور میں اس بات سے تیری پناہ میں آتا ہوں کہ عمر کے رزیل ترین حصے (یعنی بڑھاپے) کی طرف لوٹایا جاؤں اور میں دنیا کے فتنے سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور میں عذابِ قبر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔"(۲)

(11) حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز سے سلام پھیرتے تو یہ دعا پڑھتے:

﴿ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا طَيِّبًا وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا ﴾

"اے اللہ! میں تجھ سے نفع دینے والا علم' پاکیزہ رزق اور مقبول ہونے والا عمل مانگتا ہوں۔"(۳)

☐ جس روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہونے کے بعد اپنی پیشانی پر دایاں ہاتھ پھیرتے اور کہتے أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ، اَللّٰهُمَّ أَذْهِبْ عَنِّيْ الْهَمَّ وَالْحُزْنَ ۔ وہ روایت ضعیف و من گھڑت ہے۔(٤)

---

(۱) [صحيح : صحيح ابن ماجة (٧٥٤) المشكاة (٢٤٠٦) أبو داود (٥٠٦٥) كتاب الأدب : باب في التسبيح عند النوم ' ترمذی (٣٤١٠) كتاب الدعوات : باب منه ' ابن ماجة (٩٢٦) كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها : باب النهي أن يسبق الامام بالركوع والسجود ' عبدالرزاق (٣١٨٩)]

(۲) [بخاری (٢٨٢٢) كتاب الجهاد والسير: باب ما يتعوذ من الجبن ' نسائی (٢٥٦/٨) ترمذی (٣٥٦٧) أحمد (١٨٣/١) ابن حبان (١٠٠٤) شرح السنة (٣٤/٢)]

(۳) [صحيح : صحيح ابن ماجه ' ابن ماجه (٩٢٥)]

(٤) [موضوع : السلسلة الضعيفة (١٧١/٣) ' (١٠٥٨) ابن السني في عمل اليوم والليلة (١١٢) الأذكار للنووی (١٨٨) أبو نعيم في الحلية (٣٠١/٢) طبرانی أوسط (٢٤٩٩) شیخ سلیم ہلالی نے اس روایت کو ضعیف کہا ہے ۔[التعليق على الأذكار للنووی (١٨٤/١)] شیخ محمد بن ریاض الاباییدی نے اس کی سند کو موضوع کہا ہے۔[التعليق على عمل اليوم والليلة (ص ٤٣)]

فصل چهارم :

مختلف نمازوں کی دعائیں

نمازِ وتر کی دعائیں

(1) حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں یہ دعا موجود ہے:

﴿اَللّٰهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ إِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ وَإِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ﴾

"اے اللہ! مجھے ہدایت دے اور ہدایت یافتہ لوگوں میں شامل فرما' مجھے عافیت دے اور ان میں شامل فرما جنہیں تو نے عافیت دی' اور میری ان لوگوں میں سرپرستی فرما جن کی تو نے سرپرستی فرمائی' اور میرے لیے ان چیزوں میں برکت عطا فرما جو تو نے عطا کیں اور مجھے ان فیصلوں کے شر سے بچا جو تو نے کیے' اس لیے کہ تو ہی فیصلے کرتا ہے اور تیرے فیصلے کے خلاف کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا' یقیناً جس کا تو دوست بنا وہ ذلیل نہیں ہو سکتا اور جس سے تو نے دشمنی کی وہ معزز نہیں ہو سکتا' اے ہمارے رب! تو بہت بابرکت اور نہایت بلند ہے۔"(۱)

(2) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں یہ دعا موجود ہے:

﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ﴾

"اے اللہ! میں تیری رضا کے ذریعے تیری ناراضی سے اور تیری معافی کے ذریعے تیری سزا سے پناہ پکڑتا ہوں اور میں تیرے ذریعے تجھ سے پناہ پکڑتا ہوں' میں تیری ثنا و تعریف کو شمار نہیں کر سکتا' تو اسی طرح ہے جیسے تو نے خود اپنے آپ کی تعریف کی۔"(۲)

---

(۱) [صحیح : صحیح ابو داود ' ابو داود (۱٤۲۵) کتاب الصلاة : باب القنوت فی الوتر ' ترمذی (٤٦٤) کتاب الصلاة : باب ما جاء فی القنوت فی الوتر ' نسائی (۱۷٤٦) کتاب قیام اللیل وتطوع النهار : باب الدعاء فی الوتر ' ابن ماجه (۱۱۷۸) کتاب اقامة الصلاة والسنة فیها : باب ما جاء فی القنوت فی الوتر ' مسند احمد (۱۹۹/۱) حاکم (۱۸۸/۳) بیهقی (۲۰۹/۲)]

(۲) [صحیح : صحیح ابو داود ' ابو داود (۱٤۲۷) کتاب الصلاة : باب القنوت فی الوتر ' ترمذی (۳۵٦٦) کتاب الدعوات : باب فی دعاء الوتر ' نسائی (۱۷٤۸) ابن ماجه (۱۱۷۹) کتاب اقامة الصلاة والسنة فیها : باب ما جاء فی القنوت فی الوتر ' مسند احمد (۹٦/۱)]

□ نماز وتر کی جس دعا میں یہ لفظ ہیں ﴿ اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ ......الخ﴾ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں۔(۱)

نماز وتر سے فراغت کی دعا

حضرت عبدالرحمٰن بن ابزی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز وتر سے سلام پھیرتے تو بلند آواز سے تین مرتبہ یہ کلمات کہتے:

﴿ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ﴾ "پاک ہے بادشاہ' بہت پاکیزہ۔"(۲)

نماز استخارہ کی دعا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تمام کاموں میں یوں استخارہ سکھاتے جیسے قرآن کی کوئی سورت سکھاتے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے) جب کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرے تو فرض نماز کے علاوہ دو رکعتیں پڑھے پھر یہ دعا کرے:

﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدُرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِي ﴾

"اے اللہ! میں تجھ سے تیرے علم کے ساتھ بھلائی طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت کے ساتھ طاقت طلب کرتا ہوں اور میں تجھ سے تیرے عظیم فضل کا سوال کرتا ہوں' یقیناً تو قدرت والا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا اور تو علم والا ہے اور میں علم نہیں رکھتا اور تو غیب کو خوب جانتا ہے' اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لیے میرے دین' میری معاش اور میرے کام کے انجام میں بہتر ہے تو اسے میرے مقدر میں کر دے اور اسے میرے لیے آسان بنا دے پھر میرے لیے اس میں برکت ڈال دے اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لیے میرے دین' میری معاش اور میرے کام کے انجام میں برا ہے تو اسے مجھ سے پھیر دے اور مجھے اس سے

---

(۱) [دیکھئے: إرواء الغليل (۲/۱۷۰)]

(۲) [صحيح : صحيح نسائي ' نسائي (۱۷۵۱) كتاب قيام الليل وتطوع النهار : باب التسبيح بعد الفراغ من الوتر ' دارقطني (۲/۳۱)]

پھیر دے اور میرے لیے خیر و بھلائی کا فیصلہ فرما' وہ جہاں کہیں بھی ہو' پھر مجھے اس پر راضی کر دے۔" (۱)

نماز استسقاء کی دعا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ صحابہ کرام نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بارش نہ برسنے کی شکایت کی۔ آپ ﷺ کے حکم سے آپ کے منبر کو عید گاہ میں لے جایا گیا اور آپ ﷺ نے صحابہ کرام سے اس کے لیے ایک دن متعین کیا کہ اس میں نمازِ استسقاء کے لیے باہر نکلیں گے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں چنانچہ رسول اللہ ﷺ باہر نکلے تو اس وقت سورج کا ایک کنارہ نظر آ رہا تھا' آپ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی کبریائی اور تعریف بیان کی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا' تم نے اپنے علاقے کے بارے میں قحط سالی کا شکوہ کیا اور اظہار کیا کہ بارش اپنے وقت سے پیچھے ہو گئی ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے کہ تم اس سے دعا کرو اور اس نے تم سے وعدہ کر رکھا ہے کہ وہ تمہاری دعاؤں کو قبول کرے گا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ اللّٰهُمَّ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ أَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا أَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَبَلَاغًا إِلٰى حِينٍ ﴾

"ہر طرح کی تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو جہان والوں کا پروردگار ہے' رحم کرنے والا مہربان ہے' جزا سزا کے دن کا مالک ہے' صرف اللہ ایک ہی معبودِ برحق ہے وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اے اللہ! تو معبودِ برحق ہے تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں ہے' تو بے پرواہ ہے اور ہم محتاج ہیں' ہم پر بارش نازل کر اور نازل کردہ بارش کو ہمارے لیے باعثِ قوت اور کچھ وقت تک کے لیے ضرورتوں کو پورا کرنے کا ذریعہ بنا۔"

اس کے بعد آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا اتنا اٹھایا کہ آپ ﷺ کی دونوں بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی۔ پھر آپ ﷺ نے اپنی پیٹھ حاضرین کی جانب کی اور ہاتھ اٹھاتے ہوئے اپنی چادر کو تبدیل کیا۔ پھر لوگوں کی جانب چہرہ کیا اور منبر سے اتر کر آپ ﷺ نے دو رکعت نمازِ استسقاء ادا کی' پس اللہ نے بادل نمودار کیا' وہ گرجا اور چمکا' پھر اللہ کے حکم سے بارش ہوئی' ابھی آپ ﷺ مسجد میں نہیں پہنچ پائے تھے کہ وادیاں بہنے لگیں' جب آپ ﷺ نے دیکھا کہ لوگ نہایت تیزی کے ساتھ پناہ گاہوں کی جانب لپک رہے ہیں تو آپ ﷺ مسکرا دیئے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے آخری دانت بھی نظر آنے لگے۔ آپ ﷺ نے فرمایا' میں

---

(۱) [بخاری (۱۱۶۶) کتاب الجمعة : باب ما جاء فی التطوع مثنی مثنی' أبو داود (۱۵۳۸) کتاب الصلاة : باب فی الاستخارة' ترمذی (۴۸۰) کتاب الصلاة : باب ما جاء فی صلاة الاستخارة' نسائی (۳/۸۰) ابن ماجة (۱۳۸۳) کتاب اقامة الصلاة والسنة فیها : باب ما جاء فی صلاة الاستخارة' ابن حبان (۸۸۷) بیهقی (۳/۵۲)]

گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔(۱)۔

نمازِ تسبیح کی دعا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے کہا اے عباس! اے چچا! کیا میں تجھے خبر نہ دوں؟ کیا میں تجھے عمدہ چیز نہ دوں؟ کیا میں تجھے عطیہ نہ دوں؟ کیا میں تجھے دس خیر کے کام سر انجام دینے کا حکم نہ دوں؟ اگر تو یہ کام کرے گا تو اللہ تعالیٰ تیرے پہلے اور پچھلے' پرانے اور نئے' غلطی سے اور جان بوجھ کر' چھوٹے اور بڑے' پوشیدہ اور ظاہر تمام گناہ معاف کر دے گا۔ وہ یہ ہے کہ تو چار رکعت (نمازِ تسبیح) پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور کوئی سورت تلاوت کرے۔ جب تو پہلی رکعت میں قراءت سے فارغ ہو جائے تو قیام کی حالت میں پندرہ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کہے۔ پھر تو رکوع کرے اور رکوع میں دس مرتبہ یہ کلمات کہے۔ پھر رکوع سے سر اٹھائے اور دس مرتبہ یہ کلمات کہے۔ پھر سجدے میں جائے اور سجدے کی حالت میں دس مرتبہ یہ کلمات کہے۔ پھر سجدے سے سر اٹھائے تو دس مرتبہ یہ کلمات کہے۔ پھر سجدے میں جائے اور دس مرتبہ یہ کلمات کہے۔ پھر سجدے سے سر اٹھائے اور بیٹھ کر دس مرتبہ یہ کلمات کہے۔ پس ہر رکعت میں 75 مرتبہ یہ کلمات کہے۔ چار رکعت میں اسی طرح یہ کلمات کہنے ہوں گے۔ اگر تجھ میں روزانہ ایک بار اس نماز کے ادا کرنے کی طاقت ہے تو ایسا کر اور اگر نہ کر سکے تو ہر ہفتے میں ایک بار ادا کر۔ اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو سال میں ایک بار ادا کر۔ اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو عمر میں ایک بار ادا کر۔(۲)

☐ فضیلۃ الشیخ حافظ عبد المنان نور پوری رحمہ اللہ کا کہنا ہے کہ نمازِ تسبیح کی حدیث رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے البتہ نمازِ تسبیح باجماعت رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں۔ (اس لیے) اکیلے اکیلے پڑھیں۔(۳)

---

(۱) [حسن : هداية الرواة (١٤٥٣) ' (١٤٧/٢) ابو داود (١١٧٣) كتاب الصلاة : باب رفع اليدين فى الاستسقاء ' مستدرك حاكم (٣٢٨/١) امام حاکمؒ نے اس حدیث کو شیخین کی شرط پر صحیح کہا ہے اور امام ذہبیؒ نے ان کی موافقت کی ہے۔ شیخ سلیم ہلالی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے۔[التعليق على الأذكار للنووى (٤١٠/١)]

(۲) [حسن : هداية الرواة (١٢٧٩) ' (٨٣/٢) ابو داود (١٢٩٧) كتاب الصلاة : باب صلاة التسبيح ' ابن ماجه (١٣٨٦) كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها : باب ما جاء فى صلاة التسبيح ' ترمذى (٤٨٢) كتاب الصلاة : باب ما جاء فى صلاة التسبيح ' مسند احمد (٧٢/٥) حاكم (٢٦٣/١) الأذكار للنووى (٥٤٠) شیخ البانیؒ نے کہا ہے کہ حق بات یہ ہے کہ کثرتِ طرق کی وجہ سے یہ روایت حسن درجہ کی ہے۔[هداية الرواة] علامہ عبد الرحمٰن مبارکپوریؒ نے کہا ہے کہ یہ روایت حسن درجہ سے کم نہیں۔[تحفة الأحوذى] شیخ سلیم ہلالی نے کہا ہے کہ شواہد کی بنا پر یہ روایت صحیح ہے۔[التعليق على الأذكار للنووى]

(۳) [احكام و مسائل (٢٥٧/١)]

فصل پنجم :

روزوں سے متعلقہ دعائیں

چاند دیکھنے کی دعا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے :

﴿ اللّٰہُ اَکْبَرُ ، اللّٰھُمَّ أَھِلَّہُ عَلَیْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِیْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ وَالتَّوْفِیْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضَی ، رَبُّنَا وَرَبُّکَ اللّٰہُ ﴾

''اللہ سب سے بڑا ہے 'اے اللہ! اسے ہم پر امن 'ایمان 'سلامتی اور اسلام کے ساتھ طلوع فرما اور اس چیز کی توفیق کے ساتھ جسے تو پسند کرتا ہے اور جس سے تو راضی ہوتا ہے '(اے چاند!) ہمارا اور تمہارا رب اللہ ہے۔''(۱)

☐ جس روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ چاند دیکھ کر تین مرتبہ یہ دعا پڑھتے :

﴿ ھِلَالُ خَیْرٍ وَرُشْدٍ ھِلَالُ خَیْرٍ وَرُشْدٍ ھِلَالُ خَیْرٍ وَرُشْدٍ آمَنْتُ بِالَّذِي خَلَقَکَ ﴾

پھر کہتے :﴿الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِي ذَھَبَ بِشَھْرِ کَذَا وَجَاءَ بِشَھْرِ کَذَا﴾ وہ ضعیف ہے۔(۲)

☐ واضح رہے کہ روزہ رکھنے کی کوئی دعا یا نیت کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔ تاہم روزہ دار کی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے(۳) اس لیے دورانِ روزہ بکثرت دعائیں کرنی چاہئیں۔

روزہ دار کو اگر کوئی شخص گالی دے تو وہ کیا کہے؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا 'روزہ صرف کھانا پینا چھوڑنے کا نام نہیں ہے بلکہ روزہ تو لغو (ہر بے فائدہ و بے ہودہ کام) اور رفث (جنسی خواہشات پر مبنی حرکات اور کلام) سے بچنے کا نام ہے۔ لہٰذا اگر کوئی تمہیں (دورانِ روزہ) گالی دے یا جہالت کی باتیں کرے تو اسے کہہ دو:

---

(۱) [حسن : دارمی (۳/۲۔٤) ابن حبان (۲۳۷٤۔الموارد) طبرانی کبیر (۱۲۳۳۰) شیخ سلیم ہلالی نے اس روایت کی سند کو حسن کہا ہے۔[التعلیق علی الأذکار للنووی (۱/٤۳۳)]

(۲) [ضعیف : ضعیف ابو داود 'ابو داود (۵۰۹۲) کتاب الأدب : باب ما یقول الرجل اذا رای الھلال 'شیخ سلیم ہلالی نے بھی اسے ضعیف کہا ہے۔[التعلیق علی الأذکار للنووی (۱/٤۳۳)]

(۳) [حسن : ترمذی (۳۵۹۸) کتاب الدعوات : باب فی العفو والعافیة 'ابن ماجة (۱۷۵۲)]

﴿ اِنِّیْ صَائِمٌ ، اِنِّیْ صَائِمٌ ﴾ ''میں توروزہ دار ہوں'میں توروزہ دار ہوں۔''(۱)

روزہ دار کو اگر کھانے کی دعوت دی جائے تو وہ کیا کرے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيُجِبْ فَإِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيُصَلِّ وَإِنْ كَانَ مُفْطِرًا فَلْيَطْعَمْ ﴾

''جب تم میں سے کسی ایک کو دعوت دی جائے تو وہ اسے قبول کرے' اگر وہ روزہ دار ہو تو (داعی کو) دعا دے اور اگر روزہ دار نہ ہو تو اسے کھانا چاہیے۔''(۲)

ایک روایت میں ہے کہ اگر وہ روزہ دار نہ ہو تو اسے کھانا چاہیے اور اگر وہ روزہ دار ہو تو اس (یعنی دعوت دینے والے) کے لیے برکت کی دعا کرے۔(۳)

روزہ افطار کرنے کی دعا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب روزہ افطار کرتے تو یہ دعا پڑھتے:

﴿ ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ ﴾

''پیاس ختم ہو گئی' رگیں تر ہو گئیں اور روزے کا اجر انشاء اللہ ثابت ہو گیا۔''(٤)

علاوہ ازیں جس روایت میں ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ افطاری کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے ﴿اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ أَنْ تَغْفِرَ لِیْ ﴾ اسے شیخ البانی نے ضعیف قرار دیا ہے۔(٥)

شب قدر کی دعا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا' اگر مجھے معلوم ہو جائے

---

(۱) [صحيح : صحيح الترغيب (۱۰۸۲) كتاب الصوم : باب ترهيب الصائم من الغيبة والفحش والكذب ونحو ذلك ' صحيح ابن خزيمة (۱۹۹٦) ' (۲٤۲/۳)]

(۲) [مسلم (۱٤۳۱) كتاب النكاح : باب الأمر بإجابة الداعي إلى دعوة]

(۳) [صحيح : نسائي في عمل اليوم والليلة (۳۰۰) ابن السني في عمل اليوم والليلة (٤۹۱) شیخ سلیم ہلالی نے اس کی سند کو صحیح کہا ہے۔[التعليق على الأذكار للنووي (٥۲۰/۱)]

(٤) [حسن : صحيح أبو داود (۲۰٦٦) كتاب الصيام : باب القول عند الإفطار' أبو داود (۲۳٥۷) نسائي في السنن الكبرى (۲٥٥/۲) ' (۳۳۲۹) دارقطني (۱۸٥/۲) حاكم (٤۲۲/۱) امام دارقطنی نے اسے حسن کہا ہے۔]

(٥) [ضعيف : ضعيف ابن ماجه ' ابن ماجه (۱۷٥۲) كتاب الصيام : باب في الصائم لا ترد دعوته]

کہ یہ شب قدر ہے تو میں کیا پڑھوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا یہ دعا پڑھو:

﴿ اللَّهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ كَرِيمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي ﴾

''اے اللہ تعالیٰ! تو بہت معاف کرنے والا عزت والا ہے' معاف کرنا تجھے پسند ہے' پس تو مجھے معاف فرمادے۔''(۱)

افطاری کرانے والے کے لیے دعا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی کے گھر روزہ افطار کرتے تو اسے یہ دعا دیتے:

﴿ أَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُونَ وَأَكَلَ طَعَامَكُمُ الْأَبْرَارُ وَتَنَزَّلَتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ ﴾

''روزہ دار تمہارے ہاں افطاری کرتے رہیں' نیک لوگ تمہارا کھانا کھاتے رہیں اور اللہ کے فرشتے تمہارے لیے (رحمتیں لے کر) اترتے رہیں۔''(۲)

ایک دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے پاس روزہ افطار کیا اور پھر (انہیں) یہ دعا دی:

﴿ أَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُونَ وَأَكَلَ طَعَامَكُمُ الْأَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ ﴾

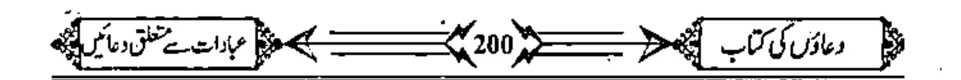
''روزہ دار تمہارے ہاں افطاری کرتے رہیں' نیک لوگ تمہارا کھانا کھاتے رہیں اور اللہ کے فرشتے تمہارے لیے دعائیں کرتے رہیں۔''(۳)

---

(۱) [صحیح : صحیح ابن ماجة (۳۱۰۵) کتاب الدعاء : باب الدعاء بالعفو والعافية ' ترمذی (۳۵۱۳) کتاب الدعوات : باب فی فضل سؤال العافية والمعافاة ' ابن ماجة (۳۸۵۰) نسائی فی الکبری (۲۱۸/۶) أحمد (۱۷۱/٦) المشکاة (۲۰۹۱)]

(۲) [صحیح : احمد (۱۱۸/۳) ابن أبی شیبة (۱۰۰/۳) أبو یعلی (٤۳۱۹) طبرانی أوسط (۳۰۳) نسائی فی عمل الیوم واللیلة (۲۹٦) ' (۲۹۷) بیهقی (۲۳۹/٤) طبرانی فی الدعاء (۹۲۲) ابن السنی (٤۸۲) شیخ شعیب ارناؤوط نے اسے صحیح کہا ہے۔[مسند احمد محقق (۱۲۱۷۷) ' (۱۲٤۰٦)]

(۳) [صحیح : صحیح ابن ماجة (۱٤۱۸) کتاب الصیام : باب فی ثواب من فطر صائما ' ابن ماجة (۱۷٤۷) ابو داود (۳۸۵٤) کتاب الأطعمة : باب فی الدعاء لرب الطعام ' نسائی فی عمل الیوم واللیلة (۲۹٦ ' ۲۹۸)]



فصل ششم :

زکوٰۃ سے متعلقہ دعائیں

زکوٰۃ وصول کرنے والوں کو زکوٰۃ ادا کرنے والوں کے لیے دعا کرنی چاہیے

ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ

﴿خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَ تُزَكِّيهِمْ بِهَا " وَصَلِّ عَلَيْهِمْ " إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَهُمْ﴾ [التوبة : ۱۰۳]

"آپ ان کے مالوں میں سے صدقہ لے لیجیے، جس کے ذریعہ سے آپ ان کو پاک صاف کر دیں اور ان کے لیے دعا کیجیے، بلاشبہ آپ کی دعا ان کے لیے موجبِ اطمینان ہے۔"

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

﴿كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ "اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ فُلَانٍ" فَأَتَاهُ أَبِي بِصَدَقَتِهِ فَقَالَ "اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى"﴾

"جب کوئی قوم اپنی زکوٰۃ لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتی تو آپ ﷺ ان کے لیے دعا فرماتے کہ اے اللہ! آلِ فلاں کو خیر و برکت عطا فرما، میرے والد بھی اپنی زکوٰۃ لے کر حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ! آلِ ابی اوفی کو خیر و برکت عطا فرما۔"(۱)

---

(۱) [بخاری (۱۴۹۷) کتاب الزکاة : باب صلاة الإمام ودعائه لصاحب الصدقة ، مسلم (۱۰۷۸) کتاب الزکاة : باب الدعاء لمن أتی بصدقة ، ابو داود (۱۵۹۰) کتاب الزکاة : باب دعاء المصدق لأهل الصدقة ، ابن ماجة (۱۷۹٦) کتاب الزکاة : باب ما يقال عند إخراج الزكاة ، نسائی (۳۱/۵) بیہقی (۱۵۷/٤) طیالسی (۸۳۳) طحاوی فی مشکل الآثار (۱٦۲/٤) طبرانی کبیر (۱۱) شرح السنة للبغوی (۳۱٤/۳) احمد (۳۵۳/٤) أبو نعیم فی الحلية (۹٦/۵)]

فصل ہفتم :

حج سے متعلقہ دعائیں

تلبیہ کے الفاظ

(1) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا تلبیہ ان الفاظ میں تھا:

﴿ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ، لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ ، لَا شَرِيْكَ لَكَ ﴾

"حاضر ہوں اے اللہ! حاضر ہوں میں' تیرا کوئی شریک نہیں حاضر ہوں' تمام حمد و تعریف تیرے لیے ہی ہے اور تمام نعمتیں تیری طرف سے ہی ہیں۔ بادشاہی تیری ہی ہے' تیرا کوئی شریک نہیں۔" (۱)

(2) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں نبی ﷺ کے تلبیہ کے یہ الفاظ ہیں:

﴿ لَبَّيْكَ إِلٰهَ الْحَقِّ ﴾

"حاضر ہوں میں' اے معبودِ برحق!۔" (۲)

طواف کی دعا

حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے سنا' رسول اللہ ﷺ دو رکنوں (یعنی حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان یہ دعا پڑھتے تھے:

﴿ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴾

---

(۱) [بخاری (۱۵٤۹) كتاب الحج : باب التلبية ؛ مسلم (۱۱۸٤) كتاب الحج : باب التلبية وصفتها ووقتها' موطا (۳۳۱/۱) ابو داود (۱۸۱۲) كتاب المناسك : باب كيف التلبية ' ترمذی (۸۲۵) كتاب الحج : باب ما جاء فی التلبية ' نسائی (۱٦۰/٥) ابن ماجة (۲۹۱۸) كتاب المناسك : باب التلبية ' أحمد (٤۸/۲) شافعی (۷۸۹)]

(۲) [صحيح : صحيح نسائی (۲٥۷۹) كتاب مناسك الحج : باب إذا أهل بعمرة هل يجعل معها حجا ' نسائی (۲۷٥۳) ابن ماجه (۲۹۲۰) كتاب المناسك : باب التلبية ' احمد (۳٤۱/۱) ابن خزيمة (۲٦۲۳) ابن حبان (۳۸۰۰) طحاوی (۱۲٥/۲) مستدرك حاكم (٤٤۹/۱-٤٥۰) امام حاکمؒ نے اس روایت کو صحیح کہا ہے اور امام ذہبیؒ نے ان کی موافقت کی ہے۔]

"اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا و آخرت میں خیر و بھلائی عطا فرما اور عذابِ جہنم سے محفوظ رکھ۔"(۱)

حجر اسود کو بوسہ دینے کی دعا

طواف کے ہر چکر میں حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت تکبیر یعنی اَللّٰهُ أَكْبَرُ کہنا چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ کا یہی معمول تھا۔(۲)

طواف کے بعد دو رکعتوں کی مسنون قراءت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مقامِ ابراہیم پر دو رکعتیں ادا کیں تو ان میں سورۂ فاتحہ کے بعد (پہلی رکعت میں) سورۂ کافرون اور (دوسری میں) سورۂ اخلاص کی تلاوت فرمائی۔(۳)

صفا پہاڑی کے قریب پہنچ کر یہ دعا پڑھی جائے

﴿ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ ' أَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهِ ﴾

"صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں (اور) میں بھی وہیں سے شروع کرتا ہوں جہاں سے اللہ تعالیٰ نے شروع کیا۔"(٤)

صفا و مروہ کی پہاڑیوں پر چڑھ کر کیا کہنا چاہیے؟

صفا پہاڑی پر چڑھ کر تین مرتبہ تکبیر کہنی چاہیے' پھر تین مرتبہ یہ کلمات کہنے چاہئیں:

﴿ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ ' لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَ يُمِيْتُ ' وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ' لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ ' أَنْجَزَ وَعْدَهُ ' وَنَصَرَ عَبْدَهُ ' وَ هَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ ﴾

"اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں' وہ اکیلا ہے' اس کا کوئی شریک نہیں' اسی کے لیے بادشاہت

---

(۱) [حسن : صحيح ابو داود (١٦٦٦) كتاب المناسك : باب الدعاء فى الطواف ' ابو داود (١٨٩٢) أحمد (٤١١/٣) مسند شافعى (٣٤٧/١) عبدالرزاق (٨٩٦٣) ابن خزيمة (٢٧٢١) ابن حبان (٣٨٢٦) حاكم (٤٥٥/١) بيهقى (٨٤/٥) شرح السنة (٧٧/٤)]

(۲) [بخارى (١٦١٣) كتاب الحج : باب التكبير عند الركن]

(۳) [مسلم (١٢١٨) كتاب الحج : باب حجة النبى ' احمد (٣٢٠/٣) ابن ماجه (٣٠٧٤) بيهقى فى السنن الكبرى (٧/٥) دارمى (٤٦/٢)]

(٤) [مسلم (١٢١٨) كتاب الحج : باب حجة النبى]

ہے' اسی کی تعریف ہے' وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں' وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں' اس نے اپنا وعدہ پورا کیا' اپنے بندے (یعنی محمد ﷺ) کی مدد فرمائی اور اکیلے ہی سب لشکروں کو شکست دی۔"

مروہ پہاڑی پر چڑھ کر بھی وہی کچھ کرنا چاہیے جو صفا پر کیا تھا۔(۱)

صفا و مروہ کی سعی کے دوران یہ دعا ثابت ہے

﴿ رَبِّ اغْفِرْ وَ ارْحَمْ وَ أَنْتَ الْأَعَزُّ الْأَكْرَمُ ﴾

"اے میرے رب! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور تو ہی عزت و تکریم والا ہے۔" (۲)

یوم عرفہ کی دعا

عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا' بہترین دعا یوم عرفہ کی ہے اور سب سے بہترین (کلمات) جو میں نے اور مجھ سے پہلے نبیوں نے کہے (وہ یہ ہیں):

﴿ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْرٌ ﴾

"اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں' وہ اکیلا ہے' اس کا کوئی شریک نہیں' اسی کے لیے بادشاہت ہے' اسی کی تعریف ہے' اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔" (۳)

کنکریاں مارنے کی دعا

جمرات کی رمی کے وقت ہر کنکری کے ساتھ تکبیر یعنی اللّٰهُ أَكْبَرُ کہنا چاہیے۔(٤)

قربانی کی دعائیں

(1) نبی کریم ﷺ نے دو مینڈھوں کو خود ذبح کیا اور ذبح کرتے وقت یہ دعا پڑھی:

﴿ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ ﴾

---

(۱) [أيضا ' مسلم (۱۷۸۰) كتاب الجهاد والسير : باب فتح مكة ' ابو داود (۱۸۷۲) أحمد (۵۳۸/۲) ابن خزيمة (۲۷۵۸)]

(۲) [مناسك الحج والعمرة (ص / ۲۷)]

(۳) [حسن : صحيح ترمذی ' ترمذی (۳۵۸۵) كتاب الدعوات : باب فی دعاء يوم عرفة ' أحمد (۲۱۰/۲)]

(٤) [مسلم (۱۲۱۸) كتاب الحج : باب حجة النبي]

"اللہ کے نام کے ساتھ (قربان کرتا ہوں) اور اللہ سب سے بڑا ہے۔"(۱)

(2) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور ذبح کرتے وقت یہ الفاظ کہے:

﴿ بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ هَذَا عَنِّي وَعَمَّنْ لَمْ يُضَحِّ مِنْ أُمَّتِي ﴾

"اللہ کے نام کے ساتھ اور اللہ سب سے بڑا ہے یہ (جانور) میری طرف سے اور اس کی طرف سے ہے جس نے میری امت میں سے قربانی نہیں کی۔"(۲)

(3) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور ذبح کرتے وقت کہا:

﴿ بِاسْمِ اللَّهِ ، اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﴾

"اللہ کے نام کے ساتھ 'اے اللہ تو محمد کی طرف سے 'آل محمد کی طرف سے اور امت محمد کی طرف سے (اس جانور کی قربانی) قبول فرما۔"(۳)

ایام تشریق (12,11 اور 13 ذوالحجہ) کے دوران بکثرت اذکار و دعائیں کرنی چاہییں

حضرت نبیشہ ہذلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿ أَيَّامُ التَّشْرِيقِ أَيَّامُ أَكْلٍ وَ شُرْبٍ وَ ذِكْرِ اللّٰهِ ﴾

"ایام تشریق کھانے 'پینے اور اللہ کے ذکر کے دن ہیں۔"(٤)

---

(۱) [بخاری (٥٥٦٥) کتاب الأضاحی : باب التکبیر عند الذبائح]

(۲) [صحیح : صحیح ابو داود (٢٤٣٦) ابو داود (٢٨١٠) کتاب الضحایا : باب فی الشاة یضحی بها عن جماعة ' ترمذی (١٥٢١) کتاب الأضاحی : باب العقیقة بشاة ' احمد (٣٦٢/٣) حاکم (٢٢٩/٤) بیهقی (٢٧٥/٤)]

(۳) [مسلم (١٩٦٧) کتاب الأضاحی : باب استحباب استحسان الضحیة وذبحها مباشرة بلا توکیل التسمیة والتکبیر' احمد (٧٨/٦) ابو داود (٢٧٩٢)]

(٤) [مسلم (١١٤١) کتاب الصیام : باب تحریم صوم أیام التشریق ' ابو داود (٢٨١٣) کتاب الضحایا : باب فی حبس لحوم الأضاحی ' نسائی (١٧٠/٧) احمد (٧٥/٥) بیهقی (٢٩٧/٤)]

فصل ہشتم :

جہاد سے متعلقہ دعائیں

راہِ جہاد میں کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کرنا چاہیے

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

﴿ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوا وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴾ [الأنفال : ٤٥]

”اے ایمان والو! جب تم کسی مخالف فوج سے بھڑ جاؤ تو ثابت قدم رہو اور بکثرت اللہ کا ذکر کرو تاکہ تمہیں کامیابی حاصل ہو۔“

جب دونوں لشکر آپس میں ٹکراتے ہیں تو دعا زیادہ قبول ہوتی ہے

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دو دعائیں رد نہیں کی جاتیں؛ ایک اذان کے بعد اور دوسری جنگ کے وقت جب دونوں لشکر (لڑائی) کے لیے ایک دوسرے سے گتھم گتھا ہو جاتے ہیں۔(۱)

دشمن کی شکست کے لیے یوں دعا مانگنی چاہیے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنگ سے پہلے صحابہ کرام کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ اے لوگو! دشمن سے ملاقات کی تمنا مت کرو اور اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرو' مگر جب تمہاری دشمن سے ملاقات ہو جائے تو پھر صبر سے کام لو اور یقین رکھو کہ جنت تلواروں کے سائے تلے ہے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی:

﴿ اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُجْرِيَ السَّحَابِ وَهَازِمَ الْأَحْزَابِ اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ ﴾ ”اے اللہ! کتاب کو نازل کرنے والے' بادلوں کو چلانے والے اور لشکروں کو شکست دینے والے! انہیں شکست وہزیمت سے دوچار کر اور ان کے خلاف ہماری مدد فرما۔“(۲)

---

(۱) [صحیح : صحيح الجامع الصغير (٣٠٧٩)]

(۲) [بخاری (٢٩٦٥) كتاب الجهاد والسير : باب كان النبي اذا لم يقاتل أول النهار أخر القتال ' مسلم (١٧٤٢) كتاب الجهاد والسير : باب كراهة تمني لقاء العدو والأمر بالصبر عند اللقاء]

□ جس روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ دشمن سے ملاقات کے وقت یہ کہتے تھے ﴿ يَا مَالِكَ يَوْمِ الدِّيْنِ إِيَّاكَ أَعْبُدُ وَإِيَّاكَ أَسْتَعِيْنُ ﴾ وہ ضعیف ہے۔(۱)

دشمن کے خوف کے وقت یہ دعا مانگنی چاہیے

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی قوم سے خوف محسوس کرتے تو یہ دعا مانگتے:

﴿ اللّٰهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُورِهِمْ وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ ﴾

"اے اللہ! ہم ان کے مقابلے میں تجھے کرتے ہیں اور اُن کے شر سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔" (۲)

دورانِ جنگ یہ دعا مانگنی چاہیے

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب جنگ کرتے تو یہ دعا مانگتے:

﴿ اللّٰهُمَّ أَنْتَ عَضُدِي وَنَصِيرِي بِكَ أَحُولُ وَبِكَ أَصُولُ وَبِكَ أُقَاتِلُ ﴾

"اے اللہ! تو ہی میرا بازو ہے' تو ہی میرا مددگار ہے' تیری ہی توفیق سے میں چلتا پھرتا ہوں' تیری ہی مدد سے میں (دشمن پر) حملہ کرتا ہوں اور تیری ہی نصرت کے ساتھ میں (دشمن سے) لڑائی کرتا ہوں۔" (۳)

اسی طرح جنگ کے وقت اس دعا کا پڑھنا بھی مسنون ہے:

﴿ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ﴾

"ہمیں اللہ ہی کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔" (٤)

---

(۱) [ضعیف : ابن السنی فی عمل الیوم واللیلة (۳۳٦) اس میں عبدالسلام بن ہاشم اعور غیر قوی ہے اور حنبل بن عبداللہ مجہول ہے۔]

(۲) [صحیح : صحیح ابو داود' ابو داود (۱۵۳۷) کتاب الصلاة : باب ما یقول الرجل اذا خاف قوما' نسائی فی عمل الیوم واللیلة (٦۰۱) ابن السنی فی عمل الیوم واللیلة (۳۳٤) مسند احمد (٤۱٤/٤) مستدرک حاکم (۱٤۲/۲) صحیح ابن حبان (۱۳۰/۷) بیهقی فی السنن الکبری (۲۵۳/۵)]

(۳) [صحیح : صحیح ابو داود (۲٦۳۲) کتاب الجهاد : باب ما یدعی عند اللقاء' ترمذی (۳۵۸٤) کتاب الدعوات : باب فی الدعاء اذا غزا' نسائی فی عمل الیوم واللیلة (٦۰٤) مسند احمد (۱۸٤/۳) ابن حبان (۱٦٦۱) شیخ سلیم ہلالی نے اس روایت کو صحیح کہا ہے۔[التعلیق علی الأذکار للنووی (٤۷۲/۱)]

(٤) [بخاری (٤۵٦۳) کتاب تفسیر القرآن : باب ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوهم]

مسلمانوں کو فتح یا شکست ہو تو کیا کہنا چاہیے

اگر مسلمانوں کو فتوحات حاصل ہو رہی ہوں تو انہیں چاہیے کہ زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں اور کامیابی کا سبب صرف اللہ تعالیٰ کی نصرت و حمایت کو ہی سمجھیں۔ اپنی کثرتِ تعداد یا مال و اسباب کی فراوانی پر فخر و تکبر نہ کریں کیونکہ یہ چیز اللہ تعالیٰ کو سخت ناگوار ہے۔

اسی طرح اگر مسلمانوں کو شکست ہو رہی ہو تو وہ تمام دعائیں جو گزشتہ سطور میں جہاد کے حوالے سے نقل کی گئی ہیں بکثرت پڑھی جائیں اور وہ دعائیں بھی پڑھی جائیں جو غم و تکلیف کے وقت رسول اللہ ﷺ نے سکھائی ہیں۔

جنگ میں مصروف یا قیدی مجاہدین کی نصرت کے لیے یوں دعا مانگنی چاہیے

﴿ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَأَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ وَانْصُرْهُمْ عَلٰى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ كَفَرَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ وَيُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ وَيُقَاتِلُوْنَ أَوْلِيَاءَكَ اَللّٰهُمَّ خَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ وَزَلْزِلْ أَقْدَامَهُمْ وَأَنْزِلْ بِهِمْ بَأْسَكَ الَّذِيْ لَا تَرُدُّهُ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴾

"اے اللہ! ہمیں بخش دے اور مومن مردوں، مومن عورتوں، مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو بھی معاف فرما، ان کے دلوں میں الفت و محبت پیدا فرما، ان کے آپس کے معاملات درست فرما دے، اپنے اور ان کے دشمنوں کے خلاف ان کی مدد فرما، اے اللہ! اہل کتاب کے کافروں پر لعنت فرما جو تیرے راستے سے روکتے ہیں، تیرے رسولوں کو جھٹلاتے ہیں اور تیرے دوستوں سے لڑائی کرتے ہیں، اے اللہ! ان کی باتوں میں اختلاف پیدا کر دے، ان کے قدموں کو ہلا دے اور ان پر ایسا عذاب نازل فرما جسے تو مجرم قوم سے نہیں پھیرتا۔" (۱)

اس دعا کو قنوتِ نازلہ کی دعا کہتے ہیں، ابتلا و آزمائش کے وقت یہ دعا مشروع ہے، یہ دعا حالات کے مطابق ایک، دو، تین یا پانچوں فرض نمازوں میں رکوع کے بعد ہاتھ اٹھا کر کی جا سکتی ہے۔ جب مشرکین نے ستر قراء صحابہ کو شہید کر دیا تو آپ ﷺ نے مسلسل ایک ماہ قنوت فرمائی جس میں آپ ان کے مشرک قاتلوں پر بد دعا کرتے تھے۔ (۲)

---

(۱) [أحمد (۱۳۷/۳)]

(۲) [بخاری (۱۰۰۲) کتاب الوتر: باب القنوت قبل الرکوع و بعده]

باب الادعیۃ للمعاملات — معاملات سے متعلقہ دعاؤں کا بیان

فصل اول :



کھانا کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھنی چاہیے

(1) حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:

﴿ سَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ ﴾ ”بِسْمِ اللّٰه کہو اور اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔“(۱)

(2) فرمانِ نبوی ہے کہ

﴿ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ أَنْ لَا يُذْكَرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ ﴾

”شیطان اس کھانے کو (اپنے لیے) حلال بنالیتا ہے جس پر اللہ کا نام نہ لیا جائے۔“(۲)

(3) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ جسے اللہ تعالیٰ کھانا کھلائے وہ یہ دعا پڑھے:

﴿ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَأَطْعِمْنَا خَيْرًا مِنْهُ ﴾

”اے اللہ! ہمارے لیے اس میں برکت ڈال اور ہمیں اس سے بہتر کھلا۔“(۳)

اگر کوئی کھانے سے پہلے بسم اللہ کہنا بھول جائے تو یہ دعا پڑھے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ تَعَالَى فَإِنْ نَسِيَ أَنْ يَذْكُرَ اسْمَ اللّٰهِ تَعَالَى فِي أَوَّلِهِ فَلْيَقُلْ ”بِسْمِ اللّٰهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ“﴾

”جب تم میں سے کوئی کھائے تو اللہ کا نام ذکر کرے اور اگر کھانے کی ابتداء میں اللہ کا نام لینا بھول جائے

---

(۱) [بخاری (۵۳۷۶) کتاب الأطعمة : باب التسمية على الطعام والأكل باليمين ' مسلم (۲۰۲۲) کتاب الأشربة : باب آداب الطعام والشراب وأحكامهما]

(۲) [مسلم (۲۰۱۷) کتاب الأشربة : باب آداب الطعام والشراب وأحكامهما ' ابو داود (۳۷۶۶) کتاب الأطعمة : باب التسمية على الطعام ' مسند احمد (۲۳۳۰۹)]

(۳) [حسن : صحیح ترمذی ' ترمذی (۳۴۵۵) کتاب الدعوات : باب ما يقول اذا أكل طعاما]

تو یوں کہے "بِسْمِ اللّٰهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ" یعنی شروع اور آخر میں اللہ کے نام کے ساتھ کھاتا ہوں۔"(۱)

کھانے کے بعد یہ دعا پڑھنی چاہیے

(1) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کا دستر خوان اُٹھایا جاتا تو آپ فرماتے:

﴿الْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا﴾

"تمام قسم کی حمد اللہ ہی کے لیے ہے، بہت زیادہ پاکیزہ برکت والی ہم اس کھانے کا حق پوری طرح ادا نہ کر سکے اور یہ ہمیشہ کے لیے رخصت نہیں کیا گیا (اور یہ اس لیے کہا تا کہ) اس سے ہم کو بے پرواہی کا خیال نہ ہو اے ہمارے رب!۔"(۲)

(2) حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کھانا کھانے کے بعد یہ دعا پڑھے ﴿الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هٰذَا وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ﴾ "تمام تعریف اس ذات کے لیے ہے جس نے مجھے یہ کھلایا اور رزق عطا فرمایا، اس کی مدد کے بغیر کسی آفت سے نہ بچنے کی طاقت ہے اور نہ ہی کچھ کرنے کی قوت ہے۔" تو اس کے تمام گزشتہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔(۳)

(3) حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کچھ کھاتے یا پیتے تو یہ دعا پڑھتے:

﴿الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَ وَسَقَى وَسَوَّغَهُ وَجَعَلَ لَهُ مَخْرَجًا﴾

"تمام تعریف اس اللہ کے لیے ہے، جس نے کھلایا، پلایا، اسے ہضم کرایا اور اس کے لیے نکلنے کا راستہ بنایا۔"(٤)

☐ جس روایت میں مذکور ہے کہ نبی کریم ﷺ کھانے کے بعد یہ دعا پڑھتے ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ اَطْعَمَنَا

---

(۱) [صحيح : صحيح ابو داود ' ابو داود (٣٧٦٧) كتاب الأطعمة : باب التسمية على الطعام ' نسائى فى عمل اليوم والليلة (٢٨١) مسند احمد (٢٠٧/٦) دارمى (٩٤/٢) بيهقى (٢٧٦/٧) مستدرك حاكم (١٠٨/٤)]

(۲) [بخارى (٥٤٥٨) كتاب الأطعمة : باب ما يقول إذا فرغ من طعامه]

(۳) [حسن : إرواء الغليل (١٩٨٩) ترمذى (٣٤٥٨) كتاب الدعوات : باب ما يقول إذا فرغ من الطعام ' ابن ماجة (٣٢٨٥) كتاب الأطعمة : باب ما يقال اذا فرغ من الطعام ' أحمد (٤٣٩/٣) ابو داود (٤٠٢٣) كتاب اللباس : باب ' حاكم (٥٠٧/١) حافظ ابن حجرؒ نے اس روایت کو حسن کہا ہے۔ شیخ سلیم ہلالی نے بھی اس روایت کو حسن کہا ہے۔[التعليق على الأذكار للنووى (٥٢٨/١)]

(٤) [صحيح : صحيح ابو داود ' ابو داود (٣٨٥١) كتاب الأطعمة : باب ما يقول الرجل اذا طعم ' نسائى فى عمل اليوم والليلة (٢٨٥) ابن حبان (١٣٥١ـ الموارد) ابن السنى فى عمل اليوم والليلة (٤٧٢) طبرانى كبير (٤٠٨٢)]

وَسَقَانَا وَ جَعَلَنَا مُسْلِمِيْنَ ﴾ "تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا۔" وہ ضعیف ہے۔(۱)

مہمان کو چاہیے کہ میزبان کو یہ دعا دے

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ایک میزبان کے لیے یہ دعا فرمائی:

﴿ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ ﴾

"اے اللہ! جو کچھ تو نے انہیں عطا کیا ہے اس میں ان کے لیے برکت ڈال' انہیں بخش دے اور ان پر رحم فرما۔"(۲)

پانی پلانے والے کو یہ دعا دینی چاہیے

حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے مروی ایک طویل روایت میں یہ دعا مذکور ہے:

﴿ اللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِي وَاَسْقِ مَنْ اَسْقَانِي ﴾

"اے اللہ! اسے کھلا جس نے مجھے کھلایا اور اسے پلا جس نے مجھے پلایا۔"(۳)

دودھ پینے والا یہ دعا پڑھے

فرمانِ نبوی ہے کہ جسے اللہ تعالیٰ دودھ پلائے وہ یہ دعا پڑھے:

﴿ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَزِدْنَا مِنْهُ ﴾

"اے اللہ! ہمارے لیے اس میں برکت ڈال اور ہمیں یہ نعمت مزید عطا فرما۔"(٤)

---

(۱) [ضعیف : ضعیف ابن ماجة (۷۰۹) کتاب الأطعمة : باب مایقال إذا فرغ من الطعام ' ابن ماجة (۳۲۸۳) ' ابو داود (۳۸۵۰) کتاب الأطعمة : باب ما یقول الرجل اذا طعم ' ترمذی (۳٤۵۷) کتاب الدعوات : باب ما یقول اذا فرغ من الطعام ' نسائی فی عمل الیوم واللیلة (۲۸۹) احمد (۳۲/۳)]

(۲) [مسلم (۲۰٤۲) کتاب الأشربة : باب استحباب وضع النوی خارج التمر واستحباب دعا الضیف لأهل الطعام ' ترمذی (۳۵۷٦) کتاب الدعوات : باب فی دعا الضیف ' نسائی فی السنن الکبری (۱۰۱۲۳) وفی عمل الیوم واللیلة (۲۹۳) ابن حبان (۵۲۹۷) بیهقی (۲۷٤/۷)]

(۳) [مسلم (۲۰۵۵) کتاب الأشربة : باب إکرام الضیف وفضل إیثاره ' مسند احمد (۲۳۸۷۳) نسائی فی السنن الکبری (۱۰۱۵۵/٦) وفی عمل الیوم واللیلة (۳۲۵)]

(٤) [حسن : صحیح ترمذی ' ترمذی (۳٤۵۵) کتاب الدعوات : باب ما یقول اذا أکل طعاما ' ابو داود (۳۷۳۰) کتاب الأشربة : باب ما یقول اذا شرب اللبن ' نسائی فی عمل الیوم واللیلة (۲۸٦) ابن السنی (٤۷٦) الأذکار للنووی (٦۵۹)]

فصل دوم

نکاح سے متعلقہ دعائیں

خطبۂ نکاح

خطبہ نکاح وہی ہے جو خطبہ جمعہ ہے:

﴿إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِيْنُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَسَيِّاٰتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ﴾

﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ﴾[آل عمران: ۱۰۲]

﴿يٰاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَاءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَاءَلُوْنَ بِهٖ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا﴾[النساء: ۱]

﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا، يُّصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا﴾[الأحزاب: ۷۰-۷۱]

﴿أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ وَشَرَّ الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ﴾

”یقیناً تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں' ہم اس کی تعریف کرتے ہیں' اس کی مدد مانگتے ہیں اور اسی سے بخشش مانگتے ہیں۔ ہم اپنے نفسوں کے شر اور اپنی بداعمالیوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتے ہیں۔ جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے وہ اپنے در سے دھتکار دے اس کے لیے کوئی رہبر نہیں ہو سکتا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ معبود برحق صرف اللہ تعالیٰ ہے' وہ اکیلا ہے' اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔“

”اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تمہیں موت نہ آئے مگر صرف اس حال میں کہ تم مسلمان ہو۔“

”اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور پھر اس جان سے اس کی بیوی کو

بنایا اور پھر ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پیدا کیں اور انہیں (زمین پر) پھیلایا۔ اللہ سے ڈرتے رہو جس کے ذریعے (یعنی جس کے نام پر) تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور رشتوں (کو توڑنے) سے بچو۔ بے شک اللہ تمہاری نگرانی کر رہا ہے۔"

"اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور ایسی بات کہو جو محکم (سیدھی اور سچی) ہو' اللہ تمہارے اعمال کی اصلاح اور تمہارے گناہوں کو معاف فرمائے گا اور جس شخص نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی تو اس نے بڑی کامیابی حاصل کی۔"

"حمد و صلاۃ کے بعد یقیناً تمام باتوں سے بہتر بات اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور تمام طریقوں سے بہتر طریقہ محمد ﷺ کا ہے اور تمام کاموں سے بدترین کام وہ ہیں جو (اللہ کے دین میں) اپنی طرف سے نکالے جائیں' دین میں ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی کا انجام جہنم کی آگ ہے۔"(۱)

شادی کرنے والے کو یہ دعا دینی چاہیے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب کوئی شادی کرتا تو نبی ﷺ اسے ان الفاظ میں مبارکباد دیتے:

﴿ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ ﴾

"اللہ تعالیٰ تمہارے لیے برکت دے اور تجھ پر برکت دے اور تم دونوں کو خیر میں جمع کرے۔"(۲)

شادی کے بعد بیوی کے سر پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا کرے

عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی کسی عورت سے شادی کرے یا خادم خریدے (تو اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھے' اللہ کا نام لے اور دعائے برکت کرے اور یوں) کہے کہ

﴿ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَمِنْ شَرِّ

(۱) [صحیح : صحیح ابو داود (۱۸۶۰) النکاح : باب خطبۃ النکاح ' ابو داود (۲۱۱۸) کتاب النکاح : باب فی خطبۃ النکاح ' نسائی (۱۰۴/۳) حاکم (۱۸۲/۲) بیھقی (۷ی/۱۴۶) تمام المنۃ (ص / ۳۳۴_۳۳۵) إرواء الغلیل (۶۰۸)]

(۲) [صحیح : صحیح ابو داود ' ابو داود (۲۱۳۰) کتاب النکاح : باب ما یقال للمتزوج ' ابن ماجه (۱۹۰۵) کتاب النکاح : باب تھنئۃ النکاح ' نسائی فی عمل الیوم واللیلۃ (۲۵۹) ابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ (۶۰۴) ابن حبان (۱۲۸۴) حاکم (۱۸۳/۲)]

مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ ﴾

"اے اللہ میں تجھ سے اس (عورت) کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اُس چیز کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں جس پر تو نے اسے پیدا کیا اور میں اس کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور اُس چیز کے شر سے بھی تیری پناہ میں آتا ہوں جس پر تو نے اسے پیدا کیا۔" (۱)

ہم بستری سے پہلے یہ دعا پڑھے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس جاتے وقت یہ دعا پڑھے:

﴿ بِاسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبْ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا ﴾

"اللہ کے نام کے ساتھ (ہم مجامعت کرتے ہیں)' اے اللہ! ہمیں شیطان سے محفوظ رکھ اور اس اولاد کو بھی شیطان سے محفوظ رکھ جو تو ہمیں عطا کرے۔"

تو یقیناً اس جماع سے ان کے مقدر میں اولاد ہو گی تو شیطان اسے کبھی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ (۲)

جس کے ہاں بچہ پیدا ہو اس کے لیے مبارکباد کے الفاظ اور اس کا جواب

جس کے ہاں بچہ پیدا ہو اسے ان الفاظ میں مبارکباد دی جائے:

﴿ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي الْمَوْهُوبِ لَكَ وَشَكَرْتَ الْوَاهِبَ وَبَلَغَ أَشُدَّهُ وَرُزِقْتَ بِرَّهُ ﴾

"اللہ تعالیٰ تمہارے لیے اس بچے میں برکت دے جو تمہیں عطا کیا گیا ہے اور تم عطا کرنے والے کا شکر ادا کرو اور (یہ بچہ) اپنی جوانی کی قوتوں کو پہنچے اور تمہیں اس کا حسن سلوک نصیب ہو۔"

---

(۱) [حسن : صحيح ابو داود ' ابو داود (۲۱٦۰) كتاب النكاح : باب في جامع النكاح ' ابن ماجه (۱۹۱۸) كتاب النكاح : باب ما يقول الرجل اذا دخلت عليه أهله ' نسائي في عمل اليوم والليلة (۲٤۰) بخاري في خلق أفعال العباد (۲۷) مسند أبي يعلى (۳۰۸/۲) امام حاکم نے اسے صحیح کہا ہے اور امام ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔]

(۲) [بخاري (۱٤۱) كتاب الوضوء : باب التسمية على كل حال وعند الوقاع ' مسلم (۱٤۳٤) كتاب النكاح : باب ما يستحب أن يقوله عند الجماع ' ابو داود (۲۱٦۱) كتاب النكاح : باب في جامع النكاح ' ترمذي (۱۰۹۲) كتاب النكاح : باب ما يقول اذا دخل على أهله ' ابن ماجة (۱۹۱۹) كتاب النكاح : باب ما يقول الرجل اذا دخلت عليه أهله ' أحمد (۲۱۷/۱)]

دوسرا ان الفاظ میں جواب دے:

﴿ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا وَرَزَقَكَ اللّٰهُ مِثْلَهُ وَأَجْزَلَ ثَوَابَكَ ﴾

"اللہ تعالیٰ تمہارے لیے برکت دے اور تم پر برکت فرمائے اور اللہ تمہیں بہتر بدلہ دے' اللہ تمہیں اس جیسا عطا فرمائے اور تمہارا ثواب بہت زیادہ کرے۔"(۱)

بچوں کو اللہ کی پناہ میں دینے کی دعا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو ان الفاظ کے ساتھ اللہ کی پناہ میں دیا کرتے تھے:

﴿ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ ﴾

"میں تمہیں ہر شیطان' ہر زہریلے جانور اور ہر لگ جانے والی نظر سے اللہ کے مکمل کلمات کی پناہ میں دیتا ہوں۔"

نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسحٰق اور حضرت اسماعیل علیہما السلام کو اسی طرح اللہ کی پناہ میں دیا کرتے تھے۔(۲)

---

(۱) [الأذكار للنووی (ص / ۳٤۹) صحيح الأذكار لسليم الهلالی (۷۱۳/۲) بحواله ' حصن المسلم]

(۲) [بخاری (۳۳۷۱) كتاب أحاديث الأنبياء : باب قول الله تعالى واتخذ الله ابراهيم خليلا ' ترمذی (۲۰٦۰) كتاب الطب : باب ' ابو داود (٤۷۳۷) كتاب السنة : باب فی القرآن ' المشكاة (۱۵۳۵)]

فصل سوم :

لین دین سے متعلقہ دعائیں

جو شخص اپنا مال پیش کرے اس کے لیے دعا

حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ نے جب (مہاجر صحابی) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے لیے اپنا نصف مال اور ایک بیوی پیش کی تو انہوں نے بازار کا راستہ پوچھا اور انہیں یہ دعا دی:

﴿ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ ﴾

"اللہ تعالیٰ تیرے اہل وعیال اور تیرے مال میں برکت دے۔"(۱)

ادائیگیٔ قرض کی دعا

فرمانِ نبوی ہے کہ اگر کسی پر پہاڑ کے برابر بھی قرض ہو گا تو اللہ تعالیٰ اس دعا کی برکت سے اس کا قرض ادا فرما دیں گے:

﴿ اَللّٰهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ ﴾

"اے اللہ! تو مجھے اپنے حلال کے ساتھ اپنی حرام کردہ اشیاء سے کافی ہو جا اور اپنے فضل سے مجھے اپنے سوا (ہر ایک) سے غنی و بے نیاز کر دے۔"(۲)

قرض کی ادائیگی کے وقت قرض دینے والے کے لیے دعا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ حنین کے وقت حضرت عبداللہ بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ سے کچھ مال بطورِ قرض حاصل کیا، پھر جب آپ واپس لوٹے تو ان سے قرض لی ہوئی رقم واپس کر دی اور ساتھ یہ دعا دی:

﴿ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ إِنَّمَا جَزَاءُ السَّلَفِ الْوَفَاءُ وَالْحَمْدُ ﴾

"اللہ تعالیٰ تیرے اہل وعیال اور تیرے مال میں برکت ڈالے" بلاشبہ قرض کا صلہ تو صرف ادائیگی اور شکریہ ہی ہے۔"(۳)

---

(۱) [بخاری (۲۰۴۹) کتاب البیوع : باب ما جاء فی قول اللہ تعالی فإذا قضیت الصلاۃ فانتشروا فی الأرض]

(۲) [حسن : صحیح ترمذی ؛ ترمذی (۳۵۶۳) کتاب الدعوات : باب فی دعاء النبی]

(۳) [حسن : صحیح ابن ماجہ ؛ ابن ماجہ (۲۴۲۴) کتاب الصدقات : باب حسن القضاء]

فصل چہارم:

سلام سے متعلقہ مسائل

سلام کہنے کا حکم اور فضیلت

(1) ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ

﴿ وَإِذَا حُيِّيتُم بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّواْ بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا ﴾ [النساء: ٨٦]

"اور جب تمہیں سلام کیا جائے تو تم اس سے اچھا جواب دو یا انہی الفاظ کو لوٹا دو۔"

(2) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

﴿ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِسَبْعٍ ...... وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ ...... ﴾

"ہمیں رسول اللہ ﷺ نے سات کاموں کا حکم دیا (ان میں سے ایک یہ ہے) سلام پھیلانا۔" (١)

(3) حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے لوگو! سلام پھیلاؤ' کھانا کھلاؤ' رشتہ داری ملاؤ' اور نماز پڑھو جب لوگ سو رہے ہوں تو سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔" (٢)

(4) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' تم جنت میں داخل نہیں ہو سکتے حتی کہ تم ایمان لے آؤ اور تم مومن نہیں ہو سکتے حتی کہ تم ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو' تو کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جب تم اسے اختیار کرو تو ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو (وہ یہ ہے) سلام پھیلاؤ۔" (٣)

---

(١) [مسلم (٢٠٦٦) كتاب اللباس والزينة : باب تحريم استعمال إناء الذهب والفضة ' بخاری (١٢٣٩) كتاب الجنائز : باب الأمر باتباع الجنائز]

(٢) [صحيح : صحيح ترمذی ' ترمذی (٢٤٨٥) كتاب صفة القيامة والرقائق والورع : باب ' ابن ماجه (١٣٣٤) كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها : باب ما جاء في قيام الليل ' دارمی (٣٤٠/١) مسند احمد (٤٥١/٥) مستدرك حاكم (١٣/٣) امام حاکمؒ نے اسے شیخین کی شرط پر صحیح کہا ہے اور امام ذہبیؒ نے ان کی موافقت کی ہے۔]

(٣) [مسلم (٥٤) كتاب الايمان : باب بيان أنه لا يدخل الجنة إلا المؤمنون ' بخاری فی الأدب المفرد (٢٦٠) مسند احمد (٩٠٩٥) أبو عوانة (٣٠/١) ابو داود (٥١٩٣) ترمذی (٢٦٨٨) ابن ماجه (٦٨) ابن منده (٣٢٨) ابن حبان (٢٣٦) بغوی فی شرح السنة (٣٣٠٠)]

سلام کے سب سے افضل الفاظ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو اس نے کہا السَّلَامُ عَلَيْكُمْ۔ آپ ﷺ نے اس کا جواب دیا' وہ بیٹھ گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا(اس کے لیے) 10 نیکیاں ہیں۔ پھر ایک دوسرا آدمی آیا اور اس نے کہا السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ۔ آپ ﷺ نے اس کا جواب دیا' پھر وہ بیٹھ گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا(اس کے لیے)20 نیکیاں ہیں۔ پھر ایک اور آدمی آیا اور اس نے کہا السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ۔ آپ ﷺ نے اس کا جواب دیا۔ پھر وہ بیٹھا تو آپ ﷺ نے فرمایا'(اس کے لیے)30 نیکیاں ہیں۔(۱)

☐ جس روایت میں سلام کے یہ الفاظ موجود ہیں وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ وَمَغْفِرَتُهُ وَرِضْوَانُهُ۔ وہ ضعیف ہے۔(۲)

سلام کے مختلف مسائل

✧ جماعت کی طرف سے ایک آدمی کا سلام ہی کافی ہے اور اسی طرح دوسری طرف سے کسی ایک آدمی کا جواب ہی کافی ہے۔(۳)

✧ حسب ضرورت تین مرتبہ بھی سلام کہا جا سکتا ہے۔(٤)

✧ سلام میں پہل کرنا افضل ہے۔(٥)

---

(۱) [صحیح : صحیح ابو داود ' ابو داود (٥١٩٥) کتاب الأدب : باب کیف السلام ' ترمذی (٢٨٦٩) دارمی (٢/٢٧٧)]

(۲) [ضعیف جدا : ابن السنی فی عمل الیوم واللیلة (٢٣٥) حافظ ابن حجرؒ نے اس روایت کو شدید کمزور قرار دیا ہے۔[فتح الباری (١١/٦)] شیخ سلیم ہلالی نے بھی اسے بہت زیادہ ضعیف کہا ہے۔ [التعلیق علی الأذکار للنووی (٢/٥٤٣)]

(۳) [حسن : ارواء الغلیل (٧٧٨) السلسلة الصحیحة (١١٤٨) ابو داود (٥٢١٠) کتاب الأدب : باب ما جاء فی رد الواحد عن الجماعة]

(٤) [بخاری (٩٥) کتاب العلم : باب من أعاد الحدیث ثلاثا لیفهم عنه]

(٥) [بخاری (٦٠٧٧) کتاب الأدب : باب الهجرة ' مسلم (٢٥٦٠) کتاب البر والصلاة والآداب : باب تحریم الهجر فوق ثلاث بلاعذر شرعی]

- یہود ونصاریٰ کو سلام کرنے میں پہل نہیں کرنی چاہیے۔(۱) اور اگر وہ سلام کریں تو انہیں صرف وَعَلَيْكَ یا وَعَلَيْكُمْ کہہ کر ہی جواب دینا چاہیے۔(۲)
- خواتین کو سلام کرنا بھی مسنون ہے۔(۳)
- بچوں کے پاس سے گزرتے وقت انہیں بھی سلام کرنا چاہیے۔(٤)
- سلام کے ساتھ مصافحہ کرنے والے دونوں مسلمانوں کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔(٥)
- کسی کے گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کہہ کر اندر آنے کی اجازت لینی چاہیے۔(٦)

---

(۱) [مسلم (۲۱٦۷) كتاب السلام : باب النهى عن ابتداء أهل الكتاب بالسلام]

(۲) [بخاری (٦۲٥۸ ' ٦۲٥۷) كتاب الاستئذان : باب كيف يرد على أهل الذمة السلام ' مسلم (۲۱٦۳ ' ۲۱٦٤) كتاب السلام : باب النهى عن ابتداء أهل الكتاب بالسلام]

(۳) [**حسن لغيره** : مسند احمد (۳٥۷/٤) بغوی فی شرح السنة (۲٦٥/۱۲) ابن السنی فی عمل اليوم والليلة (۲۲٥) طبرانی كبير (۲٤۸٦)]

(٤) [بخاری (٦۲٤۸) كتاب الاستئذان : باب تسليم الرجال على النساء والنساء على الرجال ' مسلم (۲۱٦۸) كتاب السلام : باب استحباب السلام على الصبيان ' ابو داؤد (٥۲۰۲)]

(٥) [**صحيح** : صحيح ابن ماجه ' ابن ماجه (۳۷۰۳) كتاب الأدب : باب المصافحة ' ترمذی (۲۸٥۷) ابو داود (٥۲۱۲) مسند احمد (۲۸۹/٤)]

(٦) [**صحيح** : صحيح ابو داود ' ابو داود (٥۱۷٦) كتاب الأدب : باب كيف الاستئذان ' ترمذی (۲۸٥۳) نسائی فی عمل اليوم والليلة (۳۱٥) مسند احمد (٤۱٤/۳)]

فصل پنجم :

سفر سے متعلقہ دعائیں

گھر سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے

(1) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جس شخص نے اپنے گھر سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھی:

﴿ بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ﴾

"اللہ کے نام سے نکلتا ہوں' اللہ کی توفیق کے سوا نہ کچھ کرنے کی طاقت ہے اور نہ کسی چیز سے بچنے کی۔"

اس کے لیے کہا جاتا ہے کہ تجھے کفایت کی گئی اور تجھے بچا لیا گیا اور شیطان اس سے جدا ہو جاتا ہے۔(۱)

(2) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بھی میرے گھر سے نکلتے تو آسمان کی طرف اپنی نظر اٹھاتے' پھر یہ دعا پڑھتے:

﴿ اللّٰهُمَّ أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أُضَلَّ أَوْ أَزِلَّ أَوْ أُزَلَّ أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ ﴾

"اے اللہ! میں اس بات سے تیری پناہ پکڑتا ہوں کہ میں گمراہ ہو جاؤں یا مجھے گمراہ کر دیا جائے' میں پھسل جاؤں یا مجھے پھسلا دیا جائے' میں ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے' میں (کسی کے ساتھ) جہالت سے پیش آؤں یا کوئی میرے ساتھ جہالت کے ساتھ پیش آئے۔"(۲)

مسافر کو رخصت کرتے وقت یہ دعا دینی چاہیے

﴿ أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِينَكَ وَأَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيمَ عَمَلِكَ ﴾

"میں تمہارا دین' تمہاری امانت اور تمہارے اعمال کا خاتمہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔"(۳)

---

(۱) [صحیح : صحیح ترمذی' ترمذی (۳٤۲٦) کتاب الدعوات : باب ما جاء ما یقول اذا خرج من بیته]

(۲) [صحیح : صحیح ابو داود' ابو داود (۵۰۹٤) کتاب الأدب : باب ما جاء فیمن دخل بیته ما یقول]

(۳) [صحیح : صحیح ابو داود' ابو داود (۲٦۰۰) کتاب الجهاد : باب فی الدعاء عند الوداع' ترمذی (۳۵۰٦) نسائی فی عمل الیوم واللیلة (۵۲۳) مسند احمد (۲/۷)]

ایک روایت میں یہ دعا مذکور ہے:

﴿ زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰى ، وَغَفَرَ ذَنْبَكَ ، وَيَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُمَا كُنْتَ ﴾

"اللہ تمہیں بطور زادِ راہ تقویٰ عطا فرمائے' تمہارے گناہ بخشے اور جہاں بھی تم ہو خیر و بھلائی کا کام تمہارے لیے آسان بنا دے۔"(۱)

مسافر رخصت ہوتے وقت گھر والوں کو یہ دعا دے

﴿ أَسْتَوْدِعُكَ اللّٰهَ الَّذِي لَا تَضِيعُ وَدَائِعُهُ ﴾

"میں تمہیں اس اللہ کے سپرد کرتا ہوں جس کے سپرد کی ہوئی اشیاء ضائع نہیں ہوتیں۔"(۲)

سواری پر سوار ہوتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے

﴿ بِسْمِ اللّٰهِ ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ ،سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ ،الْحَمْدُ لِلّٰهِ ،الْحَمْدُ لِلّٰهِ ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ، اللّٰهُ أَكْبَرُ ، اللّٰهُ أَكْبَرُ ، اللّٰهُ أَكْبَرُ ، سُبْحَانَكَ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ ﴾

"اللہ کے نام کے ساتھ (سوار ہوتا ہوں)' ہر طرح کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے' پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے لیے اسے تابع کر دیا' ورنہ ہم اسے قابو میں لانے والے نہیں تھے اور بے شک ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں' تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں' تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں' اللہ سب سے بڑا ہے' اللہ سب سے بڑا ہے' اللہ سب سے بڑا ہے۔ تو پاک ہے' اے اللہ! یقیناً میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے' پس تو مجھے بخش دے' بلاشبہ تیرے سوا کوئی بھی گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا۔"(۳)

سفر کی دعا

﴿اللّٰهُ أَكْبَرُ،اللّٰهُ أَكْبَرُ،اللّٰهُ أَكْبَرُ، سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ

---

(۱) [حسن صحيح : صحيح ترمذى ' ترمذى (٣٤٤٤) كتاب الدعوات : باب ' حاكم (٩٧/٢)]

(۲) [صحيح : صحيح ابن ماجه ' ابن ماجه (٢٨٢٥) كتاب الجهاد : باب تشييع الغزاة ووداعهم]

(۳) [صحيح : صحيح ابو داود ' ابو داود (٢٦٠٢) كتاب الجهاد : باب ما يقول الرجل اذا ركب ' ترمذى (٣٤٤٦) كتاب الدعوات : باب ما يقول اذا ركب الناقة ' نسائى فى عمل اليوم والليلة (٥٠٢) ابن السنى فى عمل اليوم والليلة (٤٩٨) ابن حبان (٢٣٨٠) بيهقى (٢٥٢/٥)]

وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ ، اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ فِي سَفَرِنَا هَذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوَى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضَى اللَّهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هَذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهُ اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ ﴾

”اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے۔ وہ ذات پاک ہے جس نے اس سواری کو ہمارے تابع کر دیا ورنہ ہم اسے قابو میں لانے والے نہیں تھے۔ اور بے شک ہم اپنے رب ہی کی طرف واپس لوٹنے والے ہیں۔ اے اللہ! ہم تجھ سے اپنے اس سفر میں نیکی' تقویٰ اور ایسے عمل کا سوال کرتے ہیں جسے تو پسند کرتا ہے۔ اے اللہ! ہم پر ہمارا یہ سفر آسان بنا دے اور اس کی لمبی مسافت کو ہم سے لپیٹ لے۔ اے اللہ! تو ہی ہمارا ساتھی ہے اس سفر میں اور تو ہی ہمارا جانشین ہے گھر والوں میں۔ اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں سفر کی مشقت سے' تکلیف دہ منظر سے اور مال اور اہل و عیال میں بری واپسی سے۔“ (۱)

دورانِ سفر صبح کے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب سفر میں ہوتے اور سحری کا وقت ہوتا تو یہ دعا پڑھتے:

﴿ سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللَّهِ وَحُسْنِ بَلَائِهِ عَلَيْنَا رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَأَفْضِلْ عَلَيْنَا عَائِذًا بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ ﴾

”ایک سننے والے نے اللہ کی تعریف کو سنا اور ہم پر اس کے اچھے انعامات کو سنا' اے ہمارے پروردگار! تو ہمارا ساتھی بن جا' ہم پر فضل فرما' (ہم) آگ سے اللہ کی پناہ میں آتے ہوئے (یہ دعا کرتے ہیں)۔“ (۲)

---

(۱) [مسلم (۱۳۴۲) کتاب الحج : باب ما یقول اذا رکب الی سفر الحج وغیرہ' ابو داود (۲۵۹۹) کتاب الجهاد : باب ما یقول الرجل اذا سافر' ترمذی (۳۴۴۷) کتاب الدعوات : باب ما یقول اذا رکب الناقة' نسائی فی السنن الکبری (۱۰۳۸۲) حاکم (۳۰۰۴/۲) دارمی (۲۶۷۳) ابن حبان (۲۶۹۵) عبد الرزاق (۹۲۳۲)]

(۲) [مسلم (۲۷۱۸) کتاب الذکر والدعاء : باب التعوذ من شر ما عمل ومن شر ما لم یعمل' ابو داود (۵۰۸۶) کتاب الأدب : باب ما یقول اذا أصبح' نسائی فی السنن الکبری (۱۰۳۷۰) ابن حبان (۲۷۰۱) ابن السنی فی عمل الیوم واللیلة (۵۱۴)].

راستے میں بلندی پر چڑھتے ہوئے اور بلندی سے اترتے ہوئے یہ دعا پڑھنی چاہیے

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

﴿ كُنَّا إِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا وَإِذَا نَزَلْنَا سَبَّحْنَا ﴾

"ہم جب کسی چڑھائی پر چڑھتے تو اللّٰہُ اَکْبَرْ کہتے اور جب چڑھائی سے اترتے تو سُبْحَانَ اللّٰہ کہتے۔"(۱)

دورانِ سفر کسی مقام پر ٹھہرنا ہو تو یہ دعا پڑھنی چاہیے

حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص کسی مقام پر اترے اور پھر یہ دعا پڑھے:

﴿ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ﴾

"میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں' اس کی مخلوق کے شر سے۔"

تو جب تک وہ اس مقام سے کوچ نہیں کر جاتا اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔(۲)

دورانِ سفر بکثرت دعائیں کرنی چاہییں

کیونکہ فرمانِ نبوی کے مطابق مسافر کی دعا قبول کی جاتی ہے۔(۳)

سواری پھسلے تو یہ دعا پڑھنی چاہیے

﴿ بِسْمِ اللَّهِ ﴾

"اللہ کے نام کے ساتھ۔"(٤)

جو سواری پر جم کر نہ بیٹھ سکتا ہو اسے یہ دعا دینی چاہیے

حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

---

(۱) [بخاری (۲۹۹۳) کتاب الجهاد والسیر : باب التسبيح اذا هبط واديا]

(۲) [مسلم (۲۷۰۸) كتاب الذكر والدعاء : باب فى التعوذ من سوء القضاء']

(۳) [حسن : صحيح الجامع الصغير (۳۰۳۱) ابن ماجه (۳۸٦۲) كتاب الدعاء : باب دعوة الوالد ودعوة المظلوم' ابو داود (۱۵۳٦) صحيح الترغيب والترهيب (۱٦۵۵)]

(٤) [صحيح : صحيح ابو داود ' ابو داود (٤۹۸۲) كتاب الأدب : باب ' نسائى فى عمل اليوم والليلة (۵۵٤_۵۵٦) طبرانى كبير (۵۱٦) مستدرك حاكم (۲۹۲/٤)]

شکایت کی کہ میں گھوڑے کی سواری پر اچھی طرح نہیں جم پاتا ہوں تو آپ ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ مبارک مارا اور دعا کی کہ

﴿ اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا ﴾

"اے اللہ! اسے ثابت رکھ اور اسے ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنادے۔" (۱)

سفر سے واپسی پر یہ دعا پڑھنی چاہیے

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی غزوہ یا حج وعمرہ (وغیرہ کے سفر) سے واپس پلٹتے تو جب بھی کسی بلند جگہ پر چڑھتے تو تین مرتبہ تکبیر کہتے اور یہ دعا پڑھتے:

﴿ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ ، وَ هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ آيِبُوْنَ ، تَائِبُوْنَ ، عَابِدُوْنَ ، سَاجِدُوْنَ ، لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ ، صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَ نَصَرَ عَبْدَهُ ، وَ هَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ ﴾

"اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہت اور تعریف ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔ ہم پلٹنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت گزار، سجدہ کرنے والے اور اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ سچ کیا، اپنے بندے (محمد ﷺ) کی مدد فرمائی اور اکیلے سب لشکروں کو شکست دی۔" (۲)

گھر میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے اور داخل ہوتے وقت اللہ کا ذکر کرتا ہے (یعنی بِسْمِ اللّٰهِ پڑھتا ہے) اور کھانے کے وقت بھی اللہ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان (دوسرے اپنے ساتھیوں سے) کہتا ہے، نہ تو (یہاں)

---

(۱) [بخاری (۳۰۳٦) كتاب الجهاد والسير : باب من لا يثبت على الخيل ، مسلم (۲٤۷٥) كتاب فضائل الصحابة : باب من فضائل جرير بن عبد الله]

(۲) [بخاری (۱۷۹۷) كتاب العمرة : باب ما يقول اذا رجع من الحج أو العمرة أو الغزو ، مسلم (۱۳٤٤) كتاب الحج : باب ما يقول اذا قفل من سفر الحج وغيره ، مؤطا (۹٦۰) كتاب الحج : باب جامع الحج ، احمد (٤٤۹٦) ابو داود (۲۷۷۰) كتاب الجهاد : باب في التكبير على كل شرف في السير ، ترمذی (۹٥۰) كتاب الحج : باب ما جاء ما يقول عند القفول من الحج والعمرة ، طبرانی کبیر (۱۳۱۹٦) ابن أبي شيبة (۳٦۱/۱۰) أبو يعلى (٥٥۱۳)]

تمہارے لیے رات کا قیام ہے اور نہ ہی رات کا کھانا۔ لیکن جب انسان گھر میں داخل ہوتے وقت اللہ کا نام نہیں لیتا تو شیطان کہتا ہے تم نے (یہاں) رات کا قیام پالیا اور جب انسان کھانے کے وقت اللہ کا نام نہیں لیتا تو شیطان کہتا ہے تم نے رات کا قیام اور رات کا کھانا (دونوں کو) پالیا۔(۱)

☐ جس روایت میں گھر میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھنے کا ذکر ہے:

﴿اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللَّهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللَّهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللَّهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا﴾

وہ روایت ضعیف ہے۔(۲)

مجاہد جب سفرِ جہاد سے لوٹے تو اس کے لیے کیا کہنا چاہیے؟

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک غزوے میں تھے' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم (واپس پلٹے اور گھر میں) داخل ہوئے تو میں نے آپ کا استقبال کیا' میں نے آپ کا ہاتھ پکڑا اور کہا:

﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ نَصَرَكَ وَأَعَزَّكَ وَأَكْرَمَكَ ﴾

''تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے آپ کی مدد فرمائی' آپ کو عزت وتکریم عطا فرمائی۔'' (۳)

---

(۱) [مسلم (۲۰۱۸) کتاب الأشربة : باب آداب الطعام والشراب وأحکامهما' ابو داود (۳۷٦٥) کتاب الأطعمة : باب التسمية على الطعام' ابن ماجه (۳۸۸۷) کتاب الدعاء : باب ما يدعو به اذا دخل بيته' مد ۱۵۱۱۰٦) نسائی فی السنن الکبری (۲۵۷/٤) وفی عمل الیوم واللیلة (۱۷۸) صحیح ابن حبان (۸۱۹)]

(۲) [ضعیف : ابو داود (۵۰۹٦) کتاب الأدب : باب ما يقول الرجل اذا دخل بيته' طبرانی کبیر (۳٤٥۲) اس روایت کو علامہ البانیؒ نے صحیح قرار دے کر پھر اس سے رجوع کر لیا تھا۔ حافظ ابن حجرؒ نے اسے ضعیف کہا ہے۔ [نتائج الأفكار (۱۷۲/۱)] شیخ سلیم ہلالی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ [التعليق على الأذكار للنووی (۸۵/۱)]

(۳) [صحیح : أبو يعلى (۱٤۳۲) مسند احمد (۳۰/٤) ابن السنی فی عمل الیوم واللیلة (۵۳۳) شیخ سلیم ہلالی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ [التعليق على الأذكار للنووی (۵۱۱/۱)] شیخ علی شربجی نے بھی اسے صحیح کہا ہے۔ [التعليق على الأذكار للنووی (ص / ۳۷۰)] شیخ محمد بن ریاض الاحمد العبیدی نے بھی اسے صحیح کہا ہے۔ [التعليق على عمل اليوم والليلة لابن السنی (ص / ۱٦۳)]

فصل ششم :

معاملات سے متعلقہ مختلف دعائیں

جسے چھینک آئے وہ کیا کہے اور اُسے کیا کہا جائے؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جب تم میں سے کسی ایک کو چھینک آئے تو وہ کہے ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ﴾ "ہر طرح کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے۔" (یہ سن کر) اس کے بھائی یا ساتھی کو چاہیے کہ اسے یہ دعا دے ﴿ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ ﴾ "اللہ تجھ پر رحم کرے۔" جب وہ اس کے لیے یہ الفاظ کہے تو (جسے چھینک آئی تھی) وہ کہے ﴿ يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ ﴾ "اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال درست کرے۔" (۱)

جسے گالی دی ہو یا لعنت کی ہو اس کے لیے یہ دعا کرے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ اَللّٰهُمَّ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ فَأَيُّمَا رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ سَبَبْتُهُ أَوْ لَعَنْتُهُ أَوْ جَلَدْتُهُ فَاجْعَلْهَا لَهُ زَكَاةً وَرَحْمَةً ﴾

"اے اللہ! بلاشبہ میں ایک انسان ہوں' پس جس مسلمان آدمی کو بھی میں نے گالی دی ہو یا اس پر لعنت کی ہو یا اسے مارا ہو تو اسے اس کے لیے (اپنے ہاں روزِ قیامت) پاکیزگی و رحمت کا ذریعہ بنالینا۔" (۲)

اگر کسی کی ضرور ہی تعریف کرنی ہو تو کیا کہے

فرمانِ نبوی ہے کہ اگر تم میں سے کوئی ضرور ہی اپنے ساتھی کی تعریف کرنا چاہے تو یوں کہے:

﴿ أَحْسِبُ فُلَانًا كَذَا وَكَذَا وَاللّٰهُ حَسِيْبُهُ وَلَا أُزَكِّي عَلَى اللّٰهِ أَحَدًا ﴾

"میرا خیال ہے کہ فلاں آدمی اس اور اس طرح ہے (یعنی نیک اور متقی ہے) مگر اللہ تعالیٰ اس کا حساب

---

(۱) [بخاری (٦٢٢٤) كتاب الأدب : باب إذا عطس كيف يشمت]

(۲) [مسلم (٢٦٠١) كتاب البر والصلة والآداب : باب من لعنه النبي أو سبه أو دعا عليه]

لینے والا ہے اور میں اللہ کے سامنے کسی کی پاکیزگی بیان نہیں کر سکتا۔''(۱)

اپنی تعریف سننے والا کیا کہے

ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ کا ایک صحابی جب اپنی تعریف سنتا تو یوں کہتا:

﴿ اَللّٰهُمَّ لَا تُؤَاخِذْنِیْ بِمَا یَقُوْلُوْنَ وَاغْفِرْلِیْ مَا لَا یَعْلَمُوْنَ ﴾

''اے اللہ! جو یہ کہہ رہے ہیں اس پر میرا مؤاخذہ نہ کرنا اور جس بات کا انہیں علم نہیں اس پر مجھے معاف فرما دینا۔''(۲)

---

(۱) [مسلم (۳۰۰۰) کتاب الزهد والرقائق : باب النهی عن المدح اذا كان فيه افراط وخيف منه فتنة ' بخاری (۲٦٦۲) ابو داود (٤۸۰٥) ابن ماجه (۳۷٤٤) الأدب المفرد (۳۳۳) ابن حبان (٥۷٦٦) بغوی فی شرح السنة (۳٥۷۲) بيهقی (۲٤۲/۱۰)]

(۲) [صحیح : الأدب المفرد بتحقيق ألبانی (۷٦۱)]

باب الادعية لتجنب الجن والشياطين — جنات و شیاطین سے بچنے کی دعاؤں کا بیان

جنات و شیاطین سے بچاؤ کے لیے سب سے پہلی بات یہ یاد رکھنی چاہیے کہ جو شخص بھی عقیدۂ توحید کا حامل' شرک و بدعات سے بچنے والا اور کتاب و سنت پر مکمل طور پر عمل پیرا ہے' اس پر کسی جن' شیطان' جادو اور آسیب وغیرہ کا حملہ نہیں ہو سکتا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ ﴿ يٰأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوَاتِ الشَّيْطٰنِ ﴾ ''اے ایمان والو! اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ (یعنی اسلام کے مکمل احکامات پر عمل کرو) اور شیطان کے قدموں کی پیروی مت کرو۔'' [البقرة : ۲۰۸]
یقیناً جب انسان اللہ کے کسی بھی حکم کی نافرمانی کرتا ہے تو وہ شیطان کی بات مان رہا ہوتا ہے اور اس طرح انسان جس قدر اللہ کی نافرمانی میں بڑھتا جاتا ہے اسی قدر شیطان کے قریب تر ہوتا چلا جاتا ہے اور پھر ایسے شخص پر شیطان کا حملہ مشکل نہیں رہتا جو پہلے ہی اس کے نہایت قریب ہو۔ اس لیے جو بھی جنات و شیاطین کے حملوں سے بچنا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ اپنے آپ کو کامل متبع سنت اور دین اسلام کا پیروکار بنائے۔ تاہم چند ایسی دعائیں جو بطورِ خاص جنات و شیاطین سے بچاؤ کے لیے رسول اللہ ﷺ نے بتلائی ہیں بالاختصار ان کا بیان حسب ذیل ہے۔

سورۃ البقرہ کی تلاوت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ﴿ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِيْ تُقْرَأُ فِيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ ﴾ ''جس گھر میں سورۂ بقرہ کی تلاوت کی جاتی ہے شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے۔'' (۱)

سورۃ البقرہ کی آخری دو آیات کی تلاوت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ﴿ الْآيَتَانِ مِنْ آخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ مَنْ قَرَأَهُمَا فِيْ لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ ﴾ ''جو شخص رات کے وقت سورۂ بقرہ کی آخری دو آیات تلاوت کرے گا تو یہ اسے (ہر قسم کے نقصان' جنات'

---

(۱) [مسلم (۷۸۰) كتاب صلاة المسافرين وقصرها : باب استحباب صلاة النافلة في بيته وجوازها في المسجد ' ترمذی (۲۸۷۷) نسائی فی السنن الکبری (۸۰۱۵/۵) وفی عمل الیوم واللیلة (۹۷۱) ابن حبان (۸۷۳) شرح السنه للبغوی (۱۱۹۲)]

شیاطین اور جادو وغیرہ سے بچاؤ کے لیے) کافی ہو جائیں گی۔" (۱)

آیت الکرسی کی تلاوت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص سوتے وقت آیت الکرسی کی تلاوت کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر ایک محافظ فرشتہ ساری رات مقرر رہتا ہے اور ساری رات وہ شخص شیطان کے حملے سے بھی محفوظ رہتا ہے۔ (۲)

سورۃ الاخلاص اور معوذتین سورتوں کی تلاوت

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

﴿ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يتعوذُ مِنَ الْجَانِ وَعَيْنِ الْإِنْسَانِ حَتّٰى نَزلتِ الْمُعَوِّذَتَانِ فلمّا نزلتْ أَخذَ بِهِمَا وَتَرَكَ مَا سِوَاهُمَا ﴾ "رسول اللہ ﷺ جنات سے اور انسانوں کی نظر سے پناہ مانگا کرتے تھے یہاں تک کہ معوذتین سورتیں (الفلق اور الناس) نازل ہوئیں، پس جب وہ نازل ہوئیں تو آپ ﷺ نے ان کے ساتھ دم کرنا شروع کیا اور ان کے علاوہ تمام دموں کو چھوڑ دیا۔" (۳)

گھر میں داخل ہوتے وقت اور کھانا کھاتے وقت بسم اللہ پڑھنا

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے اور داخل ہوتے وقت اللہ کا ذکر کرتا ہے (یعنی بِسْمِ اللّٰهِ پڑھتا ہے) اور کھانے کے وقت بھی اللہ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان (دوسرے اپنے ساتھیوں سے) کہتا ہے 'نہ تو (یہاں) تمہارے لیے رات کا قیام ہے اور نہ ہی رات کا کھانا۔ لیکن جب انسان گھر میں داخل ہوتے وقت اللہ کا نام نہیں لیتا تو شیطان

---

(۱) [مسلم (۸۰۷) كتاب صلاة المسافرين وقصرها : باب فضل الفاتحة وخواتيم سورة البقرة والحث على قراءة الآيتين من آخر البقرة ' بخاری (۴۰۰۸) ابو داود (۱۳۹۷) ترمذی (۲۸۸۱) نسائی فی السنن الکبری (۸۰۰۳/۵) ابن ماجة (۱۳۶۸) ' (۱۳۶۹) دارمی (۱۴۸۷) ابن حبان (۷۸۱) شرح السنة للبغوی (۱۱۹۹) احمد (۱۷۰۶۷)]

(۲) [بخاری (۳۲۷۵) ' (۲۳۱۱) كتاب بدء الخلق : باب صفة إبليس وجنوده ' نسائی فی السنن الکبری (۱۰۷۹۵)]

(۳) [صحيح : هداية الرواة (۲۸۲/۴) ترمذی (۲۰۵۸) كتاب الطب : باب ما جاء فی الرقية بالمعوذتين]

کہتا ہے تم نے (یہاں) رات کا قیام پالیا اور جب انسان کھانے کے وقت اللہ کا نام نہیں لیتا تو شیطان کہتا ہے تم نے رات کا قیام اور رات کا کھانا (دونوں کو) پالیا۔(۱)

مسجد میں داخلے کی دعا کا التزام

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص (مسجد میں داخلے کے وقت) یہ دعا پڑھتا ہے:

﴿ أَعُوذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ﴾

تو شیطان کہتا ہے یہ شخص سارا دن مجھ سے محفوظ ہو گیا ہے۔(۲)

بیت الخلاء میں داخلے کی دعا کا التزام

رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے ﴿ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ ﴾ "اے اللہ! میں خبیث جنوں اور خبیث چڑیلوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔"(۳)

شیطان سے اللہ کی پناہ مانگنے کی دعاؤں کا التزام

- ﴿ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ﴾
"میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ پکڑتا ہوں۔"(۴)

- ﴿ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ ﴾
"اللہ تعالیٰ کے پورے کلموں کے ذریعے سے ہر شیطان اور زہریلے ہلاک کرنے والے جانور سے اور ہر

---

(۱) [مسلم (۲۰۱۸) كتاب الأشربة : باب آداب الطعام والشراب وأحكامهما ' ابو داود (۳۷٦٥) كتاب الأطعمة : باب التسمية على الطعام ' ابن ماجه (۳۸۸۷) كتاب الدعاء : باب ما يدعو به اذا دخل بيته ' مسند احمد (۱۵۱۱۰) نسائى فى السنن الكبرى (٦٧٥٧/٤) وفى عمل اليوم والليلة (۱۷۸) صحيح ابن حبان (۸۱۹)]

(۲) [صحيح : صحيح ابو داود ' ابو داود (٤٦٦) كتاب الصلاة : باب فيما يقوله الرجل عند دخوله المسجد]

(۳) [بخارى (۱٤۲) كتاب الصلاة : باب ما يقول عند الخلاء ' الأدب المفرد (٦٩۲) مسلم (۳۷٥) أبو داود (٤) نسائى (۲۰/۱) ترمذى (٦'٥) ابن ماجة (۲۹۸) دارمى (۱۷۱/۱) ابن أبى شيبة (۱/۱) أبو يعلى (۳۹۰۲) ابن حبان (۱٤۰٤) بيهقى (۹٥/۱)]

(٤) [النحل : ۹۸]

نظر لگانے والی آنکھ سے پناہ مانگتا ہوں۔"(۱)

✦ ﴿ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ ﴾

"میں اللہ تعالیٰ کے کلماتِ تامہ کے ذریعے پناہ مانگتا ہوں' اس کے غضب سے' اس کے عذاب سے اور اس کے بندوں کے شر سے اور شیطانوں کے وسوسے سے اور ان کے میرے پاس حاضر ہونے سے۔"(۲)

✦ ﴿أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَأَ وَبَرَأَ وَمِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَعْرُجُ فِيهَا وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِي الْأَرْضِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ إِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمَنُ ﴾

"میں اللہ تعالیٰ کے ان مکمل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں جن سے نہ تو کوئی نیک تجاوز کرسکتا ہے اور نہ ہی کوئی بد' اس چیز کے شر سے جسے اس نے پیدا کیا' پھیلایا اور جسم دیا' اور اس چیز کے شر سے جو آسمان سے اترتی ہے' اور اس چیز کے شر سے جو اس میں چڑھتی ہے' اور اس چیز کے شر سے جسے اس نے زمین میں پھیلایا' اور اس چیز کے شر سے جو اس سے نکلتی ہے' اور رات اور دن کے فتنوں کے شر سے' اور رات کے وقت ہر آنے والے کے شر سے' سوائے اس کے جو خیر لے کر آئے' اے انتہائی مہربان!۔"(۳)

ہم بستری کے وقت دعا کا التزام

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس جاتے وقت یہ دعا پڑھے:

﴿ بِاسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا ﴾

---

(۱) [بخاری (۳۳۷۱) كتاب أحاديث الأنبياء : باب ' ابو داود (۴۷۳۷) كتاب السنة : باب فى القرآن ' ترمذی (۲۰۶۰) كتاب الطب : باب ما جاء فى الرقية من العين]

(۲) [حسن : صحیح ابو داود (۳۲۹۴) كتاب الطب : باب كيف الرقى ' ابو داود (۳۸۹۳) ترمذی (۳۵۲۸) كتاب الدعوات : باب دعا الفزع فى النوم]

(۳) [حسن : صحيح الترغيب والترهيب (۱۶۰۲) كتاب الذكر والدعاء : باب الترغيب فى كلمات يقولهن من يارق أو يفزع بالليل ' السلسلة الصحيحة (۸۴۰) صحيح الجامع الصغير (۷۴) مسند احمد (۴۱۹/۳) ابن السنى (۶۳۷) مجمع الزوائد (۱۲۷/۱۰)]

تو یقیناً اس جماع سے ان کے مقدر میں اولاد ہو گی تو شیطان اسے کبھی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔(۱)

صبح وشام کے اذکار کی اِن دعاؤں کا بطورِ خاص التزام

(1) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص دن میں سو مرتبہ یہ دعا پڑھے گا وہ اس دن شیطان کے حملے سے محفوظ رہے گا:

﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾(۲)

(2) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص روزانہ صبح وشام تین تین مرتبہ یہ دعا پڑھے گا اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکے گی:

﴿بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾(۳)

اذان سے شیطان بھاگتا ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب نماز کے لیے اذان دی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے اور اس کے لیے زور سے دُبر سے ہوا خارج کرنے کی آواز ہوتی ہے یہاں تک کہ وہ (اتنی دور چلا جاتا ہے کہ) اذان نہیں سنتا۔ پس جب اذان مکمل ہو جاتی ہے تو وہ واپس آ جاتا ہے۔ پھر جب اقامت کہی جاتی ہے تو وہ دوبارہ

---

(۱) [بخاری (۱٤۱) کتاب الوضوء : باب التسمية على كل حال وعند الوقاع ' مسلم (۱٤۳٤) کتاب النکاح : باب ما يستحب أن يقوله عند الجماع ' ابو داود (۲۱٦۱) کتاب النکاح : باب في جامع النكاح ' ترمذی (۱۰۹۲)]

(۲) [بخاری (٦٤۰۳) کتاب الدعوات : باب فضل التهليل ' مسلم (۲٦۹۱) کتاب الذكر والدعاء : باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء ' مؤطا (٤۸٦) کتاب القرآن : باب ما جاء في ذكر الله ' مسند احمد (۸۰۱٤) ترمذی (۳٤٦۸)]

(۳) [حسن صحيح : صحيح ترمذی ' ترمذی (۳۳۸۸) کتاب الدعوات : باب ما جاء في الدعاء اذا أصبح واذا أمسى ' ابو داود (۵۰۸۸) کتاب الأدب : باب ما يقول اذا أصبح ' ابن ماجه (۳۸٦۹) کتاب الدعاء : باب ما يدعو به الرجل اذا أصبح واذا أمسى ' مسند احمد (٤۱۸)]

پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے یہاں تک کہ جب اقامت مکمل ہو جاتی ہے تو وہ واپس آجاتا ہے۔(۱)

نماز میں شیطان سے بچاؤ کے لیے تعوذ پڑھ کر تین مرتبہ بائیں جانب تھوکنا

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! بلاشبہ شیطان میرے درمیان اور میری نماز اور قراءت کے درمیان حائل ہو جاتا ہے' وہ اس میں مجھ پر شک ڈالتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' وہ شیطان ہے اسے خنزب کہا جاتا ہے۔ پس جب تو اس کو محسوس کرے تو کہہ ﴿أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ﴾ "میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ پکڑتا ہوں۔" پھر تین مرتبہ اپنی بائیں جانب (ہلکا سا) تھوک دے۔ صحابی کہتے ہیں کہ میں نے ایسا ہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھ سے اس (شیطان کے وسوسے) کو دور کر دیا۔(۲)

ذکرِ الٰہی میں مشغولیت

ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ

﴿ إِنَّ الَّذِينَ اتَّقَوْاْ إِذَا مَسَّهُمْ طَائِفٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ تَذَكَّرُواْ فَإِذَا هُم مُّبْصِرُونَ ﴾
[الأعراف : ۲۰۱]

"یقیناً جو لوگ پرہیزگار ہیں جب ان کو کوئی شیطان کا خطرہ محسوس ہوتا ہے تو وہ ذکر میں لگ جاتے ہیں اور وہ فوراً سمجھ جاتے ہیں۔"

---

(۱) [بخاری (۶۰۸) کتاب الأذان : باب فضل التاذین ' مسلم (۳۸۹) کتاب الصلاۃ : باب فضل الأذان وھرب الشیطان ' موطا (۱۵۴) کتاب الصلاۃ : باب ما جاء فی النداء للصلاۃ ' ابو داود (۵۱۶) کتاب الصلاۃ : باب رفع الصوت بالأذان ' نسائی (۶۶۹) طیالسی (۲۳۴۵) ابن أبی شیبۃ (۲۲۹/۱) ابن حبان (۱۶) أبو عوانۃ (۳۳۴/۱) بغوی (۴۱۲) ابن خزیمۃ (۳۹۲) بیھقی (۴۳۲/۱)]

(۲) [مسلم (۲۲۰۳) کتاب السلام : باب التعوذ من شیطان الوسوسۃ فی الصلاۃ]

باب الادعية للامور السماوية — آسمانی اُمور کی دعاؤں کا بیان

بارش طلب کرنے کی دعائیں

(1) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان الفاظ میں بارش طلب کی:

﴿ اللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيثًا مَرِيئًا مَرِيعًا نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَيْرَ آجِلٍ ﴾

"اے اللہ! تو ہمیں ایسی بارش کے ساتھ سیراب کر جو مدد گار، خوش گوار، سرسبز کرنے والی اور نفع مند ہو، نقصان پہنچانے والی نہ ہو، جلدی ہو، دیر سے آنے والی نہ ہو۔"

جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب آپ ﷺ نے یہ دعا فرمائی تو آسمان نے ان پر بارش برسانی شروع کر دی۔(۱)

(2) عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بارش کا سوال کرتے تو کہتے:

﴿ اللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهَائِمَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَأَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ ﴾

"اے اللہ اپنے بندوں اور چوپایوں کو پانی پلا اور اپنی رحمت کو پھیلا دے اور اپنے مردہ (یعنی بنجر) شہر کو زندہ کر دے۔"(۲)

(3) صحیح بخاری کی ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے یوں بارش کا سوال کیا:

﴿ اللّٰهُمَّ أَغِثْنَا اللّٰهُمَّ أَغِثْنَا اللّٰهُمَّ أَغِثْنَا ﴾

"اے اللہ! ہمیں بارش دے، اے اللہ! ہمیں بارش دے، اے اللہ! ہمیں بارش دے۔"(۳)

(4) ایک روایت میں ہے نبی کریم ﷺ نے بارش مانگنے کے لیے یہ دعا فرمائی:

﴿ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ اللّٰهُمَّ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ أَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ

---

(۱) [صحیح : صحیح ابو داود ' ابو داود (۱۱۶۹) كتاب الصلاة : باب رفع اليدين في الإستسقاء ' مستدرك حاكم (۳۲۷/۱) بيهقی (۳۵۵/۳) امام حاکمؒ نے اسے صحیح کہا ہے اور امام ذہبیؒ نے ان کی موافقت کی ہے۔ شیخ سلیم ہلالی نے اس روایت کو صحیح کہا ہے۔[التعليق على الأذكار للنووی (۴۰۹/۱)]

(۲) [حسن : صحيح ابو داود ' ابو داود (۱۱۷۶) كتاب الصلاة : باب رفع اليدين في الاستسقاء ' موطا (۱۹۰/۱ـ۱۹۱)]

(۳) [بخاری (۱۰۱۴) كتاب الجمعة : باب الاستسقاء في خطبة الجمعة ' مسلم (۸۹۷) كتاب صلاة الاستسقاء : باب الدعاء في الاستسقاء]

مَا اَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَبَلَاغًا إِلَى حِينٍ ﴾

اس دعا کا ترجمہ اور حوالہ گزشتہ باب "عبادات سے متعلقہ دعاؤں کا بیان" میں ملاحظہ فرمائیے۔

(5) قوم میں اگر کوئی بزرگ صالح آدمی موجود ہو تو اس سے بارش کی دعا کرانا مستحب ہے' جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب کبھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں قحط پڑتا تو عمر رضی اللہ عنہ حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے وسیلہ سے دعا کرتے اور فرماتے:

﴿اللّٰهُمَّ إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا فَتَسْقِينَا وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا﴾

"اے اللہ! پہلے ہم تیرے پاس اپنے نبی کا وسیلہ لایا کرتے تھے' تو تو پانی برساتا تھا۔ اب ہم (اپنے نبی ﷺ کی وفات کے بعد) نبی ﷺ کے چچا کو وسیلہ بناتے ہیں تو تو ہم پر پانی برسا۔"

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ پھر خوب بارش برستی۔(۱)

(6) قحط سالی کے خاتمے اور بارش کے حصول کے لیے کثرت کے ساتھ استغفار کرنا چاہیے' قرآن میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

﴿ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُم مِّدْرَارًا ﴾ [نوح: ۱۰۔۱۱]

"اپنے رب سے استغفار کرو' وہ یقیناً بڑا بخشنے والا ہے۔ وہ تم پر آسمان کو خوب برستا ہوا چھوڑ دے گا۔"

اس آیت کی تفسیر میں ہے کہ حسن بصریؒ کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ ان سے آکر کسی نے قحط سالی کی شکایت کی تو انہوں نے اسے استغفار کی تلقین کی۔(۲)

بادل اٹھتے ہوئے دیکھ کر یہ دعا پڑھنی چاہیے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ جب اُفق آسمان میں بادل اٹھتے ہوئے دیکھتے تو سارے کام چھوڑ دیتے خواہ نماز میں ہی ہوتے' پھر فرماتے:

﴿ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا ﴾

"اے اللہ! میں اس کے شر سے تیری پناہ پکڑتا ہوں۔"(۳)

---

(۱) [بخاری (۱۰۱۰) كتاب الجمعة : باب سؤال الناس الامام الاستسقاء اذا قحطوا]

(۲) [أيسر التفاسير' بحواله أحسن البيان (ص ۱۶۳٤)]

(۳) [صحيح : صحيح ابو داود' ابو داود (۵۰۹۹) كتاب الأدب : باب ما يقول اذا هاجت الريح' ابن ماجه (۳۸۸۹) كتاب الدعاء : باب ما يدعو به الرجل اذا رأى السحاب والمطر' مسند احمد (۱۹۰/٦) نسائى فى عمل اليوم والليلة (۹۱٤۔۹۱۵)]

تیز آندھی اور ہوائیں چلیں تو یہ دعائیں پڑھنی چاہئیں

(1) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' ہوا اللہ کی رحمت ہے' اس کی رحمت لے کر آتی ہے اور (کبھی) اس کا عذاب بھی لے کر آتی ہے' پس جب تم اسے دیکھو تو اسے برا بھلا مت کہو بلکہ اللہ تعالیٰ سے اس کی خیر و بھلائی کا سوال کرو اور اس کے شر سے اللہ کی پناہ طلب کرو۔(۱)

(2) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ جب تیز آندھی چلتی تو نبی کریم ﷺ یہ دعا فرماتے تھے:

﴿ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيهَا وَخَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ ﴾

"اے اللہ! میں تجھ سے اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس چیز کی بھلائی کا جو اس میں ہے اور اس چیز کی بھلائی کا جس کے ساتھ اسے بھیجا گیا ہے اور میں تجھ سے اس کے شر سے پناہ مانگتا ہوں اور اس چیز کے شر سے جو اس میں ہے اور اس چیز کے شر سے جس کے ساتھ اسے بھیجا گیا ہے۔"(۲)

(3) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' ہوا کو برا بھلا مت کہو اور اگر تم کوئی ناگوار بات (یعنی تیز آندھی وغیرہ) دیکھو تو یوں کہو:

﴿ اللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هَذِهِ الرِّيحِ وَخَيْرِ مَا فِيهَا وَخَيْرِ مَا أُمِرَتْ بِهِ وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هَذِهِ الرِّيحِ وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا أُمِرَتْ بِهِ ﴾

"اے اللہ! ہم تجھ سے اس ہوا کی خیر کا سوال کرتے ہیں اور اس چیز کی خیر کا جو اس میں ہے اور اس چیز کی خیر کا جس کا اسے حکم دیا گیا ہے اور ہم تجھ سے اس ہوا کے شر سے پناہ مانگتے ہیں اور اس چیز کے شر سے جو اس میں ہے اور اس چیز کے شر سے جس کا اسے حکم دیا گیا ہے۔"(۳)

---

(۱) [صحیح : صحیح ابو داود' ابو داود (۵۰۹۷) کتاب الأدب : باب ما یقول اذا هاجت الریح ' ابن ماجه (۳۷۲۷) کتاب الأدب : باب النهی عن سب الریح ' الأدب المفرد للبخاری (۷۲۰)]

(۲) [مسلم (۸۹۹) کتاب صلاة الاستسقاء : باب التعوذ عند رؤیة الریح والغیم والفرح بالمطر ' ابو داود (۵۰۹۸) نسائی فی السنن الکبری (۱۸۳۱) مسند احمد (۲٤٤۰۱) ابن حبان (٦٥۸) بیهقی (۳٦۱/۳)]

(۳) [حسن صحیح : صحیح ترمذی' ترمذی (۲۲۵۲) کتاب الفتن : باب ما جاء فی النهی عن سب الریح' بخاری فی الأدب المفرد (۷۱۹) نسائی فی عمل الیوم واللیلة (۹۳۳) ابن السنی فی عمل الیوم واللیلة (۲۹۹) مسند احمد (۱۲۳/۵) مستدرك حاکم (۲۷۲/۲)]

(4) حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب تیز ہوائیں چلتیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے:

﴿ اَللّٰهُمَّ لَقِحًا لَا عَقِيْمًا ﴾

''اے اللہ! (یہ ہوا) پانی برسانے والی ہو' پانی سے خالی نہ ہو۔'' (۱)

☐ جس روایت میں ہے کہ جب تیز ہوائیں چلتیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم گھٹنوں کے بل بیٹھ جاتے اور یہ دعا فرماتے ﴿اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا رَحْمَةً وَلَا تَجْعَلْهَا عَذَابًا ' اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا رِيَاحًا وَلَا تَجْعَلْهَا رِيْحًا﴾ وہ ضعیف ہے۔(۲)

بادل گرجیں تو یہ دعا پڑھنی چاہیے

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ جب بادل گرجنے کی آواز سنتے تو باتیں چھوڑ دیتے اور کہتے:

﴿ سُبْحَانَ الَّذِي يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِ ﴾

''پاک ہے وہ ذات جس کی گرج بھی تسبیح بیان کرتی ہے اس کی تعریف کے ساتھ اور فرشتے (بھی اس کی تسبیح بیان کرتے ہیں) اس کے ڈر سے۔'' (۳)

☐ جس روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بادل گرجنے کی آواز سن کر یہ دعا پڑھتے ﴿ اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ ﴾ وہ ضعیف ہے۔(۴)

جب بارش شروع ہو جائے تو یہ دعا پڑھنی چاہیے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بارش دیکھتے تو یہ دعا فرماتے:

---

(۱) [حسن : صحيح الجامع الصغير (٤٦٧٠) السلسلة الصحيحة (٢٠٥٨) بخاری فی الأدب المفرد (٧١٨) مستدرك حاكم (٢٨٥/٤) ابن السنی فی عمل اليوم والليلة (٣٠٠)]

(۲) [ضعيف جدا : ضعيف الجامع الصغير (٤٤٦١) المشكاة (١٥١٩) السلسلة الضعيفة (٤٢١٧) روه الشافعی فی الأم (٢٥٣/١)]

(۳) [صحيح موقوف : الأدب المفرد بتحقيق ألبانی (٧٢٣) موطا (٩٩٢/٢) ' (١٥٧٦) كتاب الجامع : باب القول اذا سمعت الرعد ' الأدب المفرد للبخاری (٧٢٣) بيهقی (٣٦٢/٣) ابن أبی شيبة (٢١٥/١٠) شیخ سلیم ہلالی نے اس روایت کو موقوفا صحیح کہا ہے۔[التعليق على الأذكار للنووی (٤١٧/١)]]

(۴) [ضعيف : ضعيف ترمذی ' ترمذی (٣٤٥٠) كتاب الدعوات : باب ما يقول اذا سمع الرعد ' الأدب المفرد (٧٢١) نسائی فی عمل اليوم والليلة (٩٢٨) مسند احمد (١٠٠/٢) ابن السنی فی عمل اليوم والليلة (٣٠٤) مستدرك حاكم (٢٨٦/٤) بيهقی (٣٦٢/٣) ابن ابی شيبة (٢١٦/١٠) طبرانی كبير (٢٤٥/١٢) اس روایت کی سند میں ابو مطر راوی مجہول ہے۔امام نوویؒ نے اس روایت کو ضعیف کہا ہے' جیسا کہ امام شوکانیؒ نے نقل فرمایا ہے۔[تحفة الذاكرين (ص ١٧٤)]]

﴿ اللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا ﴾

"اے اللہ! اس بارش کو نفع مند بنا دے۔"(۱)

☐ یاد رہے کہ نزولِ بارش کے وقت دعا قبول کی جاتی ہے اس لیے اس وقت کثرت کے ساتھ دنیا و آخرت کی بھلائی کی دعا کرنی چاہیے۔(۲)

جب بارش کی شدت سے نقصان کا اندیشہ ہو تو یہ دعا پڑھنی چاہیے

ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کی دعا پر اس قدر بارش ہوئی کہ مال ہلاک ہو گئے اور راستے بند ہو گئے تو آپ ﷺ سے (دوبارہ) درخواست کی گئی کہ بارش رک جانے کی دعا کیجیے تو آپ ﷺ نے یہ دعا فرمائی:

﴿اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اللّٰهُمَّ عَلَى الْآكَامِ وَالْجِبَالِ وَالْآجَامِ وَالظِّرَابِ وَالْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ﴾

"اے اللہ! ہمارے ارد گرد بارش برسا' ہم سے اسے روک دے' اے اللہ! ٹیلوں' پہاڑوں' پہاڑیوں' وادیوں اور باغوں کو سیراب کر۔"

جب آپ ﷺ نے یہ دعا فرمائی تو بارش ختم ہو گئی اور دھوپ نکل آئی۔(۳)

بارش کے بعد کیا کہنا چاہیے؟

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں حدیبیہ کے مقام پر صبح کی نماز پڑھائی اور رات کو بارش ہو چکی تھی۔ نماز سے فارغ ہو کر آپ ﷺ نے لوگوں کی طرف منہ کیا اور فرمایا' معلوم ہے تمہارے رب نے کیا فرمایا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا' اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے رب نے فرمایا ہے:

﴿أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ فَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهِ فَذَلِكَ

---

(۱) [بخاری (۱۰۳۲) كتاب الجمعة : باب ما يقال اذا مطرت ' ابن ماجه (۳۸۹۰) كتاب الدعاء : باب ما يدعو به الرجل اذا رأى السحاب والمطر]

(۲) [حسن : السلسلة الصحيحة (۱٤٦۹)]

(۳) [بخاری (۱۰۱۳) كتاب الجمعة : باب الاستسقاء في المسجد الجامع ' مسلم (۸۹۷) كتاب صلاة الاستسقاء : باب الدعاء في الاستسقاء ' ابو داود (۱۱۷٤) كتاب الصلاة : باب رفع اليدين في الاستسقاء ' نسائی (۱۵۱٦) وفي السنن الكبرى (۱۸۲۲) ابن حبان (۲۸۵۷) ابن خزيمة (۱٤۲۳) بغوی فی شرح السنة (۱۱٦٦) أبو يعلى (۳۳۳٤) مؤطا (٤۵۰) مسند احمد (۱۳۰۱۵)]

مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ وَأَمَّا مَنْ قَالَ بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذَلِكَ كَافِرٌ بِي وَمُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ ﴾

''صبح ہوئی تو میرے کچھ بندے مجھ پر ایمان لائے اور کچھ نے میرے ساتھ کفر کیا' پس جس نے کہا کہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے بارش ہوئی تو وہ مجھ پر ایمان لانے والا ہے اور ستاروں کا انکار کرنے والا ہے اور جس نے کہا کہ فلاں فلاں ستارے کی وجہ سے بارش ہوئی تو وہ میرے ساتھ کفر کرنے والا ہے اور ستاروں پر ایمان رکھنے والا ہے۔'' (۱)

جب سورج یا چاند کو گہن لگے تو کیا کہنا چاہیے؟

جب سورج یا چاند کو گہن لگے تو نمازِ کسوف ادا کرنی چاہیے۔(۲) اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنی چاہیے' اللہ تعالیٰ کی کبریائی بیان کرنی چاہیے اور صدقہ و خیرات کرنا چاہیے۔ فرمانِ نبوی ہے کہ

﴿إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَادْعُوا اللَّهَ وَكَبِّرُوا وَصَلُّوا وَتَصَدَّقُوا ﴾

''بلاشبہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں' یہ کسی کی موت و حیات کی وجہ سے گہن زدہ نہیں ہوتے۔ پس جب تم اسے (یعنی گہن کو) دیکھو تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرو' تکبیریں کہو' نماز پڑھو اور صدقہ و خیرات کرو۔'' (۳)

چاند کی طرف دیکھ کر یہ دعا پڑھنی چاہیے

﴿ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ هَذَا الْغَاسِقِ ﴾

''اس (اندھیرے میں آنے والے) چاند کے شر سے میں اللہ کی پناہ پکڑتا ہوں۔'' (٤)

---

(۱) [بخاری (٨٤٦) کتاب الأذان : باب یستقبل الامام الناس اذا سلم ' مسلم (٧١) کتاب الایمان : باب بیان کفر من قال مطرنا بالنوء ' مسند احمد (١٧٠٦٠) ابو داود (٣٩٠٦) نسائی (١٥٢٤) عبد الرزاق (٢١٠٠٣) ابن حبان (١٨٨) ابن منده (٥٠٣) حمیدی (٨١٣) طبرانی کبیر (٥٢١٣)]

(۲) [نمازِ کسوف کی تفصیل کے لیے راقم الحروف کی کتاب " نماز کی کتاب " ملاحظہ فرمائیے۔]

(۳) [بخاری (١٠٤٤) کتاب الجمعة : باب الصدقة فی الکسوف ' مسلم (٩٠١) کتاب الکسوف : باب صلاة الکسوف ' مؤطا (٤٤٤) کتاب صلاة الکسوف : باب العمل فی صلاة الکسوف ' مسند احمد (٢٤٥٢٧) أبو داود (١١٧٧) کتاب الصلاة : باب صلاة الکسوف ' ترمذی (٥٦١) کتاب الجمعة : باب ما جاء فی صلاة الکسوف ' ابن ماجه (١٢٦٣) ابن حبان (٢٨٤١) ابن خزیمة (١٣٧٩) دارقطنی (٦٢/٢) بغوی (١١٤٢)]

(٤) [حسن صحیح : صحیح ترمذی ' ترمذی (٣٣٦٦) کتاب تفسیر القرآن : باب ومن سورة المعوذتین ' مسند احمد (٢٣١٨٧)]

باب الادعية لشدة الاحوال — سخت حالات کی دعاؤں کا بیان

تکلیف و پریشانی میں یہ دعائیں پڑھنی چاہئیں

(1) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ تنگ اور سخت حالات میں یہ دعا پڑھتے تھے:

﴿ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ ﴾

"نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے، وہ عظمت والا بردبار ہے، نہیں ہے کوئی معبودِ برحق سوائے اللہ کے، وہ عرشِ عظیم کا رب ہے، نہیں ہے کوئی معبودِ برحق سوائے اللہ کے، وہ آسمانوں، زمین اور عرشِ کریم کا رب ہے۔" (۱)

(2) جب بھی رسول اللہ ﷺ کسی کام کی وجہ سے پریشان ہوتے تو یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

﴿ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ ﴾

"اے زندۂ جاوید! اے کائنات کے نگران! میں تیری ہی رحمت کے ذریعے سے مدد مانگتا ہوں۔" (۲)

(3) فرمانِ نبوی ہے کہ شدتِ غم میں مبتلا شخص یہ دعا پڑھے:

﴿ اللَّهُمَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُو فَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ وَأَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ ﴾

"اے اللہ! میں تیری رحمت کی ہی امید رکھتا ہوں، پس تو مجھے آنکھ جھپکنے کے برابر بھی میرے نفس

---

(۱) [بخاری (٦٣٤٦) كتاب الدعوات : باب الدعاء عند الكرب، مسلم (٢٧٣٠) كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار : باب دعاء الكرب، احمد (١٩٠٨) ترمذی (٣٤٣٥) كتاب الدعوات : باب ما جاء ما يقول عند الكرب، ابن ماجه (٣٨٨٣) كتاب الدعاء : باب الدعاء عند الكرب، نسائی فی السنن الكبرى (١٠٤٨٧) طيالسی (٢٦٥١)]

(۲) [حسن : صحيح الجامع الصغير للألبانی (٤٧٧٧) ترمذی (٣٥٢٤) كتاب الدعوات : باب، صحيح الترغيب والترهيب (٦٦١) كتاب النوافل : باب الترغيب فی آيات وأذكار يقولها اذا أصبح اذا أمسى، السلسلة الصحيحة (٢٢٧)]

کے سپرد نہ کرنا اور میرے لیے میرے سب کام درست فرما دے' نہیں ہے کوئی معبود مگر توہی۔"(۱)

(4) حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا' کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھاؤں جسے تو تکلیف اور پریشانی کے وقت کہے (پھر آپ ﷺ نے یہ کلمات سکھائے):

﴿ اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا ﴾

"اللہ' اللہ' میرا رب ہے' میں اس کے ساتھ کچھ بھی شرک نہیں کرتا۔"(۲)

(5) ﴿ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ﴾

"ہمیں اللہ ہی کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔"

یہ دعا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس وقت پڑھی تھی جب انہیں آگ میں پھینکا گیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے آگ کو ٹھنڈک اور سلامتی والی بنا دیا تھا۔(۳)

(6) ﴿ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ ﴾

"نہیں ہے کوئی معبود مگر توہی' تو پاک ہے' یقیناً میں ظالموں میں سے تھا۔"

یہ دعا حضرت یونس علیہ السلام نے اس وقت پڑھی تھی جب وہ مچھلی کے پیٹ میں تھے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں وہاں سے نجات عطا فرمائی تھی۔ اس لیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو بھی مسلمان شخص ان الفاظ کے ذریعے کوئی دعا کرے گا تو اللہ تعالیٰ ضرور قبول فرمائیں گے۔(۴) ایک دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں جسے کوئی بھی شخص اگر مشکل و پریشانی میں پڑھے گا تو ضرور اس کی

---

(۱) [حسن : صحیح ابو داود' ابو داود (۵۰۹۰) کتاب الأدب : باب ما یقول اذا أصبح' صحیح الجامع الصغیر (۳۳۸۸) صحیح الترغیب والترهیب (۱۸۲۳) کتاب البیوع وغیرها : باب الترغیب فی کلمات یقولهن المدیون والمهموم والمکروب' الأدب المفرد (۷۰۱) مسند احمد (۴۲/۵)]

(۲) [صحیح : صحیح ابو داود' ابو داود (۱۵۲۵) کتاب الصلاة : باب فی الاستغفار' ابن ماجه (۳۸۸۲) کتاب الدعاء : باب الدعاء عند الکرب' نسائی فی عمل الیوم واللیلة (۶۵۱) ابن حبان (۲۳۷۰۔الموارد) ابن السنی فی عمل الیوم واللیلة (۳۴۴)]

(۳) [بخاری (۴۵۶۳) کتاب تفسیر القرآن : باب قوله تعالیٰ ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوهم]

(۴) [صحیح : صحیح الجامع الصغیر (۶۶۰۵) ترمذی (۳۵۰۵) کتاب الدعوات : باب ما جاء فی عقد التسبیح بالید' صحیح الترغیب والترهیب (۱۶۴۴) کتاب الدعاء : باب الترغیب فی کلمات یستفتح بها الدعاء' السلسلة الصحیحة (۱۷۴۴)]

پریشانی دور کی جائے گی اور وہ کلمہ میرے بھائی حضرت یونس علیہ السلام کا ہے (مراد یہی دعا ہے)۔(۱)

☐ جس روایت میں مذکور ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کو کوئی معاملہ پریشان کرتا تو آسمان کی طرف نظر اٹھا کر کہتے ﴿ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ ﴾ وہ ضعیف ہے۔(۲)

مشکل کام میں آسانی کے لیے یہ دعا پڑھنی چاہیے

کسی بھی مشکل کام کی آسانی کے لیے رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا سکھائی ہے:

﴿ اَللّٰھُمَّ لَا سَھْلَ اِلَّا مَا جَعَلْتَهُ سَھْلًا وَأَنْتَ تَجْعَلُ الْحُزْنَ اِذَا شِئْتَ سَھْلًا ﴾

"اے اللہ! کوئی کام آسان نہیں ہے مگر وہی جسے تو آسان کردے اور مشکل کام کو تو جب چاہے آسان کر دیتا ہے۔"(۳)

جب انسان کسی چیز سے خوف یا گھبراہٹ محسوس کرے تو اسے یہ دعائیں پڑھنی چاہیے

(1) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب آپ ﷺ کو کوئی چیز خوف میں مبتلا کرتی تو آپ کہتے:

﴿ ھُوَ اللّٰہُ، اللّٰہُ رَبِّیْ، لَا شَرِیْكَ لَهُ ﴾

"وہ اللہ، اللہ میرا رب ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔"(٤)

(2) گھبراہٹ کے وقت رسول اللہ ﷺ نے یہ کلمات سکھائے ہیں:

﴿ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَشَرِّ عِبَادِہٖ وَمِنْ ھَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ ﴾

---

(۱) [حسن لغیرہ: ابن السنی فی عمل الیوم واللیلة (٣٤٤) شیخ سلیم ہلالی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔ [التعلیق علی الأذکار للنووی (٢٩٨)]

(۲) [ضعیف جدا: ضعیف ترمذی، ترمذی (٣٤٣٦) کتاب الدعوات: باب ما جاء ما یقول عند الکرب، ابن السنی فی عمل الیوم واللیلة (٣٤٠) اس روایت کی سند میں ابراہیم بن فضل مخزومی راوی متروک ہے۔ شیخ سلیم ہلالی نے بھی اس روایت کی سند کو بہت زیادہ ضعیف کہا ہے۔ [التعلیق علی الأذکار للنووی (٢٩٦/١)]

(۳) [صحیح: صحیح ابن حبان (٢٤٢٧۔ الموارد) ابن السنی (٣٥١) الأذکار للنووی (ص/١٠٦) حافظ ابن حجرؒ اور شیخ عبد القادر ارناؤوط نے اس روایت کو صحیح کہا ہے۔ شیخ سلیم ہلالی نے بھی اسے صحیح کہا ہے۔ [التعلیق علی الأذکار للنووی (٣٠٥/١)]

(٤) [صحیح: نسائی فی عمل الیوم واللیلة (٦٥٧) ابن السنی فی عمل الیوم واللیلة (٣٣٧) شیخ سلیم ہلالی نے اس کی سند کو صحیح کہا ہے۔ [التعلیق علی الأذکار للنووی (٢٩٩/١)]

"میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کے ذریعے سے اس کی ناراضی اور اُس کی سزا سے اور اس کے بندوں کے شر اور شیطانوں کے وسوسہ ڈالنے' گناہوں پر اُبھارنے اور اُکسانے سے اور اس بات سے کہ وہ (شیطان) میرے پاس آئیں (اور مجھے بہکائیں)۔"(۱)

غمگین انسان کو اپنا غم دور کرنے کے لیے یہ دعائیں پڑھنی چاہیے

(1) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جو شخص بھی کسی پریشانی اور غم میں مبتلا ہو اور وہ یہ دعا پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُس کی پریشانی اور غم دور فرمادیں گے:

﴿ اللَّهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ نَاصِيَتِي بِيَدِكَ مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُكَ اَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ اَوْ أَنْزَلْتَهُ فِي كِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَهُ اَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ اَوْ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِيعَ قَلْبِي وَنُورَ صَدْرِي وَجِلَاءَ حُزْنِي وَذَهَابَ هَمِّي ﴾

"اے اللہ! بے شک میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے بندے اور تیری باندی کا بیٹا ہوں' میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے' مجھ میں تیرا ہی حکم جاری ہے' تیرا فیصلہ میرے حق میں انصاف پر مبنی ہے' میں ہر اس نام کے ذریعے سوال کرتا ہوں جو تو نے خود اپنے لیے رکھا ہے یا تو نے اسے اپنی کتاب میں نازل فرمایا ہے یا تو نے وہ اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا ہے یا تو نے اسے علم غیب میں اپنے پاس رکھنے کے لیے خاص کر لیا ہے' (میری درخواست یہ ہے کہ) تو قرآن کو میرے دل کی بہار' میرے سینے کا نور اور میرے غموں اور پریشانیوں کا علاج بنا دے۔"(۲)

(2) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے:

﴿ اللَّهُمَّ إِنِّي اَعُوذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ ﴾

"اے اللہ! میں فکر' غم' عاجزی' کاہلی' بزدلی' بخیلی' قرض کے بوجھ اور لوگوں کے تسلط سے تیری پناہ

---

(۱) [حسن : السلسلة الصحيحة (٢٦٤) صحيح ابو داود ' ابو داود (٣٨٩٣) كتاب الطب : باب كيف الرقى ' نسائى فى عمل اليوم والليلة (٧٦٥) مسند احمد (١٨١/٢)]

(۲) [صحيح : صحيح الترغيب والترهيب (١٨٢٢) كتاب البيوع : باب الترغيب فى كلمات يقولهن المديون والمهموم والمكروب ' السلسلة الصحيحة (١٩٩) الكلم الطيب للألبانى (١٢٤) مسند احمد (٣٩١/١) ابن حبان (٢٣٧٢) حاكم (٥٠٩/١) ابن ابى شيبة (٢٥٣/١٠) طبرانى كبير (١٠٣٥٢) أبو يعلى (١٩٨/٩)]

پکڑتا ہوں۔''(۱)

جب انسان کسی قوم سے خائف ہو تو اسے یہ دعا پڑھنی چاہیے۔

﴿ اللّٰهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُورِهِمْ وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ ﴾

اس دعا کا ترجمہ اور حوالہ گزشتہ باب ''عبادات سے متعلقہ دعاؤں کا بیان'' کے تحت ملاحظہ فرمائیے۔

جب انسان لوگوں سے خائف ہو تو اسے یہ دعا پڑھنی چاہیے

﴿ اللّٰهُمَّ اكْفِنِيهِمْ بِمَا شِئْتَ ﴾

''اے اللہ! تو جس طرح چاہے مجھے ان سے کافی ہو جا۔''(۲)

جب انسان بادشاہ کے ظلم سے خائف ہو تو اسے یہ دعا پڑھنی چاہیے

﴿ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ، كُنْ لِيْ جَارًا مِّنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ وَ أَحْزَابِهِ مِنْ خَلَائِقِكَ أَنْ يَّفْرُطَ عَلَيَّ أَحَدٌ مِّنْهُمْ أَوْ يَطْغٰى ، عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ ﴾

''اے اللہ! ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کے رب! تو مجھے اپنی مخلوق میں سے فلاں بن فلاں اور اس کے لشکروں سے اس بات سے پناہ دینے والا بن جا کہ ان میں سے کوئی ایک بھی مجھ پر زیادتی یا سرکشی کرے، تیری پناہ مضبوط اور تیری تعریف عظیم ہے اور تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں۔''(۳)

جب انسان کو کوئی نقصان یا مصیبت پہنچے تو کیا کہے؟

(1) فرمانِ نبوی ہے کہ اگر تمہیں کوئی نقصان پہنچے تو یوں نہ کہو کہ اگر میں اس طرح کرتا تو اس طرح ہوتا بلکہ کہو﴿ قَدَّرَ اللّٰهُ وَ مَا شَاءَ فَعَلَ ﴾ ''اللہ تعالیٰ نے (اسی طرح) تقدیر میں لکھا تھا اور اس نے جو چاہا کر دیا۔'' یقیناً لَوْ (یعنی اگر) کا لفظ شیطان کا عمل کھول دیتا ہے۔(٤)

---

(۱) [بخاری (٦٣٦٩) کتاب الدعوات : باب الاستعاذة من الجبن والکسل کسالی وکسالی واحد، مسلم (٢٧٠٦) کتاب الذکر والدعاء : باب التعوذ من العجز والکسل وغیره، مسند احمد (١٢١١٤) الأدب المفرد (٦٧١) نسائی فی السنن الکبری (٧٨٨٨) ابن حبان (١٠٠٩) بغوی (١٣٥٥)]

(۲) [مسلم (٣٠٠٥) کتاب الزهد والرقائق : باب قصة أصحاب الأخدود والساحر والراهب والغلام، ترمذی (٣٣٤٠) مسند احمد (٢٣٩٨٦)]

(۳) [صحیح : صحیح الأدب المفرد للألبانی (٥٤٥)]

(٤) [مسلم (٢٦٦٤) کتاب القدر : باب فی الأمر بالقوة وترک العجز والاستعانة بالله، ابن ماجه (٧٩) مقدمة : باب فی القدر، مسند احمد (٨٧٩٩) ابن حبان (٥٧٢٢) بیهقی (٨٩/١٠)]

(2) ایک روایت میں ہے کہ جو شخص مصیبت کے وقت یہ دعا پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس دعا کی برکت سے اسے اس مصیبت و نقصان کے عوض اس سے بہتر چیز عطا فرمائیں گے:

﴿ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ، اللّٰهُمَّ أْجُرْنِي فِي مُصِيبَتِي وَأَخْلِفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا ﴾

''ہم تو خود اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ اے اللہ! مجھے میری مصیبت میں اجر عطا فرما اور مجھے بدلے میں اس سے بہتر عطا کر۔'' (۱)

☐ جس روایت میں ہے کہ جب انسان پر کوئی کام غالب آجائے تو وہ یہ دعا پڑھے ﴿ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ﴾ وہ روایت ضعیف ہے۔(۲)

اسی طرح جس روایت میں ہے کہ جسے اللہ تعالیٰ اہل و عیال' مال یا اولاد میں کوئی نعمت عطا کرے اور وہ کہے ﴿ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ﴾ تو وہ ان میں موت کے علاوہ کوئی آفت و مصیبت نہیں دیکھے گا۔ وہ بھی ضعیف ہے۔(۳)

جس انسان کو کوئی موذی جانور ڈس جائے اس پر کیا پڑھا جائے؟

اصحاب رسول ﷺ کا ایک گروہ دورانِ سفر کسی علاقے سے گزرا۔ اس علاقے کے سردار کو کسی موذی جانور نے ڈس لیا تھا' بہت کوشش کے باوجود بھی اس کا علاج نہیں ہو رہا تھا' تو انہوں نے صحابہ کی جماعت سے علاج کی درخواست کی۔ اس پر ایک صحابی نے اس پر **سورۂ فاتحہ** پڑھ کر دم کیا تو وہ اچھا ہو گیا۔ جب رسول اللہ ﷺ کو اس واقعے کی خبر دی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿ وَمَا يُدْرِيكَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ ﴾

---

(۱) [مسلم (۹۱۸) كتاب الجنائز : باب ما يقال عند المصيبة ' احمد (١٦٣٤٣) تحفة الأشراف (١٨٢٤٨)]

(۲) [ضعيف : ضعيف ابو داود ' ابو داود (٣٦٢٧) كتاب الأقضية : باب الرجل يحلف على حقه ' ابن السني في عمل اليوم والليلة (٣٥)۔ شیخ سلیم ہلالی نے اسے ضعیف کہا ہے۔[التعليق على الأذكار للنووى (٣٠٥/١)]

(۳) [ضعيف : الكلم الطيب للألباني (١٣٩) ابن السني في عمل اليوم والليلة (٣٥٩) طبراني صغير (٢١٢/١)] اس روایت کی سند ضعیف ہے اور اس کی دو علتیں ہیں؛ ایک یہ کہ اس میں عیسیٰ بن عون راوی ہے جس کی حدیث صحیح نہیں جیسا کہ امام ازدیؒ فرمایا ہے اور دوسری یہ کہ اس میں عبدالملک بن زرارہ راوی ضعیف ہے جیسا کہ امام ہیثمیؒ نے فرمایا ہے۔[مجمع الزوائد (١٤٠/١٠)]

"تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ یہ سورت (یعنی سورۂ فاتحہ) دم ہے۔"(۱)

غصے کی حالت میں کیا کہا جائے؟

غصے پر قابو پانے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے متقین کی ایک صفت یہ بھی بیان فرمائی ہے کہ "وہ اپنے غصے پر قابو پانے والے ہیں۔" [آل عمران : ١٣٤] اور ایک حدیث میں نبی ﷺ کا فرمان ہے کہ جو شخص غصہ پی جائے حالانکہ وہ اسے نافذ کرنے پر بھی قادر ہو تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے تمام مخلوقات کے سامنے بلائیں گے اور اختیار دیں گے کہ جنتی عورتوں میں سے جس کا چاہے انتخاب کر لے۔(۲)

غصہ دور کرنے کے لیے رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا سکھائی ہے:

﴿ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ﴾

"میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ پکڑتا ہوں۔"(۳)

سخت حالات میں دین پر ثابت قدمی کی دعا

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بکثرت یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

﴿ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ ﴾

"اے دلوں کو پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت کر دے۔"(٤)

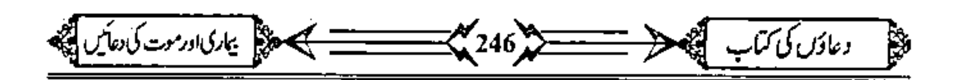
---

(۱) [بخاری (٥٧٤٩) كتاب الطب : باب النفث فى الرقية ' مسلم (٢٢٠١) كتاب السلام : باب جواز أخذ الأجرة على الرقية بالقرآن والأذكار]

(۲) [حسن : صحيح ابو داود ' ابو داود (٤٧٧٧) كتاب الأدب : باب من كظم غيظا ' ترمذى (٢٠٢١) كتاب البر والصلة : باب فى كظم الغيظ ' ابن ماجه (٤١٨٦) كتاب الزهد : باب الحلم]

(۳) [بخارى (٣٢٨٢) كتاب بدء الخلق : باب صفة إبليس وجنوده ' مسلم (٢٦١٠) كتاب البر والصلة والآداب : باب فضل من يملك نفسه عند الغضب ' ابو داود (٤٧٨١) كتاب الأدب : باب ما يقال عند الغضب ' ابن أبى شيبة (٥٣٣/٨) ابن حبان (٥٦٩٢) حاكم (٣٦٤٩/٢) بغوى (١٣٣٣)]

(٤) [صحيح : صحيح ترمذى ' ترمذى (٢١٤٠) كتاب القدر : باب ما جاء أن القلوب بين إصبعى الرحمن ' ابن ماجه (٣٨٣٤) كتاب الدعاء : باب دعاء رسول الله ' صحيح الجامع الصغير (٤٨٠١) السلسلة الصحيحة (٢٠٩١) الأدب المفرد (٦٨٣)]



باب الادعیة للمرض والموت بیماری اور موت سے متعلقہ دعاؤں کا بیان

بیمار آدمی کو چاہیے کہ صبر وثبات سے کام لے اور یہ یاد رکھے کہ بیماری اللہ کی طرف سے آزمائش ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے اپنے بندوں کے گناہ معاف فرماتے ہیں۔ فرمانِ نبوی ہے کہ جس مسلمان کو بھی بیماری یا اس کے علاوہ کوئی اور تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے اس کے گناہوں کو اس طرح گرا دیتے ہیں جیسے درخت اپنے پتوں کو گرا دیتا ہے۔(۱)

بیمار کے لواحقین اور دیگر دوست احباب کو چاہیے کہ بیمار کی عیادت کریں اور اس کے گھر والوں سے اس کا حال دریافت کریں۔ ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مرض الموت میں تھے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پاس سے گئے۔ لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو دریافت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے کس حال میں صبح کی ہے۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ الحمد للہ آپ ﷺ نے اچھی حالت میں صبح کی ہے۔(۲)

بیمار کی عیادت کی فضیلت

(1) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' بلاشبہ جب مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو واپسی تک جنت کے باغیچے میں رہتا ہے۔(۳)

(2) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جب کوئی مسلمان عیادت کی غرض سے اپنے مسلمان بھائی کے پاس بیٹھتا ہے' اگر وہ صبح کو عیادت کرے تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں اور اگر شام کو عیادت کرے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے مغفرت

---

(۱) [مسلم (۲۵۷۱) کتاب البر والصلة والآداب : باب ثواب المؤمن فیما یصیبه من مرض أو حزن أو نحو ذلك ' ابن أبی شیبة (۲۲۹/۳) ابن حبان (۲۹۳۷) شرح السنة (۱٤۳۱) بیهقی (۳۷۲/۳) أبو نعیم فی الحلیة (۱۲۸/٤) أبو یعلی (٥۱٦٤) طیالسی (۳۷۰) نسائی فی السنن الکبری (۷٥۰۳/٤) احمد (۳٦۱۸)]

(۲) [بخاری (٦۲٦٦) کتاب الاستئذان : باب المعانقة وقول الرجل کیف أصبحت]

(۳) [مسلم (۲٥٦۸) کتاب البر والصلة والآداب : باب فضل عیادة المریض ' بخاری فی الأدب المفرد (٥۱۹) أحمد (۲۷٦/٥) ترمذی (۹٦۷) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کی سند کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔]

کی دعا کرتے رہتے ہیں۔اور اس کے لیے جنت میں ایک باغ لگ جاتا ہے۔(۱)

(3) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جو مریض کی عیادت کرتا ہے تو آسمان سے ایک منادی اعلان کرتا ہے کہ تو خوش ہو جا اور تیرا (عیادت کی غرض سے) چلنا اچھا ہے اور تو نے جنت میں ایک گھر بنالیا ہے۔"(۲)

عیادت کے وقت بیمار کو ان الفاظ میں تسلی دینی چاہیے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلاشبہ نبی کریم ﷺ ایک دیہاتی کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔(راوی نے کہا کہ) اور نبی ﷺ جب کسی مریض کی عیادت کے لیے تشریف لے جاتے تو اسے کہتے:

﴿ لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ ﴾

"کوئی حرج نہیں یہ بیماری ان شاء اللہ تجھے گناہوں سے پاک کرنے والی ہے۔"(۳)

عیادت کے وقت بیمار کو یہ دعائیں دینی چاہئیں

(1) حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا' جب کوئی آدمی کسی مریض کی عیادت کے لیے آئے تو کہے:

﴿ اللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ يَنْكَأُ لَكَ عَدُوًّا أَوْ يَمْشِي لَكَ إِلَى جَنَازَةٍ ﴾

"اے اللہ! اپنے بندے کو شفاء عطا فرما' تیرے لیے دشمن کو قتل کرے گا یا تیری خاطر کسی جنازے کے پیچھے چلے گا۔"(٤)

(2) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا' جو شخص کسی مریض کی عیادت کے

---

(۱) [صحیح : صحیح ترمذی (۷۷۵) کتاب الجنائز : باب ما جاء فی عیادة المریض ' الصحیحة (۱۳٦۷) ترمذی (۹٦۹) أبو داود (۳۰۹۸) ابن ماجة (۱٤٤۲)]

(۲) [حسن : صحیح ابن ماجة (۱۱۸٤) کتاب الجنائز : باب ما جاء فی ثواب من عاد مریضا ' ابن ماجة (۱٤٤۳) ترمذی (۲۰۰۸) کتاب البر والصلة : باب ما جاء فی زیارة الإخوان]

(۳) [بخاری (٥٦٥٦) کتاب المرضی : باب عیادة الأعراب]

(٤) [صحیح : صحیح أبو داود (۲٦٦٤) کتاب الجنائز : باب الدعاء للمریض عند العیادة ' الصحیحة (۱۵۰٤) أبو داود (۳۱۰۷) احمد (۱۷۲/۲) عبد بن حمید (۳٤٤)]

دوران اس کے پاس سات مرتبہ کہے:

﴿ اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ ﴾

"میں عظمت والے اللہ' عرش عظیم کے رب سے سوال کرتا ہوں کہ وہ تجھے شفاء عطا فرمائے۔"

اگر اس کی وفات کا وقت نہیں آیا ہو گا تو اللہ تعالیٰ اسے اس بیماری سے عافیت عطا فرمائیں گے۔(۱)

(3) حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں مکہ میں تھا کہ نبی ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے اور آپ نے اپنا ہاتھ میری پیشانی پر رکھا' پھر میرے سینے اور میرے پیٹ پر ہاتھ پھیرا' پھر کہا:

﴿ اَللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا وَّاَتْمِمْ لَهٗ هِجْرَتَهٗ ﴾

"اے اللہ! سعد کو شفا عطا فرما اور اس کے لیے اس کی ہجرت کو پورا کر دے۔"(۲)

عیادت کے وقت بیمار کو ان دعاؤں کے ساتھ دم کرنا چاہیے

(1) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک جبرئیل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور انہوں سے کہا اے محمد! کیا تو بیمار ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا' ہاں' تو جبرئیل علیہ السلام نے ان کلمات کے ساتھ آپ پر دم کیا:

﴿بِاسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُّؤْذِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ اللّٰهُ يَشْفِيْكَ بِاسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ ﴾

"اللہ کے نام کے ساتھ میں آپ کو ہر اُس چیز سے جو آپ کو تکلیف دیتی ہے اور ہر نفس یا ہر حاسد کی نظر کی برائی سے دم کرتا ہوں' اللہ آپ کو شفاء عطا فرمائے' اللہ کے نام کے ساتھ میں آپ کو دم کرتا ہوں۔"(۳)

(2) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب ہم میں سے کوئی شخص بیمار ہوتا تو رسول اللہ ﷺ اس پر اپنا

---

(۱) [صحيح : صحيح أبو داود (٢٦٦٣) كتاب الجنائز : باب الدعاء للمريض عند العيادة ' أبو داود (٣١٠٦) ترمذی (٢٠٨٣) حاكم (٤١٦/٤) ابن حبان (٧١٤ـالموارد)]

(۲) [صحيح : صحيح أبو داود (٢٦٦١) كتاب الجنائز : باب الدعاء للمريض بالشفاء عند العيادة ' أبو داود (٣١٠٤)]

(۳) [مسلم (٢١٨٦) كتاب السلام : باب الطب والمرض والرقى ' ترمذی (٩٧٢) كتاب الجنائز : باب ما جاء فى التعوذ للمريض ' ابن ماجة (٣٥٢٣) كتاب الطب : باب ما عوذ به النبى وما عوذ به ' نسائى فى السنن الكبرى (١٠٨٤٣)]

دایاں ہاتھ پھیرتے اور پھر یہ دعا پڑھتے:

﴿ أَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا ﴾

"اے لوگوں کے پروردگار! بیماری کو دور کر دے' شفا عطا فرما تو ہی شفا عطا فرمانے والا ہے' تیری شفا کے علاوہ کوئی شفا نہیں ہے' ایسی شفا عطا فرما جو بیماری کو باقی نہ چھوڑے۔"(۱)

(3) سورۂ فاتحہ کے ساتھ بھی مریض کو دم کیا جا سکتا ہے کیونکہ ایک صحیح حدیث میں موجود ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے اس سورت کے ساتھ مریض کو دم کیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے شفاء عطا فرمائی' پھر نبی کریم ﷺ کو اس کی اطلاع دی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا' تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ یہ سورت دم ہے۔"(۲)

اگر بیمار کو زخم لگا ہو تو اسے اس دعا کے ساتھ دم کرنا چاہیے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب کوئی انسان مریض ہوتا یا اسے کوئی زخم وغیرہ ہوتا تو نبی کریم ﷺ اپنی انگلی کے ساتھ اس طرح کرتے۔ پھر راوی حدیث سفیان بن عیینہؒ نے (نبی ﷺ کے اس عمل کی وضاحت کے لیے) اپنی انگشتِ شہادت کو زمین پر رکھا پھر اسے اٹھایا اور کہا:

﴿ بِاسْمِ اللَّهِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيقَةِ بَعْضِنَا لِيُشْفَى بِهِ سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا ﴾

"اللہ کے نام کی مدد سے ہماری زمین کی مٹی ہم میں سے کسی کے تھوک کے ساتھ' تاکہ ہمارا مریض شفا پا جائے ہمارے رب کے حکم سے۔"(۳)

---

(۱) [مسلم (۲۱۹۱) کتاب السلام : باب استحباب رقیة المریض' بخاری (۵۷۴۳) کتاب الطب : باب رقیة النبی]

(۲) [بخاری (۵۷۴۹) کتاب الطب : باب النفث فی الرقیة' مسلم (۲۲۰۱) کتاب السلام : باب جواز أخذ الأجرة علی الرقیة بالقرآن والأذکار' ابو داود (۳۴۱۸) کتاب البیوع : باب فی کسب الأطباء' ترمذی (۲۰۶۳) کتاب الطب : باب ما جاء فی أخذ الأجر علی التعوید' ابن ماجة (۲۱۵۶) کتاب التجارات : باب أجر الراقی' نسائی فی السنن الکبری (۷۵۳۳) وفی عمل الیوم واللیلة (۱۰۳۶) احمد (۱۰۹۸۵) ابن حبان (۶۱۱۳) ابن أبی شیبة (۵۳/۸) دارقطنی (۴۶/۳)]

(۳) [مسلم (۲۱۹۴) کتاب السلام : باب رقیة المریض' بخاری (۵۷۴۵) کتاب الطب : باب رقیة النبی ابو داود (۳۸۹۵) ابن ماجة (۳۵۲۱) نسائی فی السنن الکبری (۱۰۸۶۲) ابن حبان (۲۹۷۳) مستدرك حاکم (۸۲۷۷) شرح السنة للبغوی (۱۴۱۴)]

اگر جسم میں درد ہو تو بیمار خود اس دعا کے ساتھ اپنے آپ کو دم کر سکتا ہے

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے جسم میں تکلیف کی شکایت کی جسے وہ مسلمان ہونے سے محسوس کر رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنا ہاتھ جسم کے اس حصے پر رکھو جس میں تم تکلیف محسوس کرتے ہو اور تین مرتبہ کہو بِسْمِ اللّٰهِ اور سات مرتبہ یہ کلمات کہو:

﴿ أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ ﴾

''میں اللہ تعالیٰ کی عزت اور اس کی قدرت کی پناہ میں آتا ہوں اس چیز کے شر سے جسے میں محسوس کرتا ہوں اور جس کا مجھے اندیشہ ہے۔''

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اسی طرح دم کیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا عطا فرما دی۔(۱)

☐ جس روایت میں ہے کہ جب تم بیمار کے پاس جاؤ تو اسے کہو کہ وہ تمہارے لیے دعا کرے کیونکہ اس کی دعا فرشتوں کی دعا کی طرح ہے۔ وہ ضعیف ہے۔(۲)

اگر کسی کو نظر بد لگی ہو تو اسے ان دعاؤں کے ساتھ دم کرنا چاہیے

(1) ﴿ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ ﴾

''اللہ تعالیٰ کے پورے کلموں کے ذریعے سے ہر شیطان اور زہریلے' ہلاک کرنے والے جانور سے اور ہر نظر لگانے والی آنکھ سے پناہ مانگتا ہوں۔''(۳)

(2) ﴿ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ

---

(۱) [مسلم (۲۲۰۲) کتاب السلام : باب استحباب وضع یده علی موضع الألم مع الدعاء' موطا (۱۷۵٤) کتاب العین : باب التعوذ والرقیة فی المرض ' ابو داود (۳۸۹۱) کتاب الطب : باب کیف الرقی ' ترمذی (۲۰۸۰) کتاب الطب : باب ما جاء فی دواء ذات الجنب ' ابن ماجه (۳۵۲۲) کتاب الطب : باب ما عوذ به النبی و ما عوذ به ' نسائی فی السنن الکبری (۷۷۲٤) ابن حبان (۲۹٦٤)]

(۲) [ضعیف جداً : ضعیف ابن ماجه ' ابن ماجه (۱٤٤۱) کتاب الجنائز : باب ما جاء فی عیادة المریض ' حافظ ابن حجرؒ نے کہا ہے کہ اس کی سند میں انقطاع ہے۔[فتح الباری (۱۲۲/۱۰)] شیخ سلیم ہلالی نے اسے بہت زیادہ ضعیف کہا ہے۔[التعلیق علی الأذکار للنووی (۳۳۳/۱)]

(۳) [بخاری (۳۳۷۱) کتاب أحادیث الأنبیاء : باب ' ابو داود (٤۷۳۷) کتاب السنة : باب فی القرآن ' ترمذی (۲۰٦۰) کتاب الطب : باب ما جاء فی الرقیة من العین]

يَحْضُرُونِ ﴾

''میں اللہ تعالیٰ کے کلمات تامہ کے ذریعے پناہ مانگتا ہوں' اس کے غضب سے' اس کے عذاب سے اور اس کے بندوں کے شر سے اور شیطانوں کے وسوسے سے اور ان کے میرے پاس حاضر ہونے سے۔''(۱)

(3) ﴿بِاسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ اللّٰهُ يَشْفِيكَ بِاسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيكَ ﴾

''اللہ کے نام کے ساتھ میں آپ کو ہر اُس چیز سے جو آپ کو تکلیف دیتی ہے اور ہر نفس یا ہر حاسد کی نظر کی برائی سے دم کرتا ہوں' اللہ آپ کو شفاء عطا فرمائے' اللہ کے نام کے ساتھ میں آپ کو دم کرتا ہوں۔''(۲)

(4) معوذتین سورتیں یعنی سورة الفلق اور سورة الناس۔(۳)

بیمار یا کسی بھی مصیبت میں مبتلا شخص کو دیکھ کر یہ دعا پڑھنی چاہیے

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جس نے کسی مصیبت زدہ کو دیکھ کر کہا:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا﴾

''تمام تعریفیں اُس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے اُس مصیبت سے محفوظ رکھا جس میں تمہیں مبتلا کیا ہے اور اس نے مجھے بہت سی دوسری مخلوق پر فضیلت عطا فرمائی ہے۔''

تو وہ جب تک زندہ رہے گا اُس مصیبت سے محفوظ رہے گا خواہ وہ کوئی بھی مصیبت ہو۔(٤)

جو ضرور موت کی تمنا کرنا چاہے اسے یہ دعا پڑھنی چاہیے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' تم میں سے کوئی بھی کسی در پیش مصیبت و تکلیف کے سبب ہرگز موت کی تمنا نہ کرے اور اگر ضرور ہی تمنا کرنا چاہتا ہو تو اس طرح کہہ لے:

﴿ اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي ﴾

---

(۱) [حسن : صحيح ابو داود (٣٢٩٤) كتاب الطب : باب كيف الرقى ' ابو داود (٣٨٩٣) ترمذى (٣٥٢٨) كتاب الدعوات : باب دعا الفزع فى النوم]

(۲) [مسلم (٢١٨٦) كتاب السلام : باب الطب والمرض والرقى ' ترمذى (٩٧٢)]

(۳) [صحيح : هداية الرواة (٢٨٢/٤) ترمذى (٢٠٥٨) كتاب الطب : باب ما جاء فى الرقية بالمعوذتين]

(٤) [صحيح : صحيح ترمذى ' ترمذى (٣٤٣١) كتاب الدعوات : باب ما جاء ما يقول إذا رأى مبتلى]

"اے اللہ! مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک میرے لیے زندگی بہتر ہے اور اس وقت مجھے فوت کر دینا جب میرے لیے وفات بہتر ہو گی۔"(۱)

فی سبیل اللہ شہادت اور مدینہ منورہ میں موت کی تمنا ان الفاظ میں کرنی چاہیے

اُم المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ دعا کیا کرتے تھے:

﴿ اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي شَهَادَةً فِي سَبِيلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِي فِي بَلَدِ رَسُولِكَ ﴾

"اے اللہ! مجھے اپنے راستے میں شہادت کی موت عطا فرما اور میری موت اپنے رسول کے شہر (مدینہ منورہ) میں کر دے۔"(۲)

اگر بیمار زندگی سے ناامید ہو جائے تو اسے یہ دعا کرنی چاہیے

(1) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے پہلے قدرے جھک کر آپ کی بات سنی اور اس وقت آپ نے اپنی پشت کی میرے ساتھ ٹیک لگائی ہوئی تھی آپ فرما رہے تھے:

﴿ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَأَلْحِقْنِي بِالرَّفِيقِ الْأَعْلَى ﴾

"اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما اور مجھے رفیق اعلیٰ سے ملا دے۔"(۳)

(2) ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وفات سے پہلے یہ الفاظ ادا فرما رہے تھے:

﴿ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ ﴾

"اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، یقیناً موت کے وقت سخت تکلیف ہوتی ہے۔"(۴)

☐ جس روایت میں وفات سے پہلے یہ الفاظ کہنے کا ذکر ہے ﴿ اَللّٰهُمَّ أَعِنِّيْ عَلٰى غَمَرَاتِ الْمَوْتِ أَوْ

---

(۱) [بخاری (۲۳۵۱) کتاب الدعوات : باب الدعاء بالموت والحیاة ' مسلم (۲۶۸۰) کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار : باب کراهة تمنی الموت لضر نزل به ' أبو داود (۳۱۰۸) کتاب الجنائز : باب فی کراهیة تمنی الموت ' ترمذی (۹۷۱) کتاب الجنائز : باب ما جاء فی النهی عن التمنی للموت ' نسائی (۱۸۲۰) ابن ماجة (٤۲٦٥) أحمد (۱۰۱/۳) بیهقی (۳۷۷/۳)]

(۲) [بخاری (۱۸۹۰) کتاب الحج : باب کراهیة النبی أن تعری المدینة]

(۳) [بخاری (٤٤٤٠ ' ٥٦٧٤) کتاب المغازی : باب مرض النبی ووفاته ' مسلم (٢٤٤٤) کتاب فضائل الصحابة : باب فی فضل عائشة]

(٤) [بخاری (٦٥١٠) کتاب الرقاق : باب سکرات الموت]

سَكَرَاتِ الْمَوْتِ ﴾ وہ ضعیف ہے۔(۱)

مرنے والے کو کلمہ پڑھنے کی تلقین کرنی چاہیے

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب المرگ آدمی کو لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہنے کی تلقین کرو۔(۲)

ایک دوسری روایت میں ہے کہ جس کا آخری کلام لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ہو گا وہ جنت میں داخل ہو گا۔(۳)

میت کی آنکھیں بند کرنے کے بعد یہ دعا پڑھنی چاہیے

﴿اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِفُلَانٍ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيِّينَ وَاخْلُفْهُ فِي عَقِبِهِ فِي الْغَابِرِينَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ وَافْسَحْ لَهُ فِي قَبْرِهِ وَنَوِّرْ لَهُ فِيهِ﴾

”اے اللہ! فلاں بندے (یعنی مرنے والے) کو بخش دے اس کے درجہ کو ہدایت یافتہ لوگوں میں بلند فرما اس کے باقی ماندہ لوگوں کی نگرانی فرما اے جہانوں کے پروردگار! ہمیں اور اسے بخش دے اس کی قبر اس کے لیے کشادہ اور منور فرما دے۔“(٤)

میت کے پاس صرف کلمۂ خیر ہی کہنا چاہیے

فرمانِ نبوی ہے کہ میت کے پاس صرف خیر کی ہی بات کرنی چاہیے کیونکہ فرشتے تمہاری کہی ہوئی

---

(۱) [ضعیف : ضعیف ترمذی (١٦٤) كتاب الجنائز : باب ما جاء في التشديد عند الموت ' المشكاة (١٥٦٤) ترمذی (٩٧٨) ابن ماجة (١٦٢٣) كتاب الجنائز : باب ما جاء في ذكر مرض رسول الله ' احمد (٦٤/٦-٧٠-٧٧-١٥١)]

(۲) [مسلم (٩١٦) كتاب الجنائز : باب تلقين الموتى لا إله إلا الله ' أبو داود (٣١١٧) كتاب الجنائز : باب في التلقين ' أحمد (٣/٣) ترمذی (٩٨٦) كتاب الجنائز : باب ما جاء في تلقين المريض عند الموت والدعاء له عنده ' نسائی (٥/٤) ابن ماجة (١٤٤٥) كتاب الجنائز : باب ما جاء في تلقين الميت لا إله إلا الله ' بيهقی (٣٨٣/٣) عبد بن حميد (٩٧٣) أبو يعلى (١٠٩٦) شرح السنة (١١٧/٣) الحلية لأبي نعيم (٢٢٤/٩)]

(۳) [صحيح : صحيح أبو داود (٢٦٧٣) كتاب الجنائز : باب في التلقين ' أبو داود (٣١١٦) أحمد (٢٣٣/٥) حاكم (٣٥١/١)]

(٤) [مسلم (٩٢٠) كتاب الجنائز : باب في إغماض الميت والدعاء له إذا حضر ' أبو داود (٣١١٨) كتاب الجنائز : باب تغميض الميت]

بات پر آمین کہتے ہیں۔(۱)

□ جس روایت میں مرنے والوں پر سورۂ یٰس پڑھنے کا ذکر ہے' وہ ضعیف ہے۔(۲)

جس کا کوئی عزیز فوت ہو جائے اسے یہ دعا پڑھنی چاہیے

﴿ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ، اللَّهُمَّ أْجُرْنِي فِي مُصِيبَتِي وَأَخْلِفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا ﴾

اس دعا کا ترجمہ اور حوالہ گزشتہ باب "سخت حالات کی دعاؤں کا بیان" کے تحت ملاحظہ فرمائیے۔

تعزیت کے سب سے عمدہ اور مسنون الفاظ یہ ہیں

﴿ إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطَى وَكُلٌّ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ ﴾

"یقیناً اللہ تعالیٰ ہی کا ہے جو اس نے لے لیا اور جو اس نے دیا تھا اور ہر چیز اس کی بارگاہ سے وقت مقررہ پر ہی واقع ہوتی ہے' لہٰذا صبر کرو اور ثواب کی اُمید رکھو۔"(۳)

نماز جنازہ کی دعائیں

(1) ﴿ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ' وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ' وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ' وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهِ' وَأَهْلًا خَيْرًا مِّنْ أَهْلِهِ' وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهِ' وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ ﴾

"اے اللہ! اسے بخش دے' اس پر رحم فرما' اسے عافیت دے' اس سے درگزر فرما' اس کی باعزت مہمان نوازی کر' اس کی قبر کو کشادہ کر دے' اسے پانی برف اور اولوں سے دھو ڈال اور اسے گناہوں سے اس طرح

---

(۱) [مسلم (۹۱۹) کتاب الجنائز : باب ما يقال عند المريض والميت]

(۲) [ضعيف : ضعيف أبو داود (٦٨٣) كتاب الجنائز: باب القراءة على الميت ' المشكاة (١٦٢٢) إرواء الغليل (٦٨٨) ضعيف الجامع (١٠٧٢) أبو داود (٣١٢١) ابن ماجة (١٤٤٨) ابن أبي شيبة (٢٧٣/٣) نسائي في عمل اليوم والليلة (١٠٧٤) أحمد (٢٦/٥) حاكم (٥٦٥/١) بيهقي (٣٨٣/٣) شرح السنة (٢١٦/٣) اس کی سند میں ابو عثمان اور اس کا والد دونوں راوی ضعیف ہیں۔[هداية الرواة (١٨٨/٢)]

(۳) [بخاري (١٢٨٤) كتاب الجنائز : باب قول النبي يعذب الميت ببعض بكاء أهله عليه' مسلم (٩٢٣) كتاب الجنائز : باب البكاء على الميت' أحمد (٢٠٤/٥) أبو داود (٣١٢٥) كتاب الجنائز : باب في البكاء على الميت' ابن ماجة (١٥٨٨) كتاب الجنائز : باب ما جاء في البكاء على الميت' ابن أبي شيبة (٣٩٢/٣) طيالسي (٦٣٦) عبد الرزاق (٦٦٧٠) ابن حبان (٣١٥٨) بيهقي (٦٨/٤)]

صاف ستھرا کردے جیسے تو سفید کپڑے کو میل کچیل سے صاف کر دیتا ہے' اسے اس کے گھر سے بہتر گھر' اس کے اہل وعیال سے بہتر اہل وعیال اور اس کی بیوی سے بہتر بیوی عطا فرما' اسے جنت میں داخل فرما اور اسے عذاب قبر اور عذاب جہنم سے محفوظ رکھ۔''(۱)

(2) ﴿ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا' اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَاَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ' وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيْمَانِ' اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهُ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ ﴾

''اے اللہ! ہمارے زندوں' ہمارے مردوں' ہمارے حاضر' ہمارے غائب' ہمارے چھوٹوں' ہمارے بڑوں' ہمارے مردوں اور ہماری عورتوں کو بخش دے۔ اے اللہ! تو ہم میں سے جسے زندہ رکھے اسے اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جسے فوت کرے تو اسے حالت ایمان میں فوت کر۔ اے اللہ! ہمیں اس (مرنے والے) کے ثواب سے محروم نہ رکھ اور ہمیں اس کے بعد گمراہ نہ کرنا۔''(۲)

(3) ﴿ اَللّٰهُمَّ إِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِيْ ذِمَّتِكَ' وَحَبْلِ جِوَارِكَ فَقِهِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ' وَعَذَابِ النَّارِ' وَأَنْتَ أَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ' فَاغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴾ ،

''اے اللہ! یقیناً فلاں کا بیٹا فلاں تیری ذمہ داری اور تیری پناہ میں ہے اسے قبر کے فتنے اور جہنم کے عذاب سے محفوظ رکھ۔ اور تو وفاء والا اور حق والا ہے لہٰذا تو اسے بخش دے' اس پر رحم فرما یقیناً تو بخشنے والا اور مہربان ہے۔''(۳)

---

(۱) [مسلم (۹٦۳) کتاب الجنائز : باب الدعاء للميت في الصلاة' نسائی (۷۳/٤) ابن ماجة (۱۵۰۰) كتاب الجنائز : باب ما جاء في الدعاء في الصلاة على الجنازة' ترمذی (۱۰۲۵) کتاب الجنائز : باب ما يقول في الصلاة على الميت' ابن حبان (۳۰۷۵) طبرانی کبیر (۱۸/۷٦_۷۷) شرح السنة للبغوی (۹٦۳) بیهقی (٤۰/٤) أحمد (۲۳/٦) طيالسي (۹۹۹) ابن الجارود (۲٦٤)]

(۲) [صحيح : أحكام الجنائز (ص/۱۵۸) أبو داود (۳۲۰۱) كتاب الجنائز : باب الدعاء للميت' ترمذی (۱۰۲٤) كتاب الجنائز : باب ما يقول في الصلاة على الميت' ابن ماجة (۱٤۹۸) كتاب الجنائز : باب ما جاء في الدعاء في الصلاة على الجنازة' نسائی فی عمل اليوم والليلة (ص/۵۸٤) أحمد (۳٦۸/۲) حاكم (۳۵۸/۱) بيهقي (٤۱/٤) ابن حبان (۳۰۷۰_الإحسان)]

(۳) [صحيح : أحكام الجنائز (ص/۱۵۸) هداية الرواة (۲۰۹/۲) أبو داود (۳۲۰۲) كتاب الجنائز : باب الدعاء للميت' ابن ماجة (۱٤۹۹) كتاب الجنائز : باب ما جاء في الدعاء في الصلاة على الجنازة' ابن حبان (۷۵۸) أحمد (٤۹۱/۳) شیخ البانیؒ رقمطراز ہیں کہ ان شاء اللہ اس کی سند صحیح ہے۔]

(4) ﴿ اَللّٰهُمَّ إِنَّهُ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ أَمَتِكَ كَانَ يَشْهَدُ أَنْ لَّاإِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ ﴾

''اے اللہ! بلا شبہ یہ تیرا بندہ ہے' تیرے بندے کا بیٹا ہے اور تیری باندی کا بیٹا ہے۔ یہ گواہی دیتا تھا کہ تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں اور محمد ﷺ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں۔ تو اسے زیادہ جانتا ہے۔ اے اللہ! تو ہمیں اس (مرنے والے) کے اجر سے (صبر و تحمل کی وجہ سے) محروم نہ کرنا اور ہمیں اس کے بعد فتنے میں مبتلا مت کر دینا۔''(۱)

بچے کی نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھنی چاہیے:

﴿ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا سَلَفًا وَفَرَطًا وَ أَجْرًا ﴾

''اے اللہ! اس بچے کو ہمارے لئے پیشوا' میر سامان اور باعثِ اجر بنا۔''(۲)

میت کو قبر میں داخل کرنے والے کو یہ دعا پڑھنی چاہیے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب میت کو قبر میں داخل کیا جاتا تو نبی کریم ﷺ کہتے:

﴿ بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﴾ ''اللہ کے نام کے ساتھ اور رسول اللہ ﷺ کے دین پر (میں تمہیں دفن کرتا ہوں)۔''

ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ یہ لفظ کہتے:

﴿ بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﴾ ''اللہ کے نام کے ساتھ اور رسول اللہ ﷺ کی سنت پر (میں تمہیں دفن کرتا ہوں)۔''(۳)

میت کو دفن کرنے کے بعد کیا کہا جائے؟

میت کو دفن کرنے کے بعد اس کے لیے مغفرت اور ثابت قدمی کی دعا کرنی چاہیے۔ اس کے لیے یہ

---

(۱) [موطا (۲۲۷/۱) أحکام الجنائز للألبانی (ص/۱۵۹)]

(۲) [بخاری (قبل الحدیث / ۱۳۳۵) کتاب الجنائز : باب قراءة فاتحة الکتاب]

(۳) [صحیح : صحیح أبو داود (۲۷۵۲) کتاب الجنائز : باب فی الدعاء للمیت إذا وضع فی قبره ' أحکام الجنائز (ص/۱۹۲) أحمد (۶۹/۲) أبو داود (۳۲۱۳) ترمذی (۱۰۴۶) کتاب الجنائز : باب ما یقول إذا أدخل المیت قبره ' ابن ماجة (۱۵۵۰) کتاب الجنائز : باب ما جاء فی إدخال المیت قبره ' ابن أبی شیبة (۳۲۹/۳) ابن السنی فی عمل الیوم واللیلة (۵۸۴)]

الفاظ استعمال کیے جا سکتے ہیں ﴿ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ ' اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ ﴾۔ نبی کریم ﷺ جب میت کی تدفین سے فارغ ہوتے تو اس پر ٹھہرتے اور فرماتے 'اپنے بھائی کے لیے بخشش طلب کرو اور اس کے لیے ثابت قدمی مانگو یقیناً اس سے اب سوال کیا جا رہا ہے۔(۱)

قبروں کی زیارت کے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے

(1) ﴿ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ نَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ ﴾

"اے مومنوں اور مسلمانوں کے اہل قبور! تم پر سلامتی ہو۔ بلا شبہ ہم اگر اللہ نے چاہا تو تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے لیے اور تمہارے لیے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔"(۲)

(2) ایک روایت میں یہ لفظ ہیں:

﴿ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ ﴾

"اے مومنوں کے اہل قبور! تم پر سلامتی ہو اگر اللہ نے چاہا تو ہم بھی تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں۔"(۳)

---

(۱) [صحيح : صحيح أبو داود (۲۷۵۸) كتاب الجنائز : باب الاستغفار عند القبر للميت ' أبو داود (۳۲۲۱) حاكم (۳۷۰/۱) بيهقي (۵٦/٤) عبدالله بن أحمد في زوائد الزهد (ص/۱۲۹)]

(۲) [مسلم (۹۷۵) كتاب الجنائز: باب ما يقال عند دخول القبور والدعاء لاهلها' نسائي (۹٤/٤) ابن ماجة (۱۵٤۷) كتاب الجنائز : باب ما جاء فيما يقال إذا دخل المقابر' ابن أبي شيبة (۱۳۸/٤) ابن السني في عمل اليوم والليلة (۵۸۲) أحمد (۳۵۳/۵) شرح السنة (۳۰٤/۳)]

(۳) [مؤطا (۲۸/۱) مسلم (۲٤۹) كتاب الطهارة : باب استحباب إطالة الغرة.....' أبو داود (۳۲۳۷) نسائي (۹۳/۱) ابن ماجة (٤۳۰٦) أحمد (۳۰۰/۲) أبو عوانة (۱۳۸/۱) أبو يعلى (٦۵۰۲) ابن حبان (۱۰۳۲) ابن السني في عمل اليوم والليلة (۱۸۹) شرح السنة (۲۵۳/۱)]

باب الأدعية المتفرقة — متفرق دعاؤں کا بیان

لباس پہننے کی دعا

(1) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے کوئی کپڑا پہنا اور پھر کہا:

﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَسَانِي هٰذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ ﴾

”ہر طرح کی تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے یہ لباس پہنایا اور مجھے میری ذاتی قوت وطاقت کے بغیر یہ عطا کیا۔“

تو اس کے گزشتہ گناہ بخش دیے جائیں گے۔(۱)

نیا لباس پہننے کی دعا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کوئی نیا لباس پہنتے تو یہ دعا پڑھتے:

﴿ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ كَسَوْتَنِيهِ أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِهِ وَخَيْرِ مَا صُنِعَ لَهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ ﴾

”اے اللہ! ہر طرح کی تعریف تیرے لیے ہی ہے، تو نے ہی مجھے یہ پہنایا، میں تجھ سے اس کی بھلائی اور اس چیز کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں جس کے لیے اسے بنایا گیا ہے اور میں تجھ سے اس کی برائی اور اس چیز کی برائی کی پناہ مانگتا ہوں جس کے لیے یہ بنایا گیا ہے۔“(۲)

- جس روایت میں نیا لباس پہننے کی یہ دعا مذکور ہے، وہ ضعیف ہے۔

﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي وَأَتَجَمَّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي ﴾(۳)

---

(۱) [حسن : صحيح ابو داود، ابو داود (٤٠٢٣) كتاب اللباس : باب، دارمي (٢٦٢٣) مستدرك حاكم (٥٠٧/١) شیخ سلیم ہلالی نے بھی اس روایت کو حسن کہا ہے۔[التعليق على الأذكار للنووي (٧٨/١)]

(۲) [صحيح : صحيح ابو داود، ابو داود (٤٠٢٠) كتاب اللباس : باب، ترمذي (١٨٢٢) ابن السني في عمل اليوم والليلة (٢٧١)]

(۳) [ضعيف : ضعيف ابن ماجه، ابن ماجه (٣٥٥٧) كتاب اللباس : باب ما يقول الرجل إذا لبس ثوبا جديدا، مسند احمد (٤٤/١) ابن السني في عمل اليوم والليلة (٢٧٢) شیخ سلیم ہلالی نے بھی اس روایت کو ضعیف کہا ہے اور کہا ہے کہ اس میں ابو العلاء شامی راوی مجہول ہے۔[التعليق على الأذكار للنووي (٧٩/١)]

جس نے نیا لباس پہنا ہو اس کے لیے دعا

(1) اصحاب رسول میں سے جب کوئی نیا لباس پہنتا تو دوسرے صحابہ اسے ان الفاظ میں دعا دیتے:

﴿ تُبْلِيْ وَيُخْلِفُ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴾

"تم اسے بوسیدہ کرو اور اللہ تعالیٰ تمہیں اس کے بدلے میں اور دے۔"(۱)

(2) ایک روایت میں نیا لباس پہننے والے کے لیے یہ دعا مذکور ہے:

﴿ اِلْبَسْ جَدِيدًا وَعِشْ حَمِيدًا وَمُتْ شَهِيدًا ﴾

"نیا لباس پہنو' خوبیوں والی زندگی گزارو اور شہادت کی موت حاصل کرو۔"(۲)

لباس اتارنے کی دعا

فرمانِ نبوی ہے کہ جنات اور اولادِ آدم کے ستروں کے درمیان پردہ یہ چیز ہے کہ جب ان میں سے کوئی اپنا لباس اتارے تو کہے "بِسْمِ اللّٰهِ"۔(۳)

دورانِ مجلس کی دعا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ہی مجلس میں اٹھنے سے پہلے سو مرتبہ یہ کلمہ گن لیا جاتا تھا:

﴿ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُورُ ﴾

"اے پروردگار! مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول فرما' یقیناً تو بہت توبہ قبول فرمانے والا اور انتہائی معاف کرنے والا ہے۔"(٤)

کفارۂ مجلس کی دعائیں

(1) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو کوئی ایسی مجلس میں بیٹھے کہ جس

---

(۱) [صحیح : صحیح ابو داود ' ابو داود (٤٠٢٠) کتاب اللباس : باب]

(۲) [صحیح : صحیح ابن ماجه ' ابن ماجه (٣٥٥٨) کتاب اللباس : باب ما یقول الرجل إذا لبس ثوبا جدیدا ' ابن السنی فی عمل الیوم واللیلة (٢٦٨)]

(۳) [صحیح : صحیح الجامع الصغیر (٣٦١٠) ابن السنی فی عمل الیوم واللیلة (٢٧٣)]

(٤) [صحیح : صحیح ترمذی ' ترمذی (٣٤٣٤) کتاب الدعوات : باب ما یقول إذا قام من المجلس]

میں بہت فضول باتیں ہوئی ہوں اور وہ اٹھنے سے پہلے یہ دعا پڑھ لے تو اس کے وہ گناہ جو اس مجلس میں ہوئے تھے بخش دیئے جاتے ہیں:

﴿ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ ﴾

"پاک ہے تو اے اللہ! اپنی تعریف سمیت' میں شہادت دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں' میں تجھ سے معافی مانگتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔"(۱)

(2) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ بہت کم ہی ایسا ہوتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کسی مجلس سے اٹھتے اور اپنے ساتھیوں کے لیے یہ دعا نہ مانگتے (یعنی بالعموم یہ دعا مانگ کر ہی مجلس سے اٹھتے):

﴿ اللَّهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا يَحُولُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهِ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِينِ مَا تُهَوِّنُ بِهِ عَلَيْنَا مُصِيبَاتِ الدُّنْيَا وَمَتِّعْنَا بِأَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا أَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَأْرَنَا عَلَى مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيبَتَنَا فِي دِينِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا ﴾

"اے اللہ! تو ہمارے اندر اس قدر اپنا خوف پیدا فرما دے جو ہمارے اور ہمارے گناہوں کے درمیان حائل ہو جائے' اتنی اطاعت پیدا فرما دے جو ہمیں تیری جنت تک پہنچا دے' اتنا یقین پیدا فرما دے جو ہم پر آنے والے دنیا کے مصائب آسان بنا دے' جب تک تو ہمیں زندہ رکھے ہمیں ہمارے کانوں' ہماری آنکھوں اور ہماری دوسری قوتوں سے فائدہ پہنچا اور ہمیں اس فائدے کا وارث بنا دے' ہم پر ظلم کرنے والوں سے انتقام لے' دشمنوں کے خلاف ہماری مدد فرما' دین کے معاملے میں ہم پر کوئی مصیبت نہ ڈال' دنیا کو ہماری سب سے بڑی فکر اور ہمارے علم کی منزل نہ بنا اور ہم پر اسے مسلط نہ کرنا جو ہم پر رحم نہ کرے۔"(۲)

---

(۱) [صحیح : صحیح ترمذی' ترمذی (۳٤۳۳) کتاب الدعوات : باب ما یقول إذا قام من المجلس' صحیح الجامع الصغیر (٦۱۹۲) صحیح الترغیب والترهیب (۱٥۱٦) کتاب الذکر والدعاء : باب الترغیب فی کلمات یکفرن لغط المجلس' الکلم الطیب (۲۲۳)]

(۲) [حسن : صحیح ترمذی' ترمذی (۳٥۰۲) کتاب الدعوات : باب' نسائی فی عمل الیوم واللیلة (٤۰۱) ابن السنی فی عمل الیوم واللیلة (٤٤۷) شرح السنة للبغوی (۱۷٤/٥) صحیح الجامع الصغیر (۱۲٦۸) الکلم الطیب (۲۲٦)]

مرغ کے بولنے اور گدھے کے ہینگنے کی دعا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب تم مرغ کی اذان سنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل کا سوال کرو' مثلاً یوں کہو کہ ﴿ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ ﴾ "اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔" اس لیے کہ وہ فرشتے کو دیکھتا ہے۔ اور جب تم گدھے کے ہینگنے کی آواز سنو تو شیطان سے اللہ کی پناہ پکڑو' مثلاً یوں کہو کہ ﴿ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ﴾ "میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ پکڑتا ہوں۔" اس لیے کہ وہ شیطان کو دیکھتا ہے۔(۱)

کتوں کے بھونکنے کی آواز سن کر کیا کہا جائے؟

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جب تم رات کے وقت کتوں کے بھونکنے اور گدھوں کے ہینگنے کی آواز سنو تو اللہ کی پناہ پکڑو' کیونکہ یہ ایسی چیزیں دیکھتے ہیں جنہیں تم نہیں دیکھتے۔(۲)

بازار میں داخلے کی دعا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جو بازار میں داخل ہوا اور اس نے کہا:

﴿لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾

"اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں' وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں' اسی کے لیے بادشاہت ہے اور اسی کے لیے تمام تعریف ہے' وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے' وہ (خود) زندہ ہے' اسے موت نہیں آتی' اسی کے ہاتھ میں خیر و بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔"

تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھ دیں گے' اس کے دس لاکھ گناہ معاف فرما دیں گے اور

---

(۱) [بخاری (۳۳۰۳) کتاب بدء الخلق : باب خیر مال المسلم غنم یتبع بها شعف الجبال ' مسلم (۲۷۲۹) کتاب الذکر والدعاء : باب استحباب الدعاء عند صیاح الدیك ' ابو داود (۵۱۰۲) کتاب الأدب : باب ما جاء فی الدیك والبهائم]

(۲) [صحیح : صحیح ابو داود ' ابو داود (۵۱۰۳) کتاب الأدب : باب ما جاء فی الدیك والبهائم ' الأدب المفرد للبخاری (۱۲۳٤) مسند احمد (۳۰٦/۳) مستدرك حاکم (٤٤٥/۱) ابن حبان (۱۹۹٦۔الموارد) امام حاکمؒ نے اسے مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے اور امام ذہبیؒ نے ان کی موافقت کی ہے۔]

اس کے دس لاکھ درجے بلند فرمادیں گے۔(۱)

اگر کوئی نیک سلوک کرے تو اسے کیا کہا جائے؟

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جس کے ساتھ کوئی نیکی کی گئی اور اس نے نیکی کرنے والے کے لیے کہا:

﴿ جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا ﴾ ''اللہ تعالیٰ آپ کو بہتر بدلہ عطا فرمائے۔''

تو اس نے مبالغے کے ساتھ اس کی تعریف کردی۔(۲)

نیا پھل دیکھنے کی دعا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ لوگ جب پہلا پھل دیکھتے تو اسے آپ ﷺ کے پاس لاتے۔ آپ ﷺ اسے پکڑتے اور یہ دعا فرماتے:

﴿ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي ثَمَرِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مُدِّنَا ﴾

''اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے پھل میں برکت عطا فرما اور ہمارے لیے ہمارے شہر میں برکت عطا فرما اور ہمارے لیے ہمارے صاع (تولنے کا ایک پیمانہ) میں برکت عطا فرما اور ہمارے لیے ہمارے مد (یہ بھی ایک پیمانہ ہے' ایک صاع میں چار مد ہوتے ہیں) میں برکت عطا فرما۔'' (۳)

خوشی یا پریشانی کی خبر سننے والا کیا کہے؟

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کوئی خوشی کی خبر سنتے تو کہتے:

﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ ﴾

---

(۱) [حسن : صحیح ترمذی ' ترمذی (۳۴۲۸) کتاب الدعوات : باب ما یقول إذا دخل السوق ' صحیح الترغیب والترهیب (۱۶۹۴) کتاب البیوع وغیرها : باب الترغیب فی ذکر الله تعالی فی الأسواق ومواطن الغفلة ' صحیح الجامع الصغیر (۶۲۳۱) الکلم الطیب (۲۳۰)]

(۲) [صحیح : صحیح ترمذی ' ترمذی (۲۰۳۵) کتاب البر والصلة : باب ما جاء فی الثناء بالمعروف ' صحیح الجامع الصغیر (۶۳۶۸) صحیح الترغیب والترهیب (۹۶۹) کتاب الصدقات : باب الترغیب فی شکر المعروف ' الأدب المفرد (۲۱۵)]

(۳) [مسلم (۱۳۷۳) کتاب الحج : باب فضل المدینة ودعاء النبی فیها بالبرکة]

"ہر قسم کی تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس کی نعمت کے ساتھ ہی نیک کام پورے ہوتے ہیں۔"

اور جب کوئی ناپسندیدہ و ناگوار خبر سنتے تو کہتے:

﴿ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ ﴾

"ہر حال میں تمام تعریف اللہ ہی کے لیے ہے۔"(۱)

ایمان میں شک ہونے لگے تو کیا کہے؟

ایسے شخص کو شک والا کام چھوڑ کر یہ دعا پڑھنی چاہیے:

﴿ آمَنْتُ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ﴾

"میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا۔"(۲)

جو کہے میں تم سے اللہ کے لیے محبت کرتا ہوں اس کے لیے دعا

﴿ أَحَبَّكَ الَّذِي أَحْبَبْتَنِي لَهُ ﴾

"وہ ذات (یعنی اللہ تعالیٰ) تم سے محبت کرے جس کے لیے تم نے مجھ سے محبت کی۔"(۳)

جب کوئی چیز اچھی لگے تو اسے اپنی نظر لگنے سے بچانے کے لیے برکت کی دعا دینی چاہیے

فرمانِ نبوی ہے کہ جب تم میں سے کسی ایک کو اپنے بھائی کی کوئی چیز اچھی لگے تو وہ اسے برکت کی دعا دے (مثلاً یوں کہے: بَارَكَ اللهُ فِيكَ)۔ کیونکہ نظر بد (لگ جانا) یقینی ہے۔(۴)

مسکینی کی حالت میں زندگی بسر کرنے کی دعا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

---

(۱) [حسن : صحيح ابن ماجه ' ابن ماجه (۳۸۰۳) كتاب الأدب : باب فضل الحامدين ' ابن السنى فى عمل اليوم والليلة (۳۸۰) مستدرك حاكم (۴۹۹/۱)]

(۲) [مسلم (۱۳۴) كتاب الإيمان : باب بيان الوسوسة فى الإيمان وما يقوله من وجدها]

(۳) [حسن : صحيح ابو داود ' ابو داود (۵۱۲۵) كتاب الأدب : باب إخبار الرجل الرجل بمحبته إليه]

(۴) [صحيح : هداية الرواة (۲۸۲/۴) ' (۴۴۸۷) صحيح ابن ماجة (۲۸۲۸) كتاب الطب : باب العين ' مسند احمد (۴۸۶/۳) شرح السنة (۳۶۶/۳-۳۶۷) ابن ماجة (۳۵۰۹) مؤطا (۱۴۷۱) ' (۹۳۹/۲) كتاب الجامع : باب الوضوء من العين ' نسائى فى السنن الكبرى (۷۶۱۸) بيهقى فى دلائل النبوة (۱۶۳/۶) عبد الرزاق (۱۹۷۶۶) شرح مشكل الآثار (۲۸۹۵) طبرانى كبير (۵۵۷۵)]

﴿ اللّٰهُمَّ أَحْيِنِي مِسْكِينًا وَأَمِتْنِي مِسْكِينًا وَاحْشُرْنِي فِي زُمْرَةِ الْمَسَاكِينِ ﴾

"اے اللہ! مجھے مسکینی کی حالت میں زندہ رکھ' مسکینی کی حالت میں موت دے اور (روزِ قیامت) مساکین کی جماعت میں ہی اٹھانا۔"(۱)

نیا مسلمان ہونے والا شخص یہ دعا پڑھے

حضرت طارق بن اشیم اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب کوئی آدمی مسلمان ہوتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (سب سے پہلے) اسے نماز سکھاتے' پھر اسے یہ دعا پڑھنے کا حکم کرتے:

﴿ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي ﴾

"اے اللہ! مجھے بخش دے' مجھ پر رحم فرما' مجھے ہدایت دے' مجھے عافیت دے اور مجھے رزق عطا فرما۔"(۲)

کسی ہنستے ہوئے مسلمان کو دیکھ کر اسے یہ دعا دینی چاہیے

ایک مرتبہ عمر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ ہنس رہے تھے۔ اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو یہ دعا دی:

﴿ أَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ ﴾

"اللہ آپ کو ہمیشہ خوش رکھے۔"(۳)

بدشگونی پکڑنے کا کفارہ یہ دعا ہے

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جسے بدشگونی نے اس کی حاجت سے لوٹا دیا اس نے شرک کیا۔ صحابہ کرام نے دریافت کیا کہ اے اللہ کے رسول! اس کا کفارہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' وہ یوں کہے:

﴿ اللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُكَ وَلَا طَيْرَ إِلَّا طَيْرُكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ ﴾

"اے اللہ! نہیں ہے کوئی بھلائی مگر تیری ہی (طرف سے ہونے والی) بھلائی اور نہیں ہے کوئی بدشگونی

---

(۱) [صحیح : صحیح ابن ماجه ' ابن ماجه (٤١٢٦) كتاب الزهد : باب مجالسة الفقراء '. ترمذی (٢٣٥٢) كتاب الزهد : باب ما جاء أن فقراء المهاجرين يدخلون الجنة ' ارواء الغليل (٨٦١) المشكاة (٥٢٤٤) صحيح الترغيب (٣١٩٢) السلسلة الصحيحة (٣٠٨)]

(۲) [مسلم (٢٦٩٧) كتاب الذكر والدعاء : باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء ' ابن ماجه (٣٨٤٥) كتاب الدعاء : باب الجوامع من الدعاء ' تحفة الأشراف (٤٩٧٧)]

(۳) [بخاری (٦٠٨٥) كتاب الأدب : باب التبسم والضحك]

مگر تیری ہی بدشگونی (یعنی تیرے ہی حکم سے) اور تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں۔" (۱)

چند جامع دعائیں

(1) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے:

﴿ اللَّهُمَّ أَصْلِحْ لِيَ دِينِي الَّذِي هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِي وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي فِيهَا مَعَاشِي وَأَصْلِحْ لِي آخِرَتِي الَّتِي فِيهَا مَعَادِي وَاجْعَلِ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِي فِي كُلِّ خَيْرٍ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِي مِنْ كُلِّ شَرٍّ ﴾

"اے اللہ! میرا دین درست فرما دے جو میرا اصل سہارا ہے' اور میری دنیا درست فرما دے جس میں میری معاش ہے' اور میری آخرت درست فرما دے جہاں میرا لوٹنا ہے' اور میری زندگی کو ہر نیک کام میں اضافے کا باعث بنا اور موت کو میرے لیے ہر شر سے راحت حاصل کرنے کا باعث بنا۔" (۲)

(2) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے:

﴿ رَبِّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي كُلِّهِ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطَايَايَ وَعَمْدِي وَجَهْلِي وَهَزْلِي وَكُلُّ ذَلِكَ عِنْدِي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴾

"اے میرے پروردگار! میرے گناہ' میری جہالت' تمام کاموں میں میرے اسراف اور جن کو تو مجھ سے بھی زیادہ جانتا ہے انہیں معاف فرما۔ اے اللہ! میری عمداً کی ہوئی اور جہالت میں کی ہوئی سب غلطیاں معاف فرما اور یہ سب غلطیاں مجھ سے ہوئی ہیں۔ اے اللہ! میرے اگلے' پچھلے' پوشیدہ اور ظاہر سب گناہوں کو بخش دے۔ تو ہی آگے کرنے والا اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے۔" (۳)

---

(۱) [صحیح : السلسلة الصحيحة (۱۰٦٥) مسند احمد (۲۲۰/۲) طبرانی کبیر (۳۰۸/۲۲) ابن السنی فی عمل اليوم والليلة (۲۹۲)]

(۲) [مسلم (۲۷۲۰) كتاب الذكر والدعاء : باب التعوذ من شر ما عمل وما لم يعمل]

(۳) [بخاری (٦۳۹۸) كتاب الدعوات : باب قول النبي :اللهم اغفرلی ما قدمت وما أخرت ' مسلم (۲۷۱۹) كتاب الذكر والدعاء : باب التعوذ من شر ما عمل ومن شر ما لم يعمل ' الأدب المفرد (٦۸۸) مسند احمد (۱۹۷۵۹) ابن أبی شيبة (۲۸۱/۱۰) ابن حبان (۹٥٤)]

(3) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں یہ دعا سکھائی:

﴿ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ بِهِ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ وَأَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ قَضَيْتَهُ لِي خَيْرًا ﴾

"اے اللہ! میں ساری کی ساری بھلائی کا تجھ سے سوال کرتا ہوں' جو جلدی ملنے والی ہے اور جو دیر سے ملنے والی ہے' جسے میں جانتا ہوں اور جسے میں نہیں جانتا۔ اے اللہ! میں تجھ سے اس چیز کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں جس کا سوال تجھ سے تیرے بندے اور تیرے نبی نے کیا اور اس چیز کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں جس سے تیرے بندے اور تیرے نبی نے پناہ مانگی ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور اس قول وعمل کا سوال کرتا ہوں جو (مجھے) اس کے قریب کر دے اور میں آتش جہنم سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور اس قول وعمل سے بھی تیری پناہ چاہتا ہوں جو (مجھے) اس کے قریب کر دے اور میں تجھ سے ہر اس فیصلے کی خیر کا سوال کرتا ہوں جو تو میرے لیے کرے۔"(۱)

(4) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

﴿ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَى وَالتُّقَى وَالْعَفَافَ وَالْغِنَى ﴾

"اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت' تقویٰ' گناہوں سے بچاؤ اور بے نیازی کا سوال کرتا ہوں۔"(۲)

(5) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ یہ دعا کثرت کے ساتھ کیا کرتے تھے:

﴿ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴾

---

(۱) [صحیح : السلسلة الصحيحة (۱۵٤۲) ابن ماجه (۳۸٤٦) كتاب الدعاء : باب الجوامع من الدعاء ' ابن حبان (٦٨٩/٣) مسند احمد (١٣٤/٦) حاكم (٥٢١/١) امام حاکم نے اسے صحیح کہا ہے اور امام ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔]

(۲) [مسلم (۲۷۲۱) كتاب الذكر والدعاء : باب التعوذ من شر ما عمل وما لم يعمل ' ترمذی (٣٤٨٩) كتاب الدعوات : باب ما جاء في عقد التسبيح باليد ' ابن ماجه (٣٨٣٢) كتاب الدعاء : باب دعاء رسول الله ' مسند احمد (٣٦٩٢) طيالسي (٣٠٣) ابن حبان (٩٠٠) الأدب المفرد (٦٧٤)]۔

"اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا وآخرت میں خیر وبھلائی عطا فرما اور عذاب جہنم سے محفوظ رکھ۔" (۱)

(6) حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی روایت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا مذکور ہے:

﴿ اللّٰهُمَّ آتِ نَفْسِي تَقْوَاهَا وَزَكِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا ﴾

"اے اللہ! میرے نفس کو تقویٰ و پرہیزگاری عطا فرما اور اسے پاک فرما دے، تو سب سے بہتر اسے پاک کرنے والا ہے، تو ہی اس کا ولی اور مالک ہے۔" (۲)

انبیاء کی دعائیں

حضرت آدم اور حوا علیہما السلام کی دعا:

﴿ رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنفُسَنَا وَإِن لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ﴾

[الأعراف : ۲۳]

"اے ہمارے پروردگار! ہم نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا اور اگر تو نے ہمیں معاف نہ کیا اور ہم پر رحم نہ کیا تو ضرور ہم خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔"

حضرت نوح علیہ السلام کی دعا:

﴿ رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا ○ إِنَّكَ إِن تَذَرْهُمْ يُضِلُّوا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوا إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ○ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَن دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا تَبَارًا ﴾ [نوح : ۲۶۔۲۸]

"اے میرے رب! تو روئے زمین پر کسی کافر کو رہنے سہنے والا نہ چھوڑ۔ اگر تو انہیں چھوڑ دے گا تو (یقیناً) یہ تیرے اور بندوں کو بھی گمراہ کر دیں گے اور یہ فاجروں اور ڈھیٹ کافروں کو ہی جنم دیں گے۔ اے میرے پروردگار! تو مجھے اور میرے ماں باپ اور جو ایمان کی حالت میں میرے گھر میں آئے اور تمام مومن مردوں اور عورتوں کو بخش دے اور کافروں کو سوائے بربادی کے اور کسی بات میں نہ بڑھا۔"

---

(۱) [بخاری (۴۵۲۲) کتاب تفسیر القرآن : باب ومنهم من يقول ربنا آتنا في الدنيا حسنة ' مسلم (۲۶۹۰) ابو داود (۱۵۱۹) كتاب الصلاة : باب في الاستغفار ' مسند احمد (۱۳۹۳۸)]

(۲) [مسلم (۲۷۲۲) كتاب الذكر والدعاء : باب التعوذ من شر ما عمل وما لم يعمل ' مسند احمد (۱۹۳۲۷) نسائی (۵۴۷۳) وفي السنن الكبرى (۷۸٦٤)]

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا:

(1) ﴿ رَبِّ اجْعَلْ هَذَا بَلَدًا آمِنًا وَارْزُقْ أَهْلَهُ مِنَ الثَّمَرَاتِ مَنْ آمَنَ مِنْهُم بِاللّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ ﴾ [البقرة: ١٢٦]

"اے پروردگار! تو اس جگہ (مکہ مکرمہ) کو امن والا شہر بنادے اور یہاں کے باشندوں کو جو اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والے ہوں، پھلوں کی روزیاں دے۔"

(2) ﴿ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَى ﴾ [البقرة: ٢٦٠]

"اے میرے پروردگار! مجھے دکھا تو مردوں کو کیسے زندہ کرے گا۔"

(3) ﴿رَبِّ اجْعَلْ هَذَا الْبَلَدَ آمِنًا وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ أَن نَّعْبُدَ الأَصْنَامَ ٥ رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَن تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ٥ رَّبَّنَا إِنِّي أَسْكَنتُ مِن ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِندَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُواْ الصَّلاَةَ فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُم مِّنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ ٥ رَبَّنَا إِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِي وَمَا نُعْلِنُ وَمَا يَخْفَى عَلَى اللّهِ مِن شَيْءٍ فَي الأَرْضِ وَلاَ فِي السَّمَاء...... رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلاَةِ وَمِن ذُرِّيَّتِي رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاء ٥ رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ﴾ [ابراهيم: ٣٥-٤١]

"اے میرے پروردگار! اس شہر (یعنی مکہ مکرمہ) کو امن والا بنادے اور مجھے اور میری اولاد کو بت پرستی سے پناہ دے۔ اے میرے پالنے والے معبود! انہوں (یعنی بتوں) نے بہت سے لوگوں کو راہ سے بھٹکا دیا ہے۔ پس میری تابعداری کرنے والا میرا ہے اور جو میری نافرمانی کرے تو تو بہت ہی معاف کرنے والا اور کرم کرنے والا ہے۔ اے ہمارے پروردگار! میں نے اپنی کچھ اولاد اس بے آب و گیاہ زمین میں تیرے حرمت والے گھر کے پاس بسائی ہے۔ اے ہمارے پروردگار! یہ اس لیے کہ وہ نماز قائم رکھیں، پس تو کچھ لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کر دے اور انہیں پھلوں کی روزیاں عنایت فرما تاکہ یہ شکر گزاری کریں۔ اے ہمارے پروردگار! تو خوب جانتا ہے جو ہم چھپائیں اور جو ظاہر کریں۔ زمین و آسمان کی کوئی چیز اللہ پر پوشیدہ نہیں...... اے میرے پالنے والے! مجھے نماز کا پابند بنادے اور میری اولاد کو بھی، اے میرے رب! میری دعا قبول فرما۔ اے ہمارے پروردگار! مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو بھی اور دیگر مومنوں کو بھی بخش جس

دن حساب ہونے لگے۔"

❁ حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام کی دعا:

﴿ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ○ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِن ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ○ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولاً مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴾ [البقرة: ١٢٧-١٢٩]

"اے ہمارے پروردگار! تو ہم سے (اس تعمیر کعبہ کے عمل کو) قبول فرما' یقیناً تو سننے والا جاننے والا ہے۔ اے ہمارے رب! ہمیں اپنا فرمانبردار بنا لے اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک جماعت کو اپنی اطاعت گزار رکھ اور ہمیں اپنی عبادتیں سکھا اور ہماری توبہ قبول فرما' تو توبہ قبول فرمانے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ اے ہمارے رب! ان میں انہی میں سے ایک رسول بھیج جو ان کے پاس تیری آیتیں پڑھے' انہیں کتاب وحکمت سکھائے اور انہیں پاک کرے' یقیناً تو غلبہ وحکمت والا ہے۔"

❁ حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا:

(1) ﴿ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَهَبْ لِي مُلْكًا لَّا يَنبَغِي لِأَحَدٍ مِّنْ بَعْدِي إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ ﴾ [ص: ٣٥]

"اے میرے رب! مجھے بخش دے اور مجھے ایسی بادشاہت عطا فرما جو میرے سوا کسی شخص کے لائق نہ ہو' یقیناً تو بہت دینے والا ہے۔"

(2) ﴿ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَى وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَدْخِلْنِي بِرَحْمَتِكَ فِي عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ ﴾ [النمل: ١٩]

"اے پروردگار! تو مجھے توفیق دے کہ میں تیری ان نعمتوں کا شکر بجالاؤں جو تو نے مجھ پر انعام کی ہیں اور میرے ماں باپ پر اور میں ایسے نیک اعمال کرتا رہوں جن سے تو خوش رہے' مجھے اپنی رحمت سے اپنے نیک بندوں میں شامل کر لے۔"

❁ حضرت یونس علیہ السلام کی دعا:

﴿ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنتُ مِنَ الظَّالِمِينَ ﴾ [الأنبياء: ٨٧]

”نہیں ہے کوئی معبودِ برحق مگر تو' تو پاک ہے' یقیناً میں ظالموں میں سے تھا۔“

❁ حضرت ایوب علیہ السلام کی دعا:

﴿ أَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ﴾ [الأنبياء: ٨٣]

”(اے میرے رب!) مجھے یہ بیماری لگ گئی ہے اور تو رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔“

❁ حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا:

﴿ رَبِّ هَبْ لِي مِن لَّدُنكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ ﴾ [آل عمران: ٣٧]

”اے میرے رب! مجھے اپنے پاس سے پاکیزہ اولاد عطا فرما' بے شک تو دعا کا سننے والا ہے۔“

❁ حضرت یوسف علیہ السلام کی دعا:

﴿رَبِّ قَدْ آتَيْتَنِي مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِي مِن تَأْوِيلِ الأَحَادِيثِ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ أَنتَ وَلِيِّي فِي الدُّنُيَا وَالآخِرَةِ تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ﴾

[یوسف: ١٠١]

”اے میرے رب! تو نے مجھے (مصر شہر کی) بادشاہت عطا فرمائی اور تو نے مجھے خواب کی تعبیر سکھائی۔ اے آسمان وزمین کے پیدا کرنے والے! تو ہی دنیا وآخرت میں میرا دوست اور کارساز ہے' تو مجھے اسلام کی حالت میں فوت کر اور نیکوں میں ملا دے۔“

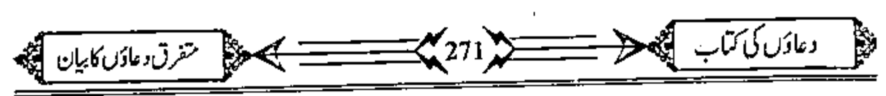
❁ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا:

(1) ﴿رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي ٥ وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي ٥ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي ٥ يَفْقَهُوا قَوْلِي ﴾ [طه: ٢٥-٢٨]

”اے میرے پروردگار! میرا سینہ میرے لیے کھول دے۔ اور میرے کام کو مجھ پر آسان کر دے۔ اور میری زبان کی گرہ بھی کھول دے۔ تاکہ لوگ میری بات اچھی طرح سمجھ سکیں۔“

(2) ﴿ رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ ﴾ [القصص: ٢٤]

”اے میرے پروردگار! تو جو کچھ بھلائی میری طرف اتارے میں اس کا محتاج ہوں۔“



چند ایسی دعائیں جو ضعیف روایات پر مبنی ہیں

شیشہ دیکھنے کی دعا:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب شیشہ دیکھتے تو یہ دعا فرماتے:

﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ، اَللّٰهُمَّ كَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَحَسِّنْ خُلُقِيْ ﴾(۱)

اسی طرح جس روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ جب شیشہ دیکھتے تو یہ دعا فرماتے:

﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ حَسَّنَ خَلْقِيْ وَخُلُقِيْ وَزَانَ مِنِّيْ مَا شَانَ مِنْ غَيْرِيْ ﴾

وہ بھی ضعیف ہے۔(۲)

تیل لگانے کی دعا:

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جس نے تیل لگایا اور بِسْمِ اللّٰهِ نہ کہا' اس کے ساتھ ستر شیطان تیل لگاتے ہیں۔(۳)

آگ کا شعلہ دیکھ کر پڑھنے کی دعا:

عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جب تم آگ کا شعلہ دیکھو تو اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہو' یقیناً تکبیر اسے بجھا دے گی۔(٤)

حمام میں داخل ہونے کی دعا:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' حمام میں داخل

---

(۱) [ضعيف جدا : ابن السنى فى عمل اليوم والليلة (١٦٣) الأذكار للنووى (٩٠٠) اس روایت کی سند میں حسین بن ابی السری راوی متروک ہے۔ عبد الرحمٰن بن اسحٰق واسطی ضعیف ہے اور نعمان بن سعد راوی مجہول ہے۔ شیخ سلیم ہلالی نے اس روایت کو بہت زیادہ ضعیف کہا ہے۔[التعليق على الأذكار للنووى (٦٦٣/٢)] شیخ محمد بن ریاض اللبابیدی نے بھی اس روایت کو بہت زیادہ ضعیف کہا ہے۔[التعليق على عمل اليوم والليلة لابن السنى (ص / ٥٩)]

(۲) [ضعيف : ضعيف الجامع الصغير (٤٤٥٨)]

(۳) [ضعيف : السلسلة الضعيفة (٦٥١) ابن السنى فى عمل اليوم والليلة (١٧٤)]

(٤) [ضعيف : السلسلة الضعيفة (٢٦٠٣) ضعيف الجامع الصغير (٥٠٤) الكلم الطيب (٢٢٢) طبرانى فى الدعاء (١٠٠٢) ابن السنى فى عمل اليوم والليلة (٢٩٤)]

ہونے والا اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرے اور آتش جہنم سے پناہ مانگے۔(۱)

کشتی پر سوار ہونے کی دعا:

حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' میری امت کے لوگ جب کشتی میں سوار ہوں تو ڈوبنے سے تب بچ سکتے ہیں جب یہ دعا پڑھیں:

﴿ بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖيْهَا وَمُرْسَاهَا اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ، وَمَا قَدَرُوْا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ ...... ﴾(۲)

آب زمزم پینے کی دعا:

ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ جب آب زمزم پیتے تو یہ دعا فرماتے:

﴿ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ ﴾(۳)

---

(۱) [موضوع : الكلم الطيب للألباني (ص / ۱۲۸) ابن السنى فى عمل اليوم والليلة (۳۱۵)]

(۲) [ضعيف : الكلم الطيب للألباني (۱۷٦) اس روایت کی سند میں یحییٰ بن علاء اور مروان بن سالم دونوں راوی کذاب ہیں۔]

(۳) [ضعيف : ضعيف الترغيب والترهيب (۷۵۰) كتاب الحج : باب الترغيب فى شرب ماء زمزم وما جاء فى فضله ' مستدرك حاكم (۱/٤۷۳) دارقطنى (۲/۲۸۸)]

باب ادعية الاستعاذة — پناہ مانگنے کی دعاؤں کا بیان

شرک سے پناہ مانگنے کی دعا

فرمانِ نبوی کے مطابق جو شخص یہ دعا پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس سے چھوٹا اور بڑا شرک دور فرما دیں گے:

﴿ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أَعُوْذُبِكَ أَنْ أُشْرِكَ بِكَ وَ أَنَا أَعْلَمُ وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا أَعْلَمُ ﴾

"اے اللہ! میں تیرے ساتھ (کسی کو) شریک ٹھہرانے سے تیری پناہ میں آتا ہوں حالانکہ میں جانتا بھی ہوں اور میں تجھ سے ان گناہوں کی معافی مانگتا ہوں جنہیں میں نہیں جانتا۔" (۱)

فکر و غم، عاجزی و کاہلی، قرض اور لوگوں کے غلبے سے پناہ مانگنے کی دعا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے:

﴿ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ ﴾

"اے اللہ! میں فکر، غم، عاجزی، کاہلی، بزدلی، بخیلی، قرض کے بوجھ اور لوگوں کے تسلط سے تیری پناہ پکڑتا ہوں۔" (۲)

نعمت چھن جانے اور اللہ تعالیٰ کے اچانک عذاب سے پناہ مانگنے کی دعا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک دعا یہ تھی:

﴿ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيعِ سَخَطِكَ ﴾

"اے اللہ! بے شک میں تجھ سے تیری نعمت کے زائل ہو جانے، تیری عافیت کے پھر جانے، تیرے اچانک عذاب اور تیری ہر طرح کی ناراضگی سے پناہ مانگتا ہوں۔" (۳)

---

(۱) [صحيح: صحيح الجامع الصغير (۳۷۳۱) الأدب المفرد للبخاري (۷۱٦)]

(۲) [بخاري (٦۳٦۹) كتاب الدعوات: باب الاستعاذة من الجبن والكسل كسالى وكسالى واحد، مسلم (۲۷۰٦) كتاب الذكر والدعاء: باب التعوذ من العجز والكسل وغيره]

(۳) [مسلم (۲۷۳۹) كتاب الذكر والدعاء: باب أكثر أهل الجنة الفقراء، ابو داود (۱۵٤۵) كتاب الصلاة: باب في الاستعاذة]

سخت مصیبت اور بری تقدیر سے پناہ مانگنے کی دعا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ بری تقدیر، بدبختی، دشمنوں کے خوش ہونے اور سخت مصیبت سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ یہ دعا ان الفاظ میں کرنی چاہیے:

﴿اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ سُوءِ الْقَضَاءِ وَمِنْ دَرَكِ الشَّقَاءِ وَمِنْ شَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ وَمِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ﴾(۱)

غیر نفع مند علم اور خوفِ الٰہی سے خالی دل سے پناہ مانگنے کی دعا

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی روایت میں رسول اللہ ﷺ کی یہ دعا مذکور ہے:

﴿ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا ﴾

''اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں ایسے علم سے جو فائدہ نہ دے، ایسے دل سے جس میں خشیتِ الٰہی نہ ہو، ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو اور ایسی دعا سے جو قبول نہ ہو۔''(۲)

غیر نفع مند نماز سے پناہ مانگنے کی دعا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے:

﴿ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ صَلَاةٍ لَا تَنْفَعُ ﴾

''اے اللہ! میں ایسی نماز سے تیری پناہ پکڑتا ہوں جو فائدہ نہ دے۔''(۳)

اپنے کیے ہوئے اور نہ کیے ہوئے اعمال کے شر سے پناہ مانگنے کی دعا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کہا کرتے تھے:

﴿ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ ﴾

---

(۱) [مسلم (۲۷۰۷) كتاب الذكر والدعاء : باب في التعوذ من سوء القضاء ودرك الشقاء، بخارى (٦٦١٦) كتاب القدر : باب من تعوذ بالله من درك الشقاء وسوء القضاء، مسند احمد (۷۳٥۹) الأدب المفرد (٦٦٩) حميدى (۹۷۲) بغوى (۱۳٦۰) ابن حبان (۱۰۱٦)]

(۲) [مسلم (۲۷۲۲) كتاب الذكر والدعاء : باب التعوذ من شر ما عمل وما لم يعمل، مسند احمد (۱۹۳۲۷) نسائى (٥٤٧۳) وفى السنن الكبرى (۷۸٦٤)]

(۳) [صحيح : صحيح ابو داود، ابو داود (۱٥٤۹) كتاب الصلاة : باب فى الاستعاذة]

”اے اللہ! میں ان اعمال کے شر سے جنہیں میں نے کیا ہے اور ان اعمال کے شر سے جنہیں میں نے نہیں کیا تیری پناہ چاہتا ہوں۔“ (۱)

گمراہی سے پناہ مانگنے کی دعا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کہا کرتے تھے:

﴿ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِعِزَّتِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْ تُضِلَّنِي ﴾

”اے اللہ! میں تیری عزت کے ساتھ اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ تو مجھے گمراہ کر دے، تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں۔“ (۲)

برے اعمال، اخلاق، خواہشات اور بیماریوں سے پناہ مانگنے کی دعا

حضرت قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

﴿ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْأَخْلَاقِ وَالْأَعْمَالِ وَالْأَهْوَاءِ وَالْأَدْوَاءِ ﴾

”اے اللہ! میں برے اخلاق، برے اعمال، بری خواہشات اور بری بیماریوں سے تیری پناہ پکڑتا ہوں۔“ (۳)

برص، کوڑھ، پاگل پن اور دیگر بدترین بیماریوں سے پناہ مانگنے کی دعا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے:

﴿ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُونِ وَالْجُذَامِ وَمِنْ سَيِّئِ الْأَسْقَامِ ﴾

”اے اللہ! برص، پاگل پن، کوڑھ اور (دوسری) بدترین بیماریوں سے میں تیری پناہ پکڑتا ہوں۔“ (٤)

---

(۱) [مسلم (۲۷۱٦) کتاب الذکر والدعاء : باب التعوذ من شر ما عمل ومن شر ما لم یعمل، ابو داود (۱۵۵۰) کتاب الصلاة : باب فی الاستعاذة، نسائی (۱۳۰٦) مسند احمد (۲۵۸٤۲) ابن حبان (۱۰۳۱) ابن أبی شیبة (۱۰/۱۸٦)]

(۲) [مسلم (۲۷۱۷) کتاب الذکر والدعاء : باب التعوذ من شر ما عمل وما لم یعمل، بخاری (۷۳۸۳) مسند احمد (۲۷٤۸) نسائی فی السنن الکبری (۷٦۸٤)]

(۳) [صحیح : صحیح ترمذی، ترمذی (۳۵۹۱) کتاب الدعوات : باب دعاء أم سلمة، صحیح الجامع الصغیر (۱۲۹۸)]

(٤) [صحیح : هدایة الرواة (۲٤۰٤)، (۲۲/۳) ابو داود (۱۵۵٤) کتاب الصلاة : باب فی الاستعاذة، نسائی (۸/۲۷۰)]

محتاجی، مالی کمی، ذلت اور ظلم سے پناہ مانگنے کی دعا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا فرماتے تھے:

﴿اللّٰهُمَّ إِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ﴾

"اے اللہ! محتاجی، مالی کمی اور ذلت ورسوائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اس بات سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں کہ میں کسی پر ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے۔" (۱)

کان، آنکھ، زبان، دل اور شرمگاہ کے شر سے پناہ مانگنے کی دعا

حضرت ابو احمد شکر بن حمید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی دعا سکھایئے تو آپ ﷺ نے فرمایا، یوں کہا کرو:

﴿ اللّٰهُمَّ إِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِي وَمِنْ شَرِّ بَصَرِي وَمِنْ شَرِّ لِسَانِي وَمِنْ شَرِّ قَلْبِي وَمِنْ شَرِّ مَنِيِّي ﴾

"اے اللہ! میں تجھ سے اپنے کان، اپنی آنکھ، اپنی زبان، اپنے دل اور اپنی منی کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔" (۲)

گرنے، ڈوبنے، جلنے، بڑھاپے اور موت کے وقت شیطان کے حملے سے پناہ مانگنے کی دعا

حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے:

﴿ اللّٰهُمَّ إِنِّي اَعُوذُبِكَ مِنَ الْهَدْمِ وَاَعُوذُبِكَ مِنَ التَّرَدِّي وَاَعُوذُبِكَ مِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالْهَرَمِ وَاَعُوذُبِكَ اَنْ يَتَخَبَّطَنِي الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَاَعُوذُبِكَ اَنْ اَمُوتَ فِي سَبِيلِكَ مُدْبِرًا وَاَعُوذُبِكَ اَنْ اَمُوتَ لَدِيغًا ﴾

"اے اللہ! میں دیوار کے گرنے سے تیری پناہ پکڑتا ہوں، اور اونچی جگہ سے گرنے سے تیری پناہ پکڑتا ہوں اور ڈوبنے، جلنے اور بڑھاپے کی عمر سے تیری پناہ پکڑتا ہوں، اور اس بات سے تیری پناہ پکڑتا ہوں کہ موت کے وقت شیطان مجھ پر حملہ آور ہو اور میں تیرے راستے میں پیٹھ پھیر کر بھاگتے ہوئے مرنے سے تیری پناہ پکڑتا ہوں اور اس بات سے بھی تیری پناہ پکڑتا ہوں کہ کسی زہریلے جانور کے ڈسنے کی وجہ سے مجھے موت آئے۔" (۳)

---

(۱) [صحیح: صحیح ابو داود، ابو داود (۱۵۴۴) کتاب الصلاۃ: باب فی الاستعاذۃ، ابن ماجه (۳۸۴۲) کتاب الدعاء: باب ما تعوذ منه رسول الله، نسائی (۸/۲۶۱)]

(۲) [صحیح: صحیح ابو داود، ابو داود (۱۵۵۱) کتاب الصلاۃ: باب فی الاستعاذۃ، ترمذی (۳۴۹۲) کتاب الدعوات: باب ما جاء فی عقد التسبیح بالید، نسائی (۸/۲۵۵)]

(۳) [صحیح: صحیح ابو داود، ابو داود (۱۵۵۲) کتاب الصلاۃ: باب فی الاستعاذۃ، نسائی (۸/۲۸۳)]

بھوک اور خیانت سے پناہ مانگنے کی دعا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

﴿اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنَ الْجُوعِ فَإِنَّهُ بِئْسَ الضَّجِيعُ وَأَعُوذُبِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَإِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ﴾

''اے اللہ! میں بھوک سے تیری پناہ پکڑتا ہوں کیونکہ یہ بہت برا ساتھی ہے اور میں خیانت سے تیری پناہ پکڑتا ہوں کیونکہ یہ بری خصلت ہے۔''(۱)

برے ساتھی اور برے ہمسائے سے پناہ مانگنے کی دعا

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے:

﴿اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ يَوْمِ السُّوْءِ وَمِنْ لَيْلَةِ السُّوْءِ وَمِنْ سَاعَةِ السُّوْءِ وَمِنْ صَاحِبِ السُّوْءِ وَمِنْ جَارِ السُّوْءِ فِيْ دَارِ الْمُقَامَةِ﴾

''اے اللہ! میں (اپنے) رہائشی گھر میں برے دن سے' بری رات سے' برے وقت سے' برے ساتھی سے اور برے پڑوسی سے تیری پناہ پکڑتا ہوں۔''(۲)

مسیح دجال' زندگی' موت اور گناہ کے فتنے سے پناہ مانگنے کی دعا

﴿اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ﴾

اس دعا کے ترجمہ اور حوالہ کے لیے گزشتہ باب ''عبادات سے متعلقہ دعاؤں کا بیان'' ملاحظہ فرمایئے۔

☐ جس روایت میں نفاق اور برے اخلاق سے پناہ مانگنے کی یہ دعا مذکور ہے:

﴿اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْأَخْلَاقِ﴾

وہ روایت ضعیف ہے۔(۳)

---

(۱) [حسن : هداية الرواة (۲٤۰۳) ' (۲۲/۳) صحيح ابو داود ' ابو داود (۱٥٤۷) كتاب الصلاة : باب في الإستعاذة ' نسائى (۲٦۳/۸)]

(۲) [حسن : صحيح الجامع الصغير (۱۲۹۹)]

(۳) [ضعيف : ضعيف ابو داود ' ابو داود (۱٥٤٦) كتاب الصلاة : باب في الاستعاذة ' نسائى (٥٤۷۱) كتاب الاستعاذة : باب الاستعاذة من الشقاق والنفاق وسوء الأخلاق ' المشكاة (۲٤٦۸) ضعيف الترغيب والترهيب (۱٦۱۳) كتاب الأدب : باب الترغيب في الخلق الحسن وفضله والترهيب من الخلق السيئ ' ضعيف الجامع الصغير (۱۱۹۸)]

باب التوبة والاستغفار — توبہ واستغفار کا بیان

استغفار کرنے کی اللہ تعالیٰ نے بار بار ترغیب دلائی ہے

(1) ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

﴿ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ ﴾ [غافر: ٥٥]

''اپنے گناہوں کے لیے استغفار کر اور صبح وشام اپنے رب کی تسبیح بیان کر اس کی حمد کے ساتھ۔''

(2) ایک دوسرے مقام پر ارشاد ہے کہ

﴿ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ﴾ [محمد: ١٩]

''اپنے گناہوں کے لیے استغفار کر اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لیے بھی۔''

(3) سورۂ بقرہ میں ہے کہ

﴿ وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴾ [البقرة: ١٩٩]

''اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو' یقیناً اللہ بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔''

(4) سورۂ ہود میں ہے کہ

﴿ وَاسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ إِنَّ رَبِّي رَحِيمٌ وَدُودٌ ﴾ [هود: ٩٠]

''اپنے رب سے استغفار کرو' پھر اس کی بارگاہ میں توبہ کرو' یقیناً میرا رب نہایت مہربان اور بہت محبت کرنے والا ہے۔''

(5) سورۂ انفال میں ہے کہ

﴿ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ ﴾ [الأنفال: ٣٣]

''اور اللہ تعالیٰ ایسا نہ کرے گا کہ ان میں آپ کے ہوتے ہوئے ان کو عذاب دے اور اللہ ان کو عذاب نہ دے گا اس حالت میں کہ وہ استغفار بھی کرتے ہوں۔''

(6) سورۂ آل عمران میں ہے کہ

﴿وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ وَمَن يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَىٰ مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ﴾ [آل عمران: ۱۳۵]

”جب ان (متقین) سے کوئی ناشائستہ کام ہو جائے یا کوئی گناہ کر بیٹھیں تو فوراً اللہ کا ذکر اور اپنے گناہوں کے لیے استغفار کرتے ہیں' فی الواقع اللہ تعالیٰ کے سوا اور کون گناہوں کو بخش سکتا ہے؟ اور وہ لوگ باوجود علم کے کسی برے کام پر اڑ نہیں جاتے۔“

(7) سورۂ نساء میں ہے کہ

﴿وَمَن يَعْمَلْ سُوءًا أَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللَّهَ يَجِدِ اللَّهَ غَفُورًا رَّحِيمًا﴾ [النساء: ۱۱۰]

”جو شخص کوئی برائی کرے یا اپنی جان پر ظلم کرے پھر اللہ سے استغفار کرے تو وہ اللہ کو بخشنے والا' مہربانی کرنے والا پائے گا۔“

سچی توبہ کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا﴾ [التحریم: ۸]

”اے ایمان والو! اللہ کے سامنے سچی خالص توبہ کرو۔“

☐ سچی خالص توبہ یہ ہے کہ ① جس گناہ سے توبہ کر رہا ہے اسے ترک کر دے۔ ② اس پر اللہ کی بارگاہ میں ندامت کا اظہار کرے۔ ③ آئندہ اسے نہ کرنے کا عزم (یعنی پختہ ارادہ) کرے۔ ④ اگر اس (کے گناہ) کا تعلق حقوق العباد سے ہے تو جس کا حق غصب کیا ہے اس کا ازالہ کرے' جس کے ساتھ زیادتی کی ہے اس سے معافی مانگے۔ محض زبان سے توبہ توبہ کر لینا کوئی معنی نہیں رکھتا۔(۱)

سچی توبہ کرنے سے اللہ تعالیٰ گزشتہ تمام گناہ معاف فرما دیتے ہیں

(1) ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

﴿وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ يَلْقَ أَثَامًا ○ يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدْ

(۱) [دیکھئے: تفسیر أحسن البیان (ص/ ۱۶۰۰) نیز دیکھئے: شرح مسلم للنووی (۲۹۳/۸)]

فِيهِ مُهَانًا ۞ إِلَّا مَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴾ [الفرقان: ٦٨-٧٠]

''اور (مومنین) اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور کسی ایسے شخص کو جسے قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے منع کر دیا ہو وہ سوائے حق کے قتل نہیں کرتے' نہ وہ زنا کے مرتکب ہوتے ہیں اور جو کوئی یہ کام کرے وہ اپنے اوپر سخت وبال لائے گا۔ اسے قیامت کے دن دوہرا عذاب دیا جائے گا اور وہ ذلت ورسوائی کے ساتھ ہمیشہ اسی میں رہے گا۔ سوائے ان لوگوں کے جو توبہ کریں اور ایمان لائیں اور نیک کام کریں' ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں سے بدل دیتا ہے' اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔''

(2) ایک حدیثِ قدسی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں کہ

﴿ يَا عِبَادِي إِنَّكُمْ تُخْطِئُونَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا فَاسْتَغْفِرُونِي أَغْفِرْ لَكُمْ ﴾

''اے میرے بندو! یقیناً تم شب وروز گناہ کرتے ہو اور میں (تمہارے) ہر طرح کے گناہوں کو بخش دیتا ہوں' اس لیے تم مجھ سے استغفار کرو میں تمہیں معاف کر دوں گا۔'' (۱)

(3) ایک طویل حدیث میں ہے کہ ایک آدمی نے سو (100) قتل کیے تھے' مگر پھر اس نے توبہ کی کوشش کی تو اللہ تعالیٰ نے اسے معاف فرما دیا۔(۲)

(4) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ ﴾

''گناہ سے توبہ کرنے والا اس شخص کی طرح ہے جس نے گناہ کیا ہی نہیں۔'' (۳)

---

(۱) [مسلم (۲۵۷۷) كتاب البر والصلة والآداب : باب تحريم الظلم، الأدب المفرد (٤٩٠) مسند أحمد (٢١٤٧٧) ابن حبان (٦١٩) حاكم (٧٦٠٦/٤) طيالسي (٤٦٣) عبد الرزاق (٢٠٢٧٢)]

(۲) [بخارى (٣٤٧٠) كتاب أحاديث الأنبياء : باب حديث الغار ' مسلم (٢٧٦٦) كتاب التوبة : باب قبول توبة القاتل وإن كثر قتله ' ابن ماجه (٢٦٢٢) كتاب الديات : باب هل لقاتل مؤمن توبة ' مسند احمد (١١١٥٤) ابن حبان (٦١١)]

(۳) [حسن : صحيح ابن ماجه ' ابن ماجه (٤٢٥٠) كتاب الزهد : باب ذكر التوبة]

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو ہمیشہ بخشتے رہنے کی قسم کھائی ہے

فرمانِ نبوی ہے کہ

﴿ إِنَّ الشَّيْطَانَ قَالَ وَعِزَّتِكَ يَا رَبِّ لَا أَبْرَحُ أُغْوِي عِبَادَكَ مَا دَامَتْ أَرْوَاحُهُمْ فِي أَجْسَادِهِمْ قَالَ الرَّبُّ وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا أَزَالُ أَغْفِرُ لَهُمْ مَا اسْتَغْفَرُونِي ﴾

''شیطان نے کہا' اے پروردگار! تیری عزت کی قسم! میں ہمیشہ تیرے بندوں کو گمراہ کرتا رہوں گا جب تک ان کی روحیں ان کے جسموں میں ہیں۔ پروردگار نے کہا' (مجھے) میری عزت اور میرے جلال کی قسم! میں انہیں ہمیشہ بخشتا رہوں گا جب تک وہ مجھ سے بخشش طلب کرتے رہیں گے۔'' (۱)

اعترافِ گناہ کے بعد توبہ یقیناً سود مند ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا اعْتَرَفَ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ ﴾

''بندہ جب (گناہ کا) اعتراف کر لے' پھر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتے ہیں۔'' (۲)

اللہ تعالیٰ کو وہ لوگ پسند ہیں جو گناہ کرتے ہیں اور پھر توبہ کرتے ہیں

(1) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوا لَذَهَبَ اللَّهُ بِكُمْ وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ يُذْنِبُونَ فَيَسْتَغْفِرُونَ اللَّهَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ ﴾

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ تمہیں لے جائے اور ایسے لوگ لے آئے جو گناہ کریں' پھر اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگیں تو اللہ تعالیٰ انہیں بخش دے۔'' (۳)

(2) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

(۱) [حسن : صحيح الجامع الصغير (١٦٥٠) صحيح الترغيب والترهيب (١٦١٧) كتاب الذكر والدعاء : باب الترغيب في الاستغفار' السلسلة الصحيحة (١٠٤) هداية الرواة (٢٢٨٣) مسند احمد (٧٦/٣) مستدرك حاكم (٢٦١/٤)]

(۲) [بخاری (٤١٤١) كتاب المغازی : باب حديث الإفك]

(۳) [مسلم (٢٧٤٩) كتاب التوبة : باب سقوط الذنوب بالاستغفار توبة ' مسند احمد (٨٠٨٨)]

﴿ كُلُّ ابْنِ آدَمَ خَطَّاءٌ وَخَيْرُ الْخَطَّائِينَ التَّوَّابُونَ ﴾

"تمام اولادِ آدم گناہ کرنے والی ہے اور گناہ کرنے والوں میں بہترین توبہ کرنے والے ہیں۔"(۱)

بندہ کی توبہ سے اللہ تعالیٰ کی بے پناہ خوشی کی ایک مثال

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿لَلّٰهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ حِينَ يَتُوبُ إِلَيْهِ مِنْ أَحَدِكُمْ كَانَ عَلَى رَاحِلَتِهِ بِأَرْضِ فَلَاةٍ فَانْفَلَتَتْ مِنْهُ وَعَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَأَيِسَ مِنْهَا فَأَتَى شَجَرَةً فَاضْطَجَعَ فِي ظِلِّهَا قَدْ أَيِسَ مِنْ رَاحِلَتِهِ فَبَيْنَا هُوَ كَذَلِكَ إِذَا هُوَ بِهَا قَائِمَةً عِنْدَهُ فَأَخَذَ بِخِطَامِهَا ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ اللّٰهُمَّ أَنْتَ عَبْدِي وَأَنَا رَبُّكَ أَخْطَأَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ ﴾

"اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے کہ جس کی سواری بے آب وگیاہ جنگل میں تھی' وہ اس کے پاس سے بھاگ گئی جبکہ سواری پر اس کے خورد ونوش کا سامان تھا' وہ سواری کے ملنے سے ناامید ہو جاتا ہے' وہ اسے تلاش کرتے ہوئے درخت کے سائے میں لیٹ جاتا ہے۔ وہ سواری کے ملنے سے ناامید ہے' وہ اسی پریشانی میں تھا کہ اچانک سواری اس کے قریب کھڑی ہوتی ہے' وہ اس کی لگام کو پکڑتا ہے اور نہایت خوشی میں پکارتا ہے 'اے اللہ! تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا پروردگار ہوں۔ انتہائی زیادہ خوشی کی وجہ سے غلطی کر بیٹھتا ہے۔"(۲)

توبہ نہ کرنے والے کا مکمل دل سیاہ ہو جاتا ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا أَخْطَأَ خَطِيئَةً نُكِتَتْ فِي قَلْبِهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ فَإِذَا هُوَ نَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ وَتَابَ سُقِلَ قَلْبُهُ وَإِنْ عَادَ زِيدَ فِيهَا حَتَّى تَعْلُوَ قَلْبَهُ وَهُوَ الرَّانُ الَّذِي ذَكَرَ اللّٰهُ "كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى

---

(۱) [حسن : هداية الرواة (۲۲۸۰) ' (۲/٤٤٩) ترمذی (۲٤۹۹) كتاب صفة القيامة والرقائق والورع : باب ' ابن ماجه (٤۲٥۱) كتاب الزهد : باب ذكر التوبة ' صحيح الجامع الصغير (٤٥١٥) صحيح الترغيب والترهيب (۳۱۳۹) كتاب التوبة والزهد : باب الترغيب فى التوبة والمبادرة بها]

(۲) [مسلم (۲۷٤۷) كتاب التوبة : باب فى الحض على التوبة والفرح بها ' بخارى (٦۳۰۹) كتاب الدعوات : باب التوبة ' مسند احمد (۱۳۲۲٦) ابن حبان (٦۱۷) شرح السنة للبغوى (۱۳۰۳)]

قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴾"

"مومن آدمی جب گناہ کرتا ہے تو گناہ کا سیاہ نکتہ اس کے دل پر نمودار ہو جاتا ہے۔ اگر وہ توبہ واستغفار کر لے تو اس کا دل صاف ہو جاتا ہے اور اگر وہ مزید گناہ کرنے لگ جائے تو زنگ میں اضافہ ہو جاتا ہے یہاں تک کہ زنگ اس کے دل پر غالب آ جاتا ہے' پس یہی وہ زنگ ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے تذکرہ فرمایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ہرگز نہیں! بلکہ ان کے گناہوں کی وجہ سے ان کے دل زنگ آلود ہیں۔" (۱)

نبی کریم ﷺ روزانہ ستر سے سو مرتبہ توبہ واستغفار کیا کرتے تھے

(1) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِينَ مَرَّةً ﴾

"اللہ کی قسم! میں دن میں ستر (70) سے زیادہ مرتبہ اللہ تعالیٰ سے توبہ واستغفار کرتا ہوں۔" (۲)

(2) ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ وَإِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ ﴾

"میں دن میں سو (100) مرتبہ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہوں۔" (۳)

(3) صحیح مسلم کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ يَأَيُّهَا النَّاسُ تُوبُوا إِلَى اللّٰهِ فَإِنِّي أَتُوبُ فِي الْيَوْمِ إِلَيْهِ مِائَةَ مَرَّةٍ ﴾

"اے لوگو! اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرو' یقیناً میں دن میں سو (100) مرتبہ اس سے توبہ کرتا ہوں۔" (٤)

---

(۱) [حسن : هداية الرواة (۲۲۸۱) ' (۲/٤٤٩) ترمذی (۳۳۳٤) كتاب تفسير القرآن : باب ومن سورة ويل للمطففين ' ابن ماجه (٤٢٤٤) كتاب الزهد : باب ذكر الذنوب ' نسائی فی السنن الكبری (۱۱٦٥۸) ابن حبان (۱۷۷۱) حاكم (۲/٥۱۷) امام ابن حبانؒ اور امام حاکمؒ نے اسے صحیح کہا ہے اور امام ذہبیؒ نے ان کی موافقت کی ہے۔]

(۲) [بخاری (٦۳۰۷) كتاب الدعوات : باب استغفار النبی فی اليوم والليلة ' ترمذی (۳۲٥۹) كتاب تفسير القرآن : باب ومن سورة محمد]

(۳) [مسلم (۲۷۰۲) كتاب الذكر والدعاء : باب استحباب الاستغفار والاستكثار منه ' ابو داود (۱٥۱٥) مسند احمد (۱۸۳۱۹) نسائی فی السنن الكبری (٦/۱۱۷) ابن حبان (۹۳۱) بغوی (۱۲۸۷)]

(٤) [أيضا]

کثرت سے استغفار کرنے والے کے لیے خوشخبری

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿ طُوبَى لِمَنْ وَجَدَ فِي صَحِيفَتِهِ اسْتِغْفَارًا كَثِيرًا ﴾

''اس شخص کے لیے خوشخبری ہے جس کے نامۂ اعمال میں بکثرت استغفار پایا گیا۔''(۱)

ایک روایت میں ہے کہ جسے یہ بات پسند ہے کہ اس کا نامۂ اعمال اسے خوش کر دے تو وہ کثرت کے ساتھ استغفار کرے۔(۲)

وفات سے پہلے کسی وقت بھی توبہ کی جا سکتی ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يُغَرْغِرْ ﴾

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ قبول فرماتے رہتے ہیں جب تک روح حلق تک نہ پہنچ جائے۔''(۳)

وفات کے وقت توبہ قبول نہیں ہوگی

ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ

﴿وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ حَتَّى إِذَا حَضَرَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ إِنِّي تُبْتُ الآنَ وَلاَ الَّذِينَ يَمُوتُونَ وَهُمْ كُفَّارٌ أُوْلَئِكَ أَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا﴾ [النساء:۱۸]

''ان کی توبہ نہیں جو برائیاں کرتے چلے جائیں یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کے پاس موت آ جائے

---

(۱) [صحیح : صحیح الترغیب (۱٦۱۸) کتاب الذکر والدعاء : باب الترغیب فی الاستغفار ' ابن ماجه (۳۸۱۸) کتاب الأدب : باب الاستغفار ' نسائی فی السنن الکبری (۱۰۲۸۹) بیهقی فی شعب الایمان (٦٤۸)]

(۲) [حسن : صحیح الترغیب (۱٦۱۹) کتاب الذکر والدعاء : باب الترغیب فی الاستغفار ' بیهقی فی شعب الایمان (٦٤۸)]

(۳) [حسن : صحیح الجامع الصغیر (۱۹۰۳) صحیح الترغیب والترهیب (۳۱٤۳) کتاب التوبة والزهد : باب الترغیب فی التوبة والمبادرة بها واتباع السیئة الحسنة ' ابن ماجه (٤۲۵۳) کتاب الزهد : باب ذکر التوبة ' ترمذی (۳۵۳۷) کتاب الدعوات : باب فی فضل التوبة والاستغفار وما ذکر من رحمة الله ' المشکاة (۲۳٤۳)]

تو کہہ دے کہ میں نے اب توبہ کی اور ان کی توبہ بھی قبول نہیں جو کفر پر ہی مر جائیں' یہی لوگ ہیں جن کے لیے ہم نے المناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔"

جب سورج مغرب کی طرف سے طلوع ہو جائے گا تب توبہ قبول نہیں ہوگی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿ مَنْ تَابَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ ﴾۔

"جس نے مغرب کی جانب سے طلوع آفتاب (یعنی روز قیامت) سے پہلے توبہ کی' تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمائیں گے۔"(۱)

کیا توبہ کرنے والا قبولیتِ توبہ کا یقین کر سکتا ہے؟

(شیخ ابن عثیمینؒ) کسی نے دریافت کیا کہ جب توبہ کرنے والا شخص توبہ کی شروط پوری کرتے ہوئے توبہ کرے تو کیا وہ یہ یقین اور قطعی فیصلہ کر سکتا ہے کہ اس کی توبہ قبول ہو گئی ہے یا اسے صرف قبولیت کی امید رکھنی چاہیے؟ تو شیخ نے جواب دیا:

نہیں' صرف امید رکھے اور کوئی شخص بھی توبہ کا قطعی فیصلہ نہیں کر سکتا۔

فوت شدہ والدین کو اولاد کے استغفار کا فائدہ پہنچتا ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿ إِنَّ الرَّجُلَ لَتُرْفَعُ دَرَجَتُهُ فِي الْجَنَّةِ فَيَقُولُ أَنَّى هَذَا فَيُقَالُ بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ ﴾

"بلاشبہ اللہ تعالیٰ جنت میں نیک بندے کا درجہ بلند فرماتے ہیں تو بندہ عرض کرتا ہے کہ اے اللہ! یہ درجہ مجھے کیوں دیا گیا؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے' یہ درجہ تجھے تیرے لیے تیرے بیٹے کے استغفار کے ذریعے حاصل ہوا ہے۔"(۲)

---

(۱) [مسلم (۲۷۰۳) كتاب الذكر والدعاء : باب استحباب الاستغفار والاستكثار منه ' مسند احمد (۹۱٤۱) ابن حبان (٦۲۹) شرح السنة للبغوى (۱۲۹۹)]

(۲) [حسن : الصحيحة (۱۵۹۸) هداية الرواة (۲/٤۵۵) ابن ماجة (۳٦٦۰) كتاب الأدب : باب بر الوالدين' احمد (۲/۵۰۹)]

توبہ واستغفار سے متعلقہ چند ضعیف روایات

(1) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى دَائِكُمْ وَدَوَائِكُمْ ، أَلَا إِنَّ دَائَكُمُ الذُّنُوبُ وَدَوَائَكُمُ الْإِسْتِغْفَارُ ﴾

''کیا میں تمہیں تمہاری بیماری اور تمہارے علاج کے متعلق نہ بتاؤں۔ خبردار! تمہاری بیماری گناہ ہیں اور تمہارا علاج استغفار ہے۔''(۱)

(2) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ مَنْ لَزِمَ الِاسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُ مِنْ كُلِّ ضِيقٍ مَخْرَجًا وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ﴾

''جس نے استغفار کو لازم کر لیا اللہ تعالیٰ اسے ہر تنگی سے نکالے گا' اس کے ہر غم کو دور کرے گا اور اسے وہاں سے عطا کرے گا جہاں سے اس نے کبھی سوچا بھی نہ ہوگا۔''(۲)

(3) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ مَا أَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ وَإِنْ عَادَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِينَ مَرَّةً ﴾

''جس نے (گناہ کرنے کے بعد) استغفار کر لیا اس نے گناہ پر اصرار نہیں کیا خواہ وہ دن میں ستر مرتبہ ہی کیوں نہ گناہ کرے۔''(۳)

---

(۱) [**ضعیف** : ضعیف الترغیب والترهیب (۱۰۰۱) کتاب الذکر والدعاء : باب الترغیب فی الاستغفار ' بیهقی فی شعب الایمان (۷۱٤۷)]

(۲) [**ضعیف** : السلسلة الضعیفة (۷۰۵) ابو داود (۱۵۱۸) کتاب الصلاة : باب فی الاستغفار ' ابن ماجه (۳۸۱۹) کتاب الأدب : باب الاستغفار ' نسائی فی السنن الکبری (۱۰۲۹)]

(۳) [**ضعیف** : هدایة الرواة (۲۲۷۹) ' (٤٤۸/۲) ابو داود (۱۵۱٤) کتاب الصلاة : باب فی الاستغفار ' ترمذی (۳۵۵۹) کتاب الدعوات : باب فی دعاء النبی ' اس روایت کی سند میں مولی ابی بکر مجہول ہے۔]

باب المسائل المتفرقة دعا کے مختلف مسائل کا بیان

نماز کے بعد اجتماعی دعا کا حکم

فرض نمازوں کے بعد امام اور مقتدیوں کی اجتماعی دعا نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام سے قطعی طور پر ثابت نہیں 'یہی وجہ ہے کہ بعض ائمہ نے اسے بدعت بھی قرار دیا ہے۔

(ابن تیمیہؒ) اس میں دو چیزیں ہیں:

(1) نمازی کا دعا کرنا جیسا کہ نمازی دعائے استخارہ وغیرہ کرتا ہے خواہ وہ امام ہو یا مقتدی۔

(2) امام اور مقتدیوں کا مل کر دعا کرنا۔

یہ دوسری چیز بلاشبہ نبی ﷺ نے فرض نمازوں کے بعد نہیں اختیار کی جیسا کہ آپ ﷺ اذکار کیا کرتے تھے اور جو بھی آپ ﷺ سے منقول ہیں۔ اگر اس موقع پر آپ ﷺ اجتماعی دعا کرتے تو آپ ﷺ کے صحابہ کرام آپ ﷺ سے ضرور نقل فرماتے 'پھر تابعین 'پھر دیگر علماء '(اسے ضرور نقل کرتے) جیسا کہ انہوں نے اس سے کم درجہ کی اشیاء آپ ﷺ سے نقل کی ہیں۔(۱)

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے ایک مقام پر اس عمل کو واضح طور پر بدعت بھی کہا ہے۔(۲)

(ابن قیمؒ) (فرض نمازوں کے بعد) اجتماعی دعا آپ ﷺ کا قطعاً طریقہ نہیں تھا اور نہ ہی آپ ﷺ سے کسی صحیح یا حسن سند کے ساتھ منقول ہے۔(۳)

(مالکؒ) امام ابن بطالؒ نے امام مالکؒ سے نقل کیا ہے کہ یہ عمل بدعت ہے۔(٤)

(شاطبیؒ) (نماز کے بعد) دائمی طور پر اجتماعی دعا رسول اللہ ﷺ کا فعل نہیں۔(٥)

(سعودی مجلس افتاء) ہمیں کسی ایسی دلیل کا علم نہیں جو اس عمل کی مشروعیت پر دلالت کرتی ہو۔(٦)

---

(۱) [الفتاوى الكبرى (١٥٨/١)]

(۲) [مجموع الفتاوى (٥١٩/٢٢)]

(۳) [زاد المعاد (٢٥٧/١)]

(٤) [فتح الباری (٣٢٦/٢)]

(٥) [الاعتصام (٣٥٢/١)]

(٦) [فتاوى إسلامية (٢٩٠/١)]

(انور شاہ کشمیریؒ) دعا کی اجتماعی صورت جس کا آج کل رواج ہے (شریعت سے) ثابت نہیں۔(۱)

کیا حائضہ 'نفساء' جنبی اور بے وضوء قرآن یا دوسری اسلامی کتب پکڑ سکتے ہیں؟

قرآن پکڑنے کے لیے حدثِ اکبر (یعنی جنابت اور حیض و نفاس وغیرہ) سے پاک ہونا تو بہر صورت ضروری ہے' البتہ حدثِ اصغر (یعنی بے وضگی) سے پاک ہونا ضروری ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے' تاہم زیادہ احتیاط اسی میں ہے کہ باوضوء ہو کر قرآن پکڑا جائے۔ چنانچہ فرمانِ نبوی ہے کہ

﴿ لَا يَمَسُّ الْقُرْآنَ إِلَّا طَاهِرٌ ﴾

"قرآن کریم کو صرف طاہر و پاکیزہ شخص ہی چھوئے۔"(۲)

اس مسئلے کی مزید تفصیل کے لیے راقم الحروف کی کتاب" **فقه الحديث : كتاب الطهارة : باب الوضوء**"، ملاحظہ فرمائیے۔

رہی بات قرآن کے علاوہ دیگر اسلامی کتب کو پکڑنے کی' تو راقم الحروف کے علم کے مطابق کتاب وسنت میں کوئی ایسی دلیل وارد نہیں ہوئی جو انہیں پکڑنے کے لیے طہارت و وضو کو لازم کرتی ہو۔ اس لیے حسبِ ضرورت ان کتب کو پکڑا جا سکتا ہے۔(واللہ اعلم)

کیا حائضہ 'نفساء' جنبی اور بے وضو ذکر و تلاوتِ قرآن کر سکتے ہیں؟

حیض و نفاس اور جنابت کی حالت میں ذکرِ الٰہی اور پکڑے بغیر قرآن کی تلاوت کی جا سکتی ہے۔ کیونکہ ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے تمام اوقات میں اللہ کا ذکر کرتے رہتے تھے۔[۳] اور یقیناً ہر وقت باوضوء ہونا ممکن نہیں۔ اسی طرح حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے متعلق امام بخاریؒ نے نقل فرمایا ہے کہ وہ جنبی کے لیے قراءتِ قرآن میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔[٤] نیز ایسی کوئی روایت بھی ثابت نہیں جس میں حیض و نفاس اور جنابت کی حالت میں قرآن پڑھنے سے منع کیا گیا ہو' لہٰذا براءتِ اصلیہ کا قاعدہ بھی اسی کا

---

(۱) [العرف الشذی (ص/۸٦)]

(۲) [صحيح : ارواء الغليل (۱۲۲) صحيح الجامع الصغير (۷۷۸۰) مؤطا (٤۱۹) كتاب النداء للصلاة : باب الأمر بالوضوء لمن مس المصحف ' نسائی (۸/۵۷) دارمی (۲/۱٦۱) ابن حبان (۷۹۳۔الموارد) دارقطنی (۱/۱۲۲) بیهقی (۱/۸۷) معرفة السنن والآثار (٦/۲۱۱)]

(۳) [مسلم (۳۷۳) كتاب الحيض : باب ذكر الله فی حال الجنابة وغيرها ' ابو داود (۱۸)]

(٤) [بخاری تعليقا (۱/٤۸۵) كتاب الحيض : باب تقضی الحائض المناسك كلها الا الطواف]

مؤید ہے کہ حائضہ اور جنبی ذکرِ الٰہی اور تلاوتِ قرآن کر سکتے ہیں۔

علاوہ ازیں وہ روایات جن میں حائضہ اور جنبی کو تلاوتِ قرآن سے باز رہنے کا حکم ہے' ضعیف ہیں۔ جیسا کہ ایک روایت میں ہے کہ

﴿ لَا يَقْرَأُ الْجُنُبُ وَالْحَائِضُ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ ﴾

''جنبی اور حائضہ قرآن سے کچھ بھی تلاوت نہ کریں۔''(۱)

البتہ اتنا یاد رہے کہ پسندیدہ امر یہی ہے کہ پاکیزگی کی حالت میں اللہ کا ذکر اور تلاوتِ قرآن کی جائے کیونکہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ مجھے یہ پسند ہے کہ میں پاکیزگی کی حالت میں اللہ کا ذکر کروں۔[۲] اس لیے خلاصہ کلام یہ ہے' بہتر یہ ہے کہ حیض و نفاس یا حالتِ جنابت میں تلاوتِ قرآن سے بچا جائے کیونکہ ایسا کرنا مکروہ ہے' لیکن اگر کوئی اس حالت میں تلاوتِ قرآن کرتا ہے تو وہ گناہگار نہیں ہو گا کیونکہ یہ عمل حرام نہیں۔

(شیخ ابن عثیمینؒ) (کسی بھی حالت میں) دعا کرنے میں کوئی حرج نہیں اگرچہ انسان بے وضوء ہو بلکہ اگرچہ انسان جنبی ہی کیوں نہ ہو' اس لیے کہ دعا کے لیے طہارت شرط نہیں اور یہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رحمت کی وجہ سے ہے کیونکہ بندہ تو ہر وقت ہی دعا کا محتاج ہے' البتہ اتنا ضرور ہے کہ طہارت و نماز وغیرہ کے ساتھ دعا مانگنا قبولیت کے زیادہ قریب ہے۔(۳)

دعا کے ساتھ ان شاء اللہ کہنا

(شیخ ابن بازؒ) کسی نے دریافت کیا کہ یہ بات کہنے کا کیا حکم ہے کہ ''ہم ان شاء اللہ جنت میں ملیں گے''۔ تو شیخ نے جواب دیا کہ

یہ بات اچھی ہے اور اس میں کوئی حرج نہیں' ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ ہمیں ہمارے بھائیوں کے ساتھ جنت میں جمع کرے اور ہماری جنت میں ملاقات ہو' لیکن ''ان شاء اللہ'' نہیں کہنا چاہیے

---

(۱) [منکر : ضعیف ترمذی (۱۸) کتاب الطهارة : باب ما جاء فی الجنب والحائض أنهما لا يقرآن القرآن' ابن ماجه (۵۹۵) کتاب الطهارة وسننها : باب ما جاء فی قراءة القرآن على غير طهارة ' شرح السنة (۴۲/۲) بیهقی (۸۹/۱) دارقطنی (۱۱۷/۱)]

(۲) [صحیح : السلسلة الصحیحة ر۸۳٤]

(۳) [فتاوی اسلامیة (۱۷۵/٤)]

بلکہ یہ کہنا چاہیے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل کے ساتھ جنت میں ملنے کا سوال کرتے ہیں یا یوں کہے کہ اللہ ہمیں جنت میں اکٹھا کرے۔ لیکن ان شاء اللہ نہ کہے اور دعا میں کسی قسم کا استثناء نہ کرے۔(۱)

(شیخ ابن عثیمینؒ) انسان کے لیے مناسب نہیں کہ وہ جب دعا کرے تو اپنی دعا میں ان شاء اللہ کہے' بلکہ اسے پختہ طور پر سوال کرنا چاہیے اور بڑی رغبت کا اظہار کرنا چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو کوئی مجبور نہیں کر سکتا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ''مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا قبول کرتا ہوں۔'' پس اللہ تعالیٰ نے دعا قبول کرنے کا وعدہ فرمایا ہے اس لیے ان شاء اللہ (اگر اللہ چاہے) کہنے کی کوئی ضرورت نہیں۔(۲)

دعا میں اشعار اور تکلف سے بچنا چاہیے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ

﴿ فَانْظُرْ السَّجْعَ مِنْ الدُّعَاءِ فَاجْتَنِبْهُ فَإِنِّي عَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَأَصْحَابَهُ لَا يَفْعَلُونَ إِلَّا ذَلِكَ ﴾

''دعا میں قافیہ بندی سے پرہیز کرتے رہنا' کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کو دیکھا ہے کہ وہ ہمیشہ ایسا ہی کرتے تھے۔''(۳)

اپنے آپ اور اپنے اموال و اولاد پر بددعا سے اجتناب کرنا چاہیے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿لَا تَدْعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَوْلَادِكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلَى خَدَمِكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَمْوَالِكُمْ لَا تُوَافِقُوا مِنَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى سَاعَةَ نَيْلٍ فِيهَا عَطَاءٌ فَيَسْتَجِيبَ لَكُمْ ﴾

''اپنے نفسوں' اپنی اولاد' اپنے خادموں اور اپنے اموال پر بددعا نہ کرو (کہیں ایسا نہ ہو کہ) تم قبولیت کے وقت میں بددعا کر دو اور وہ تمہارے حق میں قبول کر لی جائے۔''(۴)

---

(۱) [فتاوی اسلامیة (۱۷۳/٤)]

(۲) [فتاوی اسلامیه (۱۷۲/٤)]

(۳) [بخاری (٦٣٣٧) کتاب الدعوات : باب ما یکرہ من السجع فی الدعاء]

(٤) [صحیح : صحیح ابو داود ' ابو داود (۱۵۳۲) کتاب الصلاہ : باب النهی عن أن یدعو الانسان علی أهله وماله ' شیخ سلیم ہلالی نے اس کی سند کو صحیح کہا ہے۔[التعلیق علی الأذکار للنووی (۸٤۹/۲)]

☐ تاہم ایسے کفار و مشرکین' جو مسلمانوں پر ظلم ڈھا رہے ہوں اور لشکرِ اسلام ان کے خلاف برسرِ پیکار ہو' کے لیے بددعا کرنا مسنون ہے۔(۱)

دنیا میں ہی اپنے گناہوں کی سزا پانے کی دعا نہیں کرنی چاہیے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان کی عیادت کی جو بیماری کی وجہ سے انتہائی کمزور ہو چکا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا کہ کیا تم اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کی دعا کرتے تھے یا کوئی چیز مانگا کرتے تھے؟ اس نے کہا ہاں' میں یہ دعا مانگا کرتا تھا کہ ﴿ اللّٰهُمَّ مَا كُنْتَ مُعَاقِبِي بِهِ فِي الْآخِرَةِ فَعَجِّلْهُ لِي فِي الدُّنْيَا ﴾ "اے اللہ! تو مجھے جو آخرت میں سزا دینے والا ہے وہ مجھے دنیا میں ہی دے دے۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سبحان اللہ! تجھ میں اتنی طاقت نہیں ہے' تم نے یہ دعا کیوں نہ کی کہ اے اللہ! دنیا و آخرت میں حسنات سے نواز۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے دعا فرمائی اور وہ صحت یاب ہو گیا۔(۲)

کیا کسی کو لمبی عمر کی دعا دی جا سکتی ہے؟

لمبی عمر کی دعا دینا جائز ہے' کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک ساتھی کو ان الفاظ میں دعا دی تھی:

﴿ اللّٰهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَأَطِلْ عُمُرَهُ وَاغْفِرْ ذَنْبَهُ ﴾

"اے اللہ! اس کے مال و اولاد میں زیادتی کر' اس کی عمر لمبی کر اور اس کے گناہ بخش دے۔"(۳)

(شیخ البانی رحمہ اللہ) انسان کو لمبی عمر کی دعا دی جا سکتی ہے۔(٤)

تسبیح پھیرنے کا حکم

مسنون یہ ہے کہ انسان دائیں ہاتھ کی انگلیوں پر اذکار کی گنتی کرے کیونکہ حضرت یسیرہ رضی اللہ عنہا سے مروی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿ وَاعْقِدْنَ بِالْأَنَامِلِ فَإِنَّهُنَّ مَسْئُولَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ ﴾

---

(۱) [مسلم (٦٧٥) كتاب المساجد ومواضع الصلاة : باب استحباب القنوت فى جميع الصلاة]

(۲) [مسلم (٢٦٨٨) كتاب الذكر والدعاء : باب كراهة الدعاء بتعجيل العقوبة فى الدنيا ' ترمذى (٣٤٨٧) مسند احمد (١٢٠٤٩)]

(۳) [صحيح : السلسلة الصحيحة (٢٢٤١)]

(٤) [نظم الفرائد (٤١٤/٢)]

"(انگلیوں کے) پوروں پر گنتی کرو کیونکہ (روزِ قیامت) ان سے سوال ہو گا اور انہیں بلوایا جائے گا۔" (۱)

اور ایک دوسری حدیث میں ہے ' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

﴿ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَعْقِدُ التَّسْبِيحَ بِيَمِينِهِ ﴾

"میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا' آپ اپنے دائیں ہاتھ کے ساتھ تسبیحات گن رہے تھے۔" (۲)

(شیخ ابن بازؒ) تسبی کو چھوڑ دینا ہی بہتر ہے اور بعض اہل علم نے اسے ناپسند کیا ہے اور افضل یہی ہے کہ انگلیوں کے ساتھ تسبیح پڑھی جائے جیسا کہ نبی کریم ﷺ کیا کرتے تھے۔ (۳)

(شیخ البانیؒ) انہوں نے تو اذکار کی گنتی کے لیے تسبی کے استعمال کو بدعت قرار دیا ہے۔ (٤)

(شیخ صالح بن فوزان) اذکار و تسبیحات کی گنتی کے لیے تسبی کا استعمال بھی جائز ہے' لیکن اس کی خاص فضیلت کا اعتقاد نہ رکھا جائے اور اگر کوئی اس کی فضیلت کا اعتقاد رکھے گا تو پھر اس کا استعمال بدعت ہے۔ (٥)

(راجح) شیخ صالح فوزان کا موقف راجح معلوم ہوتا ہے۔ (واللہ اعلم)

دروازوں وغیرہ پر دعائیں لٹکانا

(شیخ ابن عثیمینؒ) کسی نے دریافت کیا کہ ہم بعض لوگوں کو دیکھتے ہیں انہوں نے اپنی گاڑیوں اور اپنے دروازوں پر (دعاؤں کے) کاغذ لٹکائے ہوتے ہیں' جیسے (گھر سے) نکلنے کی دعا' (سواری پر) بیٹھنے کی دعا وغیرہ اور یہ دعائیں رسول اللہ ﷺ سے ثابت بھی ہوتی ہیں تو اس کے متعلق کیا حکم ہے؟ شیخ نے جواب دیا کہ

میرے علم کے مطابق اس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ یہ لوگوں کے لیے یاد دہانی کا ایک ذریعہ ہے۔ بہت سے لوگوں کو یہ دعائیں یاد نہیں ہوتیں' اگر ان کے سامنے یہ دعائیں لکھی ہوئی موجود ہوں تو ان کے لیے ان کا

---

(۱) [حسن : هداية الرواة (٢٢٥٦) ترمذی (٣٥٨٣) كتاب الدعوات : باب فی فضل التسبيح والتهليل والتقديس ' ابو داود (١٥٠١) كتاب الصلاة : باب التسبيح بالحصى]

(۲) [صحيح : صحيح ابو داود ' ابو داود (١٥٠٢) كتاب الصلاة : باب التسبيح بالحصى ' ترمذی (٢٥٥/٤) ابن حبان (٢٣٣٤۔الموارد) حاكم (٥٤٧/١) بيهقی (٢٥٣/٢) امام ترمذیؒ نے اسے حسن کہا ہے' جبکہ امام ذہبیؒ نے اسے صحیح کہا ہے۔]

(۳) [الفتاوی (٧٦/١)]

(٤) [نظم الفرائد (٤٢٣/٢)]

(٥) [الملخص الفقهی (١٥٩/١)]

پڑھنا نہایت آسان ہو جائے گا۔(۱)

کیا ختم قرآن کی دعا سنت سے ثابت ہے؟

(شیخ ابن عثیمینؒ) کسی نے دریافت کیا کہ مجھے سنت سے ثابت شدہ ختم قرآن کی دعا ارسال کریں؟ تو شیخ نے جواب دیا کہ

قرآن مجید ختم کرنے کے بعد سنت سے ثابت شدہ کوئی خاص دعا نہیں ہے حتی کہ صحابہ کرام اور مشہور ائمہ کرام سے بھی اس کا ثبوت نہیں ملتا۔ بہت سے قرآن مجید کے آخر میں جو دعا لکھی ہوئی ہے اس کے متعلق سب سے مشہور بات یہ ہے کہ وہ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ کی طرف منسوب ہے اور اس کی بھی ان سے کوئی دلیل نہیں ملتی۔(۲)

معلوم ہوا کہ ختم قرآن کی کوئی خاص دعا ثابت نہیں' البتہ قرآن ختم کرنے کے بعد عمومی طور پر کوئی بھی دعا مانگی جا سکتی ہے۔ جیسا کہ قتادہؒ بیان کرتے ہیں کہ

﴿ كَانَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ إِذَا خَتَمَ الْقُرْآنَ جَمَعَ أَهْلَهُ وَدَعَا ﴾

"حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ جب قرآن ختم کرتے تو اپنے گھر والوں کو جمع کرتے اور دعا فرماتے۔"(۳)

دعا کے متعلق چند ضعیف روایات

(1) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ لَا تَعْجِزُوا فِي الدُّعَاءِ فَإِنَّهُ لَنْ يَهْلِكَ مَعَ الدُّعَاءِ أَحَدٌ ﴾

"دعا مانگنے میں عاجزی مت دکھاؤ کیونکہ دعا کرنے سے ہرگز کوئی ہلاک نہیں ہوگا۔"(٤)

(2) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

(۱) [فتاوی علماء البلد الحرام (ص / ۱٦٨٣)]

(۲) [دیکھئے: فتاوی الشیخ ابن عثیمین (۲۲٦/۱٤)]

(۳) [ابو داود فی کتاب المصاحف ، امام نوویؒ نے اس روایت کو صحیح کہا ہے۔[الأذکار للنووی (۳۰۷)] حافظ ابن حجرؒ نے بھی اسے صحیح کہا ہے۔[الفتوحات الربانیة (۲٤٤/۳)] شیخ سلیم ہلالی نے اسے موقوفاً صحیح کہا ہے۔ [التعلیق علی الأذکار للنووی (۲٦٤/۱)]

(٤) [ضعیف : ضعیف الترغیب والترھیب (۱۰۲۰) کتاب الذکر والدعاء : باب الترغیب فی کثرة الدعاء وما جاء فی فضله ' ضعیف الجامع الصغیر (٦۲٤٦)]

﴿ الدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ وَعِمَادُ الدِّيْنِ وَنُوْرُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ﴾
''دعا مومن کا اسلحہ ٗ دین کا ستون اور آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔''(۱)

(3) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
﴿ وَلَا يَؤُمَّ قَوْمًا فَيَخُصَّ نَفْسَهُ بِدَعْوَةٍ دُوْنَهُمْ فَإِنْ فَعَلَ فَقَدْ خَانَهُمْ ﴾
''یہ جائز نہیں کہ کوئی شخص لوگوں کی امامت کرائے اور دوسروں کو چھوڑ کر صرف اپنے لیے ہی دعا کرے ٗ اگر اس نے ایسا کیا تو یقیناً اس نے لوگوں کے ساتھ خیانت کی۔''(۲)

(4) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
﴿ لِيَسْأَلْ أَحَدُكُمْ رَبَّهُ حَاجَتَهُ كُلَّهَا حَتَّى يَسْأَلَ شِسْعَ نَعْلِهِ إِذَا انْقَطَعَ ﴾
''تمہارا ایک اپنی تمام حاجات کا سوال اپنے پروردگار سے کرے حتیٰ کہ اگر جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو اس کا سوال بھی اسی سے کرے۔''(۳)

" الحمد لله الذى بنعمته تتم الصالحات حمدا كثيرا طيبا مباركا على ان وفق هذا العاجز تصنيف **﴿ كتاب الدعوات ﴾** واساله المزيد من العلم والعمل والفضل والتوفيق وان يجعل هذا الكتاب سبب نجاتى ووسيلة دخولى فى جنات النعيم مع النبيين والصديقين والشهداء والصالحين "

از قلم :

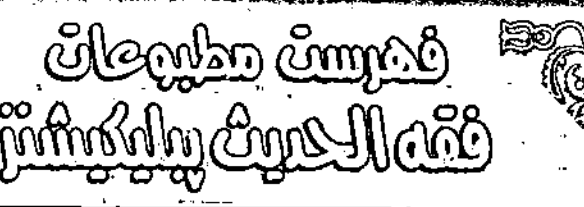
حافظ عمران ایوب لاہوری

---

(۱) [موضوع : ضعيف الجامع الصغير (۳۰۰۱) ضعيف الترغيب والترهيب (۱۰۱۱) كتاب الذكر والدعاء : باب الترغيب فى كثرة الدعاء وما جاء فى فضله ' السلسلة الضعيفة (۱۷۹)]

(۲) [ضعيف : ضعيف ابو داود (۹۰) ضعيف ابن ماجه (۹۲۳) ضعيف ترمذى (۳۵۷) ضعيف الجامع الصغير (۲۵٦۵) ضعيف الترغيب والترهيب (۱٦۳۳) تمام المنة (ص / ۲۷۹)]

(۳) [ضعيف : ضعيف الجامع الصغير (٤۹٤٦) السلسلة الضعيفة (۱۳٦۲)]





مؤلفات ومرتبات: حافظ عمران ایوب لاہوری

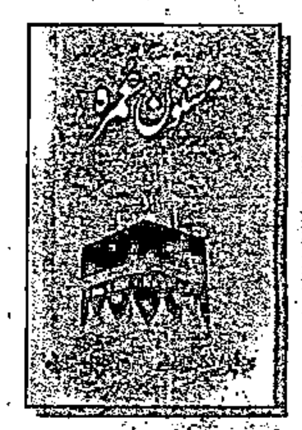


یہ کتاب عشرہ ذوالحجہ، عیدین، قربانی، عقیقہ اور نومولود سے متعلقہ احکام کا مجموعہ ہے۔

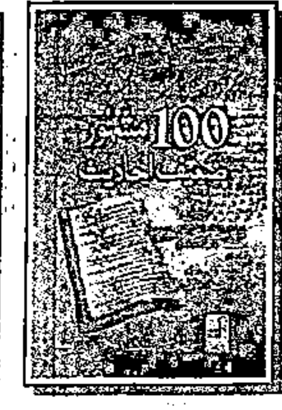


یہ کتاب امام شوکانی کی فقہی مسائل پر مبنی مختصر مگر جامع کتاب "الدرر البہیہ" کی واحد اردو شرح ہے۔

یہ کتاب دورِ حاضر میں پیش آمدہ جدید ازدواجی مسائل پر مشتمل عرب علماء کے فتاویٰ کا حسین انتخاب ہے۔



اس کتاب میں عمرہ اور زیارت حرمین سے متعلقہ مسائل رنگین تصاویر کی مدد سے سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے۔



ضعیف حدیث کی تعریف، اقسام وغیرہ اور عوام میں مشہور 100 ضعیف احادیث اس کتاب کا حصہ ہیں۔



اس کتاب میں اُن اعمال صالحہ کو یکجا کیا گیا ہے جن کے عامل کو نبی ﷺ نے جنت کی نوید سنائی ہے۔

Duaon ki kitab

14



۱- شریعتِ اسلامیہ میں دعا کو ایک خاص مقام حاصل ہے۔ ہر چند کہ دیگر تمام شرائع و مذاہب میں بھی دعا کا تصور موجود رہا ہے مگر موجودہ شریعت میں اسے مستقل عبادت کا درجہ دے کر اس کی اہمیت کو دوچند کر دیا گیا ہے۔

۲- صرف دعا میں ہی ایسی قوت رکھی گئی ہے جو تقدیر بدل سکتی ہے۔ دعا ایک ایسی عبادت ہے جو انسان ہر لمحہ کر سکتا ہے اور اپنے خالق و مالک اللہ ذوالجلال والاکرام سے اس کے ذریعے اپنی حاجات پوری کروا سکتا ہے۔

۳- مگر یہ یاد رہے کہ انسان کی دعا اسے تب ہی فائدہ دیتی ہے جب وہ دعا کرتے وقت دعا کے آداب و شرائط کو بھی ملحوظ رکھے۔

۴- ہمارے نوجوان فاضل دوست **حافظ عمران ایوب لاہوری** نے پیش نظر کتاب میں جہاں مختلف اوقات کی دعاؤں کو نہایت عمدہ انداز میں ترتیب دیا ہے وہاں دعا کے اُن اصول و ضوابط اور آداب و شرائط پر بھی کماحقہ روشنی ڈالنے کی کوشش کی ہے جنہیں مدِ نظر رکھنا ہر ایسے شخص پر لازم ہے جو دعا کو قبولیت کے درجے تک پہنچانا چاہتا ہے۔

۵- کتابِ ہذا میں تحقیق و تخریج، جامعیت اور دیگر خوبیوں کے ساتھ ساتھ ایک خاص خوبی، جسے جداگانہ طور پر بیان کرنا بے جا نہ ہوگا، یہ ہے کہ اس میں مختلف اوقات کی صحیح و ثابت دعاؤں کے ذکر کے ساتھ ساتھ ایسی دعاؤں کی بھی نشاندہی کی گئی ہے جو معاشرے میں مشہور تو ہو چکی ہے مگر ضعیف اور غیر ثابت روایات پر مبنی ہیں۔ اس کوشش کے باعث اہل اسلام کو دعاؤں اور التجاؤں کا وہ حقیقی خزانہ مل جائے گا جو پروردگارِ عالم کو مطلوب ہے۔

۶- دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حافظ صاحب کی اس کوشش کو قبول عام عطا فرمائے اور اسے جمیع مسلمانوں کے لیے جافع بنائے۔

ڈاکٹر شفیق الرحمٰن حفظہ اللہ

گولڈ میڈلسٹ جامعہ ملک سعود، ریاض